بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



6



علومِ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولف

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق (رحمۃ اللہ علیہ)

معاون

خالد مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

ادارہ اشاعت اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



6



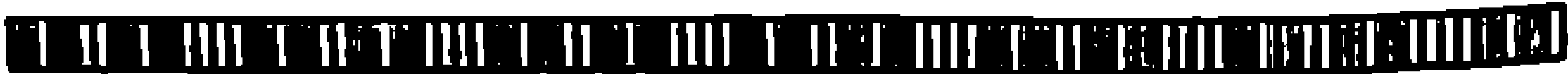
علومِ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولف

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق (رحمۃ اللہ علیہ)

معاون

خالد مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)



★ ادارہ اشاعت اسلام ★

☆ نام ☆	علوم حدیث رسول ﷺ
☆ مرتب ☆	ڈاکٹر محمد اسحاق (رئیس) ادارہ اشاعت اسلام
☆ پہلا ایڈیشن ☆	1998ء
☆ شائع کردہ ☆	☆ ادارہ اشاعت اسلام ☆
☆ ڈیزائننگ ☆	خطاط کمپوزنگ سنٹر
	☆ فون 7833300
☆ اسٹاکسٹ ☆	مکتبہ عزیزیہ A-6 یوسف مارکیٹ
	غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور
☆ قیمت ☆	150 روپے

☆ ادارہ اشاعت اسلام ☆

☆ 408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن

لاہور-54570 - فون ☆ 7833300 ☆


بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔ اما بعد

"بے شک سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ اور ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں اور برے عملوں سے جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برگزیدہ بندے اور پسندیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس کے بعد ......

علم حدیث کی قدر و منزلت اور شرف و وقار صرف اس لیے ہے کہ یہ شریعت اسلامی میں قرآن پاک کے بعد دوسرا بڑا مصدر ہے۔

علم حدیث ارشادات و اعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کی پاکیزہ زندگی کا عملی عکس ہے جو ہر مسلمان کی شب و روز زندگی کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

علم حدیث رفیع القدر، عظیم الفخر اور شریف الذکر ہے۔ اس کے شیدائی

؛ فدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو لقب " محدثین " کے نام سے معروف ہیں۔

ے اهل الحديث هم اهل النبی وإنْ

لم يصحبُوا نفسه أنفاسه صحبُوا

" حدیث بیان کرنے والے ہی درحقیقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھی ہیں۔ اگرچہ وہ جسمانی صحبتِ رسول نہیں پاسکے مگر کلام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف ان کو حاصل ہوتا رہتا ہے۔"

علم حدیث کی خدمت سعادۃ دارین اور فلاح اخروی کا عظیم تر وسیلہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے برگزیدہ و پسندیدہ محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہ بن عمرُو العَاص رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ أن
رَسُوْل اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَۃٌ
آیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ أوسُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ أو فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَاسِوٰی
ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ (۱)

" حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' کہ علم تین ہیں قرآن پاک، سنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرائض و اوامر علم اس کے علاوہ باقی علوم زائد ہیں۔"

یعنی اول تین علوم ہی انسانی زندگی کی اَساس ہیں۔ باقی علوم انکے تابع ہیں۔
علم حدیث ارشادات رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کا نور ہے۔ جو سند حدیث (۲)، متن حدیث (۳) اور اس کی صحیح یا غلط کی پہچان کا ذریعہ ہے۔

---

(۱) روایت ابو داؤد و ابن ماجہ۔

(۲) حدیث بیان کرنے والے راویوں کے سلسلہ تسلسل کو سند کہا جاتا۔

(۳) حدیث کے کلام کو متن کہا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہوتا ہے۔

کیونکہ حدیث تفسیر و تشریح کلام اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہے جس کا انحصار فقہی احکامات و مسائل پر مبنی ہے۔ اس لیئے کہ آیات قرآن مجملات (۱) اور ان کا بیان سنن محکمات (۲) میں ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین علوم شرعیہ اس بات پر متفق ہیں کہ مجتہد، قاضی اور مفتی کے لیئے فن احکام حدیث کا ماہر ہونا ضروری ہے۔ جیساکہ اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے۔

دِینُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ أَخبارٌ نِعْمَ المَطِیَّۃُ لِلفتی الآثارُ
لَاتَرغَبَنَّ عَنِ الحَدِیثِ وَأَھلِہٖ فَالرَّأیُ لیلٌ وَالحَدِیثُ نَھَارٌ

" حدیثیں ہی نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہیں۔ انسان کی بہترین رفیق حدیثیں ہی ہیں۔ تم حدیث اور حدیث والوں سے اعراض نہ کرو۔ کیونکہ ذاتی رائے کی مثال اندھیری رات اور حدیث کی مثال روشن دن ہے۔"

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :۔

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (۳)

" حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری سنت کو پسند نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں۔"

کیونکہ صادق مصدوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دین اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اس کی راتیں بھی دنوں کی طرح روشن ہیں۔

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لَقَدْ تَرَکْتُکُمْ

---

(۱) عام احکامات (۲) تفصیلات (۳) روایت مسلم

عَلٰی مِثْلِ الْبَیْضَاءِ لَیْلُهَا کَنَهَارِهَا، لَا یَزِیْغُ عَنْهَا اِلَّا هَالِكٌ۔ (۱) (اس حدیث کی سند حسن ہے)

"میں تمہیں روشن و واضح دین پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔ اس سے منہ موڑنے والے ہلاک ہو جائیں گے۔"

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ۔ (۲)

"اگر تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔"

جلیل القدر صحابی حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

عَلَیْکُمْ بِمُلَازَمَةِ السُّنَّةِ وَعَلِّمُوْهَا لِلْاَطْفَالِ فَاِنَّهُمْ یَحْفَظُوْنَ عَلَی النَّاسِ دِیْنَهُمْ اِذَا جَاءَ وَقْتُهُمْ۔

"حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ تم پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکھنا اور اپنی اولاد کو سکھانا ضروری ہے۔ کیونکہ وقت آنے پر وہ لوگوں کو اس کی تربیت و تعلیم دے کر دین کی حفاظت کریں گے۔"

علمِ حدیث کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو اشرف الخلق ہیں۔ ان کا کلام جوامع الکلم، پُر مغز اور پُر تاثیر ہے۔ اللہ کے ہاں بھی مشرف و مقبول ہے۔ کیونکہ کلام الملوک ملوک الکلام" کے مصداق سرورِ عالم کا کلام" بادشاہوں کا کلام بھی کلام کا بادشاہ ہوتا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جہانوں کے سردار اور بادشاہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں۔ کہ:۔

---

(۱) کتاب السنۃ لابن ابی عاصم۔ (۲) رعایت مسلم

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (۱)

"اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے

بلکہ ان پر وحی نازل کی جاتی ہے۔"

غرضیکہ علم حدیث بہت ہی بلند مرتبہ علم ہے۔ جس کی تشہیر و تبلیغ ہر مسلمان کا فرض ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اس گروہ جو حدیث ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم کا دل وجان سے مخالف جو بزعم خود اہل قرآن کہلاتا ہے۔ اگرچہ قرآن پاک سے انکا کوئی قطعی تعلق نہیں۔ ان کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کا خاطر خواہ ازالہ ہوگا۔ چونکہ منکرین حدیث حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سادہ لوح لوگوں میں یہ تاثر پیدا کرتے ہیں کہ حدیث غیر محفوظ، قرآن کے خلاف اور حدیث خود حدیث کے مخالف ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ صریحًا دروغ گوئی ہے۔ جس کی حقیقت میں صرف دو مثالیں پیش کر کے واضح کروں گا۔ تاکہ قاری حضرات اندازہ لگاسکیں کہ حدیث رسول نہ تو قرآن کے خلاف ہوتی ہے۔ اور نہ حدیث کے بلکہ ایک دوسری کی تشریح ہوتی ہے۔ کیا حدیث حدیث کے خلاف ہوتی ہے؟

پہلی مثال

منکرین حدیث اس جھوٹی حدیث کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ:۔

خذوا شطر دینکم عن هذه الحمیراء یعنی عائشہ (۲)

"دین کی باتیں اس حمیرا یعنی عائشہؓ سے سیکھو۔"

---

(۱) سورۃ النجم آیت نمبر ۳-۴

(۲) یہ جھوٹی حدیث ہے دیکھیے "المنار المنیف" تا بعہ امام ابن قیم حدیث ۹۱۔

اور اس کے مقابل میں حدیث "ناقصات عقل و دین" پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں کہ دیکھا یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کے متضاد و مخالف ہیں۔ حالانکہ یہ جاہل بغیر علم اور درجہ حدیث کے حدیث کو پیش کرنے کی حقیر کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کوئی پیتل کو سونا کہہ کر پیش کرتا ہے حالانکہ یہ دھوکا ہوگا۔ پیتل اور سونے میں تمیز کرنے والا زرگر یا صراف اس کو کسوٹی پر پرکھ کر حکم لگاتا ہے۔ کہ یہ سونا ہے اور یہ پیتل۔ اس طرح علم حدیث میں بھی صحیح اور جھوٹی حدیث جانچنے کے لیئے کسوٹی "الجرح والتعدیل" ANANLYSIS تجزیہ و تفریق یا تشریح کا علم موجود ہے۔ جس طرح سونے کے وزن کو معلوم کرنے کیلئے میزان (ترازو) زرگر یا صراف کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث کے صحیح یا غلط ہونے کا میزان "مصطلح الحدیث یا اُصول حدیث کا میزان علم موجود ہے۔

ناقصات عقل و دین والی پوری حدیث یہ ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الخُدْرِی قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ أَضْحَیٰ اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّی اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلَ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ أَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ أَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْأَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا أَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا (۱)

"حضرت سعید خدری کہتے ہیں کہ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے پاس سے گزرتے دیکھا تو عورتوں سے فرمایا۔ کہ تم صدقہ کیا کرو۔ کیونکہ جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے۔ عورتیں کہنے لگیں۔ کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسری پر لعنت اکثر کرتی ہیں۔ اور اپنے خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ میں نے عقل و دین میں تھوڑا اور عقل مند آدمی کو بیوقوف بنا دینے والا عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔
عورتوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے کہنے لگیں ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا یہ عقل کی کمی کی دلیل ہے۔ پھر فرمایا جب حیض کی حالت ہوتی ہے تو عورت نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ عورتوں نے کہا ہاں۔ تب اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی دین کی کمی کی دلیل ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (۱)

"مرد عورتوں پر نگہبان ہیں۔ اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خود حیض کو گندگی قرار دیا ہے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ

فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ (۱)

"لوگ پوچھتے ہیں حیض کا حکم کیا ہے۔ کہو وہ ایک گندگی کی حالت ہے اس میں عورتوں سے الگ رہو حتیٰ کہ وہ پاک نہ ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی تو مردوں کو عورتوں پر درجہ دیا ہے۔"

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲)

"مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ سب پر غالب و دانا موجود ہے۔"

یہ حدیث تو ان آیات کی تشریح ہے نہ کہ مخالف ۔

کرگس کا جہاں اور شاہین کا جہاں اور

دوسری مثال

کیا حدیث قرآن کے مخالف ہوتی ہے؟ اس سلسلہ میں یہ جھوٹی حدیث پیش کی جاتی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ

اختلاف اُمتی رحمتی (۳)

"میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔"

حالانکہ یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے۔ جسے قرآن پاک کلام اللہ کے مخالف پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام قرآن پاک میں مسلمانوں کو متفق رہنے کا حکم دیتے ہیں۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (۴)

---

(۱) سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲۔ (۲) سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸

(۳) یہ حدیث موضوع ہے۔ پوری تفصیل کے لیے دیکھیے "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ تالیف شیخ محمد ناصر الدین البانی محدث دورِ حاضر حدیث نمبر ۵۷۔

(۴) سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳۔

"اور سب مل کر اللہ کی رسی (دین) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔"

اسی طرح ایک اور جگہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ:۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ۔ (۱)

"اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائیگی۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔"

حدیث قرآن پاک یعنی کلام اللہ کی تشریح و تفسیر ہوتی ہے۔ نہ کہ مخالف بغیر درجہ کے حدیث کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ کیا کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث کلام اللہ یعنی قرآنِ پاک کے مخالف ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ حالانکہ یہ عام اور سادہ سی ٹھوس بات ہے۔ کہ اتفاق قوت کی علامت اور اختلاف کمزوری اور ذلت کی علامت ہوتی ہے۔

صحیح اور جھوٹی حدیث کی پہچان کے لئے بے شمار علوم موجود ہیں۔ مگر انہیں صرف دو علوم جس سے حدیث کی پرکھ کی جاتی ہے، کا تھوڑا سا تعارف پیشِ خدمت ہے۔ تاکہ قارئین حضرات جان سکیں کہ صحیح اور جھوٹی حدیث کی پرکھ کیلئے کتنے مضبوط قوائد و ضوابط ہیں کہ کوئی بھی دروغ گو راوی اگر جھوٹی حدیث بیان کر کے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو کیسے ذلت اٹھاتا ہے۔ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کا مصداق بنتا ہے۔

---

(۱) سورۃ الانفال آیت ۴۶۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَہ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ متعمدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ (۱)

"جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی بات میری طرف منسوب کرتا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

علم اسماء الرجال یعنی الجرح وَالتعدیل ANALYSIS تجزیہ وتفریق یا تشریح

اس علم میں راویوں کے حالاتِ زندگی HISTORYSHEET یعنی پیدائش، وفات، نام، لقب، کنیت، والد کا نام، قبیلہ سے نسبت، اساتذہ، شاگرد، طلب علم کے لیئے سفر و مصائب، مرتبہ، طبقہ، اس کی بیان کردہ حدیثوں کی تعداد، اس کے سچ یا جھوٹ غرضیکہ اس کی زندگی کی جزئیات تک کی تفصیلات کے بارے میں ماہرین علم حدیث کے ٹھوس فیصلے درج ہیں۔

یہ علم وہ نادر اور بیمثال علم ہے۔ جس کی مثال مسلمان قوم کے علاوہ اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث بیان کرنے والے راویوں کی سند کو ثقہ یا غیر ثقہ ثابت کرنے کے لیئے اس کسوٹی کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے زرگر یا صراف سونے اور پیتل میں تمیز کرنے کے لیئے "کسوٹی" استعمال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مستشرقین (۲) بھی یہ اعتراف کیئے بغیر نہ رہ سکے کہ اس فن کی بدولت پانچ لاکھ راویوں کے حالاتِ زندگی مسلمان قوم نے محفوظ کیئے ہیں۔

علم مصطلح الحدیث KNOWLEDGE OF HADEES TERMS جسے اصولِ حدیث PRINCIPLES OF HADEES بھی کہا جاتا ہے۔

وہ عظیم تر علم ہے۔ جس کے قواعد و ضوابط کی روشنی میں حدیث کی اقسام و اصطلاحات معلوم کر کے حدیث کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

---

(۱) بخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) غیر مسلم اسلامی علوم کے ماہر علماء (یہودی یا عیسائی)

اس عظیم علم کی میراث کے مالک بھی مسلمان قوم ہی ہے۔ نیز کوئی غیر مسلم قوم اس علم کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ بیشمار علومِ حدیث ہیں۔ مگر یہ ذکر کردہ دو علوم جن کی روشنی میں ہر حدیث کے سند و متن کو جانچا جاتا ہے۔ تب جاکر حدیث کا درجہ متعین ہوتا ہے یہ علم میزان یا ترازو کی مانند ہے۔ جس سے متن حدیث کا میزان کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جھوٹی حدیثیں ذخیرہ احادیث صحیح سے الگ چھانٹی جا چکی ہیں۔ علاوہ ازیں باقی بیشمار علومِ حدیث، حدیث کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کے لئے خادم و معاون موجود ہیں۔ جن کی تفصیل انشاء اللہ اس کتاب میں اپنے موقع پر آئے گی۔

وجۂ تالیف

ختمیٔ مرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً (۱)

" میرے احکام دوسروں تک پہنچا دو۔ خواہ وہ ایک حکم ہی کیوں نہ ہو۔"

علامہ بدرالدین زرکشی فرماتے ہیں کہ

اِنَّ تَصْنِیْفَ الْعِلْمِ فَرْضُ کِفَایَۃٍ عَلٰی مَنْ مَنَحَہُ اللّٰہ فَہْمًا وَاطِّلَاعًا فَلَوْ تُرِكَ التَّصْنِیْفُ لِضُیِّعَ الْعِلْمُ عَلَی النَّاسِ (۲)

"تصنیف و تالیف کا علم فرض کفایہ ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اس کے فہم کی توفیق عنایت فرمائے۔ اگر اس علم کو ترک کر دیا جائے تو لوگ علم سے محروم رہ جائیں۔ یہی چیز اس کتاب کی تالیف کا سبب ہے۔

• علم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُردو زبان میں بے شمار کتب موجود ہیں۔ مگر اکثر کتب ادق، مشکل، فنی اور پیچیدہ اصطلاحات اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ جن سے ماہر قاری ہی مستفید ہو سکتا ہے۔

• اس کتاب میں آسان اور عام فہم زبان نیز مشکل اصطلاحات کی آسان تشریح پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ عام اُردو دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو کر علم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگہی حاصل کر کے دارین کی فلاح حاصل کر سکے۔

• کتاب میں قرآنی آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کے باضابطہ حوالہ جات

---

(۱) بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل۔

(۲) مقدمہ قواعد التحدیث

درج کر دیئے ہیں۔ تاکہ قاری حضرات بوقتِ ضرورت حوالہ کو تلاش کر کے اطمینان حاصل کر سکیں۔

• بنیادی طور پر یہ طبقات اس کتاب سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

• طلبار علومِ حدیث قدیم و جدید جنہیں علم حدیث کے بنیادی علم کے لیے ضخیم اور کثیر مقدار میں کتب کی ورق گردانی پڑتی ہے۔

• وہ سکالرز جو دینی ذوق تو رکھتے ہیں۔ مگر علومِ حدیث کا مطالعہ نہیں کر پاتے۔

• عام اُردو خواں طبقہ جو علومِ حدیث کے بنیادی علم اور مطالعہ کے شائقین تو ہیں۔ مگر علومِ حدیث میں مشکل اور ثقیل اصطلاحات کی بنا پر کچھ حاصل نہیں کر پاتے۔

• وہ مبلغین جو کتاب و سنت کی خالص تبلیغ کا جذبہ رکھتے ہیں۔ ان کے لیئے اس کتاب میں تبلیغ کے لیۓ مدلل مواد موجود ہے۔

• وہ حضرات جو علم حدیث کے موضوع پر مفید معلومات یکجا حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ ان کے لیئے یہ کتاب بیش بہا تحفہ ثابت ہوگی۔ ہم نے حتی الامکان اسے عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے۔

اُصول علم حدیث، اصطلاحات کی آسان تشریح و تعریف، احادیث کی اقسام، خلاصہ کلام، عملی مثالیں اور دیگر معلومات قارئین کی آسانی کے لیئے بحوالہ پیش کی ہیں۔ حتیٰ کہ قرآنِ پاک کی سُورتوں کی فہرست اور تعداد آیات بھی بیان کر دی گئی ہیں۔ تاکہ حوالہ دیکھنے کے لیۓ سہولت رہے۔

تاہم اگر معزز قاری کسی کمی بیشی کو محسوس کر کے آگاہ فرمائیں گے۔ قلب اور شکریہ کے ساتھ ان کے قیمتی مشوروں کو قبول کیا جائے گا۔

انشاءاللہ،

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے احوال درست فرمائے اور ہمیں ہدایت پر

چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

مؤلف

ڈاکٹر محمد اسحاق،

ص۔ب ۲۵۵۸

مدینہ منورہ۔

مدینہ منورہ

۲۷/ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

بمطابق ۱۱/جنوری ۱۹۸۳ء



حمد باری تعالیٰ جلّ جلالہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (سورۃ الفاتحہ آیت ۱۔۳)

"تعریف اللہ ہی کے لیئے ہے جو تمام کائنات کا رب نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۔ (سورۃ الانعام آیت ۱)

"تعریف اللہ ہی کے لیئے ہے جس نے آسمان اور زمین اور روشنی اور تاریکیاں بنائیں۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

(سورۃ الاسراء آیت ۱۱۱)

"تعریف اللہ کے لیئے ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا نہ کوئی اس کی بادشاہی میں شریک ہے۔ اور نہ وہ عاجز ہے کہ اس کو کسی مددگار کی ضرورت ہو اور اس کی بڑائی بیان کرو۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ (سورہ سبا آیت ۱)

"تعریف اس اللہ کے لیئے ہے جو آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اور آخرت میں بھی اس کی تعریف ہے۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (سورۂ فاطر آیت ۱)

"تعریف اللہ ہی کے لیئے ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے۔ جن کے دو دو تین تین اور چار چار بازو ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کی پیدائش (ساخت) میں جیسا چاہتا ہے۔ اضافہ کرتا ہے بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۔ (سورہ الروم آیت ۱۸)

"اس کے واسطے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں تیسرے پہر اور ظہر کے وقت اس کی تعریف کرو۔"

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (سورہ الجاثیہ ۳۶۔ ۳۷)

"تعریف صرف اس ذات کے لیئے ہے۔ جو آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے۔ اور وہی زبردست اور دانا ہے۔"

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(سورہ التغابن آیت ۱)

"اس کے واسطے بادشاہی اور تعریف ہے۔ اور وُہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ۔ (سورہ الاعراف آیت ۴۳)

"تعریف اللہ ہی کے لیئے ہے۔ جس نے ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہم ہدایت کا راستہ نہ پا سکتے۔"

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

(سورہ التغابن آیت ۱۳)

"اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور مومنوں کو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے"

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (سورہ البقرہ آیت ۱۴۳)

"بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بہت ہی شفیق و رحیم ہے۔"

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۔ (سورہ یوسف آیت ۱۰۱)

"تو ہی دنیا اور آخرت میرا سازگار ہے ۔ میرا خاتمہ اسلام پر کر اور مجھے صالحین کا ساتھی بنا۔"

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ (سورۂ آلِ عمران آیت ۱۷۳)

"ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔"

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۔ (سورہ جمعہ آیت ۱)

"اللہ کی تسبیح و تعریف کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے ۔ بادشاہ ہے نہایت ہی مقدس زبردست اور حکیم۔"

تعریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (سورۃ التوبہ آیت ۳۳ و ۴۸ سورۃ الفتح آیت ۲۸ و ۶۱ سورۃ الصف آیت ۹)

"وہ اللہ ہی جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دینوں پر اسے غالب کر دے۔ خواہ مشرکوں کو برا لگے۔"

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ (سورہ الفتح آیت ۲۸)

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں۔ وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔ آپ جب انہیں دیکھیں گے رکوع و سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں۔"

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ۔ (سورہ محمد آیت ۲)

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اُس چیز پر ایمان لائے۔ جو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتاری۔ اور وہ حق ہے، اللہ کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں اُن سے دُور کر دیں۔"

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

عَلِيْمًا۔ (سورہ الاحزاب آیت ۴۰)

"لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔"

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا۔

(سورہ الاحزاب آیت ۴۵، ۴۶)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہیں گواہ بناکر، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی اجازت سے دعوت دینے والا روشن چراغ بناکر بھیجا ہے۔"

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

(سورہ الانبیاء آیت ۱۰۷)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تم کو دُنیا والوں کے لیئے رحمت بناکر بھیجا ہے۔"

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۷)

"بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔ اور ان کے لیئے رسوا کُن عذاب ہے۔"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ۔ (سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیت ۳۳)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔"

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔
(سورہ الفتح آیت ۱۷)

"جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ ان کو ایسی جنت میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور جو نافرمانی کریگا وہ بڑی کامیابی پائے گا۔"

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوْا۔ (سورہ الحشر آیت ۷)

"اور جو کچھ تمہیں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دے۔ وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔"

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔ (سورہ النساء آیت ۵۹)

"اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں جھگڑا ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور یہی صحیح طریقہ کار ہے۔"

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔
(سورہ الاحزاب آیت ۲۱)

"بے شک تم لوگوں کے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بہترین نمونہ ہیں۔"

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔
(آل عمران آیت ۳۱)

"اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔"

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔ (الجمعہ آیت ۲)

"وہی ہے جس نے ان پڑھوں کے اندر ایک رسُول خود انہی میں سے اُٹھایا۔ جو انہیں آیات سناتا ہے۔ ان کی زندگی سنوارتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت یعنی سنت کی تعلیم دیتا ہے۔ بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔"

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (سُورہ المائدہ آیت ۳)

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اور تم پر اپنی نعمت پُوری کر دی اور تمہارے لیئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔"

فضیلت دُرود شریف

فضیلت دُرود شریف

قَالَ اللّٰہ تعالیٰ فی القرآن الکریم۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (سُورہ احزاب آیت ۵۶)

اللّٰہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتے ہیں۔

"بے شک اللّٰہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے، تو تم بھی ان پر دُرود و سلام بھیجو۔"

اللّٰہ کی طرف سے اپنے نبی پر دُرود کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ پر بے حد مہربان ہے۔ آپ کی تعریف فرماتا ہے۔ آپ کے کام میں برکت دیتا ہے۔ آپ کا نام بلند کرتا ہے۔ اور آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے۔

فرشتوں کی طرف سے آپ پر دُرود کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے حق میں اللّٰہ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو زیادہ سے زیادہ بلند مرتبے عطا فرمائے۔

اہلِ ایمان کی طرف سے آپ پر دُرود کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ بھی آپ کے حق میں اللّٰہ سے دُعا کریں۔ کہ وہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (حدیث صحیح نمبر ۱)

---

(۱) دُرود سے متعلق تمام احادیث [فضل الصّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم] مؤلفہ شیخ ناصرالدین البانی محدث العصر کی کتاب سے نقل کی گئی ہیں۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔"

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہ عنہ۔ ان رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، ان ابخل الناس من ذکرت عندہ فلم یُصَلِّ عَلَیَّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (حدیث صحیح نمبر ۲۷)

"حضرت ابی ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں بڑا کنجوس وہ ہے جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔"

عَنْ عَبْدُ اللہ بن عمرو قَالَ رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ صلی عَلَیَّ او سأل لی الوَسیلۃ حقت عَلَیْہِ شَفَاعتی یَوْمَ الْقِیَامَۃ۔ (حدیث صحیح)

"عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول نے فرمایا جو آدمی مجھ پر درود پڑھتا ہے یا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (۱) کا سوال کرتا ہے۔ اس کا مجھ پر حق ہے۔ کہ قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں۔"

عن عبد اللہ بن مَسْعُوْد عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، اِنَّ اللہَ فِی الْاَرْضِ مَلَائِکَۃ سَیَّاحِیْن یبلغونی من اُمَّتِی السَّلام۔ (حدیث صحیح نمبر ۲۱)

---

(۱) وسیلہ (مرتبہ، درجہ) وسیلہ جنت کا وہ بلند اور اعلیٰ مقام ہے۔ جو عرش رب ذوالجلال کے قریب تر ہے۔ جنت میں یہ بلند ترین مقام صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہوگا۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میں سیاح فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جو میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"

عن حسن بن حسین قَالَ: اذا دخلت المسجد فسلم عَلَيْه ثم قَالَ ان رَسُوْل الله صلی الله علیه وسلم قَالَ: صلّوا فِی بیوتکم وَلَا تجعلوا فی بیوتکم مقابر لعن الله یهودً اتخذوا قبور انبیائهم مَسَاجد فَصَلُّوا عَلَیَّ فان صَلَاتکم تبلغنی حَیْثُمَا کُنْتُمْ۔ (حدیث صحیح نمبر ۳۰)

"حسن بن حسین روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو دُرود پڑھے۔ پھر کہا کہ رسُول اللہ نے فرمایا ہے۔ اپنے گھروں میں مجھ پر دُرود پڑھو۔ گھروں کو قبریں یعنی ویران نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہودیوں پر کہ انہوں نے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔ اور تم مجھ پر دُرود پڑھو جہاں کہیں بھی تم ہو وہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے۔"

خلاصہ:۔

مسجد میں داخل ہوں یا خارج ہوں، نمازِ جنازہ ہو یا نمازِ فرض یا نفلی، تشہد کے بعد، دُعا سے پہلے، قبرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، گھروں، دفاتر، کارخانوں، عدالتوں غرضیکہ ہر موقعہ پر دُرود شریف پڑھیں۔ اللہ کے مقرر کردہ فرشتے دُرود پہنچانے کے لیے منتظر رہتے ہیں۔ دُرود شریف بھیجنا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

درود شریف

حدیث کعب بن عجرہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۱)

"اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس کی آل پر رحمت بھیجی۔ بے شک تو بڑی تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ برکت نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل جیسا کہ تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو بڑی تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔"

---

(۱) صحیح بخاری کتاب التفسیر۔ باب سورہ الاحزاب
و صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد
و اللولو والمرجان حدیث نمبر ۲۲۷، مرتب محمد فواد عبدالباقی، اس کتاب میں بخاری و مسلم کی احادیث متفقہ مؤلف نے جمع کر دی ہیں۔
کل تعداد احادیث متفق ۱۹۰۶ اس کتاب میں موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن کریم کی سُورتوں کی فہرست

تعداد آیات	سُورت کا نام	نمبر شمار
۷	اَلفاتحہ	۱
۲۸۶	البقرة	۲
۲۰۰	اٰل عمران	۳
۱۷۶	النسآء	۴
۱۲۰	المآئدة	۵
۱۶۵	الانعام	۶
۲۰۶	الاعراف	۷
۷۵	الانفال	۸
۱۲۹	التوبة	۹
۱۰۹	یونس	۱۰
۱۲۳	ھُود	۱۱
۱۱۱	یُوسف	۱۲
۴۳	الرّعد	۱۳
۵۲	اِبرَاھِیْم	۱۴
۹۹	الحِجْر	۱۵
۱۲۸	النّحل	۱۶
۱۱۱	بنی اسرائیل (الاسراء)	۱۷
۱۱۰	الکھف	۱۸

نمبر شمار	سُورت کا نام	تعداد آیات
۱۹	مریم	۹۸
۲۰	طٰہٰ	۱۳۵
۲۱	الانبیاء	۱۱۲
۲۲	الحج	۷۸
۲۳	المؤمنون	۱۱۸
۲۴	النُّور	۶۴
۲۵	الفُرقان	۷۷
۲۶	الشعراء	۲۲۷
۲۷	النّمل	۹۳
۲۸	القَصص	۸۸
۲۹	العنکبوت	۶۹
۳۰	الرُّوم	۶۰
۳۱	لُقمٰن	۳۴
۳۲	السّجدۃ	۳۰
۳۳	الأحزاب	۷۳
۳۴	سَبا	۵۴
۳۵	فَاطر	۴۵
۳۶	یٰسٓ	۸۳
۳۷	الصّٰفّٰت	۱۸۲
۳۸	صٓ	۸۸
۳۹	الزُّمَر	۷۵
۴۰	المؤمن (غافر)	۸۵

نمبر شمار	سُورت کا نام	تعدادِ آیات
۴۱	حٰمٓ السجدۃ (فصلت)	۵۴
۴۲	الشّورٰی	۵۳
۴۳	الزُّخرُف	۸۹
۴۴	الدُّخان	۵۹
۴۵	اَلجاثیۃ	۳۷
۴۶	الاَحقاف	۳۵
۴۷	مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	۳۸
۴۸	الفتح	۲۹
۴۹	اَلحُجُرات	۱۸
۵۰	قٓ	۴۵
۵۱	الذّٰریٰت	۶۰
۵۲	الطُّور	۴۹
۵۳	النجم	۶۲
۵۴	القمر	۵۵
۵۵	الرّحمٰن	۷۸
۵۶	الواقعہ	۹۶
۵۷	الحدید	۲۹
۵۸	المجَادلہ	۲۲
۵۹	الحشر	۲۴
۶۰	اَلممتحنۃ	۱۳
۶۱	الصّف	۱۴
۶۲	الجُمعۃ	۱۱

نمبر شمار	سورت کا نام	تعداد آیات
۶۳	المنفقون	۱۱
۶۴	التغابن	۱۸
۶۵	الطلاق	۱۲
۶۶	التحریم	۱۲
۶۷	الملک	۳۰
۶۸	القلم	۵۲
۶۹	الحاقۃ	۵۲
۷۰	المعارج	۴۴
۷۱	نوح	۲۸
۷۲	الجن	۲۸
۷۳	المزمل	۲۰
۷۴	المدثر	۲۰
۷۵	القیامۃ	۵۶
۷۶	الدھر (الانسان)	۳۰
۷۷	المرسلات	۵۰
۷۸	النباء	۴۰
۷۹	النازعات	۴۶
۸۰	عبس	۴۲
۸۱	التکویر	۲۹
۸۲	الانفطار	۱۹
۸۳	المطففین	۳۶
۸۴	الانشقاق	۲۵

نمبرشمار	سُورت کا نام	تعدادِآیات
۸۵	البروج	۲۲
۸۶	الطارق	۱۷
۸۷	الاَعلیٰ	۱۹
۸۸	الغاشیة	۲۶
۸۹	الفجر	۳۰
۹۰	البلد	۲۰
۹۱	الشمس	۱۵
۹۲	اللّیل	۲۰
۹۳	الضّحیٰ	۱۱
۹۴	الم نشرح	۸
۹۵	التین	۸
۹۶	العلق	۱۹
۹۷	القدر	۵
۹۸	البیّنة	۸
۹۹	الزّلزَلة (الزلزال)	۸
۱۰۰	العَادیات	۱۱
۱۰۱	القارعة	۱۱
۱۰۲	التکاثر	۸
۱۰۳	العصر	۳
۱۰۴	الھمزہ	۹
۱۰۵	الفیل	۵
۱۰۶	قریش	۴

نمبر شمار	سُورت کا نام	تعدادِ آیات
۱۰۷	الماعون	۷
۱۰۸	الکوثر	۳
۱۰۹	الکافرون	۶
۱۱۰	النصر	۳
۱۱۱	اللھب (المسد)	۵
۱۱۲	الاخلاص	۴
۱۱۳	العلق	۵
۱۱۴	الناس	۶

قرآنِ کریم کی آیات میں اختلاف کی وجہ اصل میں یہ ہے۔ کہ بعض علماء کے نزدیک الم، حمعسق، کھیعص، طٰہٰ، یٰسین، وَالفجر، وَالضحیٰ وغیرہ اور ان جیسے کلمات۔ کلماتِ قرآن ہیں، آیاتِ قرآن نہیں۔

وَاللہ اعلم بالصواب۔

قرآنِ کریم سے متعلق بعض معلومات

کلماتِ قرآن	۷۷۴۳۹ (۱)
حروفِ قرآن	۳۲۵۳۴۵ (۲)
آیاتِ قرآن	۶۲۰۰ (۳)

(۱) دلیل الحیران، ترتیب الحاج صالح ناظم مرحوم (۲) ایضاً۔

(۳) مباحث علوم القرآن ص ۲۵، تالیف مناع القطان۔

ملاحظہ:۔ قرآنِ کریم کی کل آیات چھ ہزار ہیں۔ بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ ہیں۔

مختصر تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ ۱۴ طبع: مطبوعہ دار القرآن بیروت۔

قرآن کریم کی سب سے لمبی سُورۃ "البقرۃ" ہے۔
قرآن کی سب سے لمبی آیت "الدّیْن"، سُورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲
ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى آخره

"اے مومنو آپس میں قرض کے لین دین میں معاہدۂ مدت لکھ
لیا کرو۔"

قرآنِ کریم کے تیس پارے

نمبر شمار	پارہ کا نام
۱	الٓمّٓ
۲	سَیَقُولُ
۳	تلك الرّسل
۴	لن تنالوا
۵	والمحصنٰت
۶	لَا یحب الله
۷	وَاذا سمعوا
۸	وَلو انّنا
۹	قال الملا
۱۰	واعلموا
۱۱	یَعتذرُون
۱۲	ومَا من دَابّة
۱۳	ومَا ابرّی
۱۴	ربما
۱۵	سبحٰن الّذی
۱۶	قال الم
۱۷	اقترب للنّاس
۱۸	قد افلح
۱۹	وقال الذین
۲۰	امن خلق

پارہ کا نام	نمبر شمار
اتل اُوحی	۲۱
ومن یقنت	۲۲
وَمالی	۲۳
فمن اظلم	۲۴
الیہ یرد	۲۵
حٰمٓ	۲۶
قَال فما خطبکم	۲۷
قد سمع اللّٰہ	۲۸
تٰبرکَ الّذی	۲۹
عمّ	۳۰

لفظِ حدیث، دلائل قرآن سے

حدیث (۱) کی جامع اور مختصر تعریف جسے امام ابی القاسم الحسین بن محمد، جو امام راغب اصفہانی کے نام سے معروف ہیں، نے اپنی کتاب "المفردات فی غریب القرآن" میں مادۂ حدیث میں بیان فرمائی یہ ہے۔

وکلُّ کلامٍ یَبْلُغُ الإنسانَ من جِهَةِ السّمعِ او الوَحْیِ فی یقظتِهِ او منامِهِ یقالُ لهُ حَدِیْثٌ۔

"ہر وہ کلام جو انسان کو سماعت (۲) یا وحی (۳) سے حالت بیداری یا نیند کی حالت میں پہنچے۔ اسے حدیث کہتے ہیں۔"

حدیث سے متعلق بعض الفاظ جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا۔ (۴)

"اللہ تعالیٰ کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے۔"

فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۵)

"آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ کوئی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔"

---

(۱) حدیث، سنت، خبر اور اثر کی تفصیل اس کتاب میں انکی تعریفات میں دیکھیں۔
(۲) کانوں سے کسی بات کا سننا۔
(۳) وحی کے لغوی معنی ہوتے ہیں۔ کسی چیز کا خفیہ طور پر اطلاع دینا یا اشارہ کرنا۔ مگر شرع اسلامی میں وحی وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی یا رسول پر بذریعہ فرشتہ یا الہام: خواب نازل فرماتے ہیں۔ پوری تفصیل اس کتاب میں وحی کا لغوی اور شرعی معنی اور اسکی اقسام میں دیکھیں۔ (۴) سورہ النساء آیت ۸۷۔ (۵) سورہ النساء آیت ۷۸۔

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۔ (۱)

"آپ ان کی مجلس میں نہ بیٹھیں۔ جب تک یہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔"

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۔ (۲)

"اللہ تعالیٰ تجھے منتخب کرے گا۔ اور تجھے باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھائے گا۔"

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۔ (۳)

"اور اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کے لیئے سرزمین مصر میں قدم جمانے کی صورت نکالی اور اسے معاملہ فہمی کی تعلیم دینے کا انتظام کیا۔"

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۔ (۴)

"حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اے میرے رب تو نے مجھے حکومت بخشی۔ اور مجھ کو باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھایا۔"

فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۔ (۵)

---

(۱) سورہ النساء آیت (۲) سورہ یوسف آیت ۶۔

(۳) سورہ یوسف آیت ۲۱۔

(۴) سورۃ یوسف آیت ۲۱۔

(۵) سورۃ المومنون آیت ۴۴۔

"اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ان کو
بس افسانہ (بات بنا کر چھوڑا۔"

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ (۱)

"آخرکار ہم نے انہیں افسانہ (بات) بنا کر رکھ دیا۔ اور انہیں
بالکل تہس نہس کر دیا۔"

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ (۲)

"آخر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد اور کون سی بات ہے جس
پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔"

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ۔ (۳)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں
کی بات بھی تمہیں پہنچی ہے۔"

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ۔ (۴)

"پس لاؤ اس جیسی بات اگر تم سچے ہو۔"

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ
وَلَا تَبْكُوْنَ۔ (۵)

"اب کیا یہی وہ باتیں ہیں۔ جن پر تُم اظہار تعجب کرتے ہو۔ ہنستے
ہو اور روتے نہیں۔"

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا۔ (۶)

---

(۱) سُورۃ سبا آیت ۱۹۔ (۲) سُورۃ الجاثیہ آیت ۶۔
(۳) سُورۃ الذٰریت آیت ۲۴۔ (۴) سُورۃ الطور آیت ۳۴۔
(۵) سُورۃ النجم آیت ۵۹، ۶۰۔
(۶) سُورۃ التحریم آیت ۳۔

"اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے راز کی بات اپنی کسی عورت سے چھپا کر کہی۔"

فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ (۱)

"پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام کے جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔"

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ (۲)

"اس بات (قرآن) کے بعد اور کون سا کلام ایسا ہو سکتا ہے۔ جس پر یہ ایمان لائیں۔"

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ (۳)

"کیا تمہیں لشکروں کی خبر (بات) پہنچی ہے۔ فرعون اور ثمود کے لشکروں کی۔"

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۴)

"کیا تمہیں موسیٰ علیہ السلام کے قصے (بات) کی خبر پہنچی ہے جب اس کے رب نے اسے طویٰ کی مقدس وادی میں بلایا تھا۔"

اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (۵)

"پھر اس کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو۔ اور اس نعمت میں

---

(۱) سُوْرَةُ الْقَلَم آیت: ۴۴۔ (۲) سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات آیت: ۵۰۔
(۳) سُوْرَةُ الْبُرُوْج آیت: ۱۷، ۱۸ (۴) سُوْرَةُ النّٰزِعٰت آیت: ۱۵، ۱۶
(۵) سُوْرَةُ الْوَاقِعَه آیت: ۸۱، ۸۲۔

اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے۔ کہ اسے جھٹلاتے ہو؟

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔ ①

"کیا تمہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس چھا جانے والی آفت (قیامت) کی بات پہنچی ہے؟"

منکرِ حدیث منکرِ رسالت ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بات، کلام یا حدیث کی تائید ..... قرآن کریم میں اس طرح فرمائی ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (۱)

"اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے۔ بلکہ ان پر وحی نازل کی جاتی ہے۔"

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں اور مومنوں کو قرآنِ کریم میں بار بار رسُول کی محبت اور اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصُول صرف اور صرف رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اسی طرح متعدد بار اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ رسُول کی اطاعت ہی مسلمانوں کی کامیابی اور جنت کے حصُول کا راستہ ہے۔ غرضیکہ .... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ اور آپ کا ہر فعل مسلمانوں کے لئے عملی نمونہ ہے۔

قرآنِ کریم اور حدیث شریف میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ قرآنِ کریم وحی کے ذریعہ بالکل اسی طرح جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے الفاظ و معانی میں اُتارا۔ اس طرح محفوظ ہُوا۔ اور حدیث بالکل اسی طرح وحی کے ذریعہ اُتاری گئی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی منشا و مرضی تھی۔ مگر تعبیر الفاظ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ اور یہی ایک صالح اور سیدھے سادھے مسلمان کا ایمان ہے۔ کہ

---

(۱) سورۃ النجم آیت ۳،۴۔

دین کا مصدر اساسی اول قرآن اور مصدر ثانی حدیث رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حدیث وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عملی نمونہ یا نصائح تشریعی اُمور ہیں۔ جن کی تفسیر و تعبیر رُسول نے تفصیل کے ساتھ اُمّتِ مسلمہ کو بتلائی۔ جس کی چند مثالیں یہ ہیں۔

و قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو قائم کرنے کا حکم سینکڑوں بار فرمایا ہے۔ مگر تفصیل نماز یعنی وضو کا طریقہ، نماز کے اوقات، نماز پڑھنے کی ترتیب اور طریقہ، نماز کے بعد کے آداب وغیرہ قرآن میں کہیں ذکر نہیں ہوئے۔ مگر نماز کی پُوری تفصیل اور اس کی جزئیات تک کی عملی تعلیم رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وسنت ہی سے مل سکتی ہے۔

و اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم قرآن کریم میں متعدد بار آیا۔ مگر تفصیل پورے قرآن میں کہیں بھی نہیں ملتی۔

اس کی پوری تعبیر و تشریح رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی۔ کہ نصاب زکوٰۃ کیسے کیسے ہے۔

مثلاً :۔

سونا کا نصاب زکوٰۃ کیا ہے۔

چاندی کا نصاب زکوٰۃ کیا ہے۔

اُونٹ، گائے، بکری جیسے جانوروں میں زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے۔

غرضیکہ زکوٰۃ کے تمام تر اُمور میں اس کی پُوری پُوری تفصیل و تشریح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔

و اسی طرح حج بیت اللہ کو لیجئے۔ قرآن شریف میں حج کو فرض قرار دیا گیا مگر حج کیسے کیا جائے۔ اس کی تفصیل و تشریح کیا قرآن میں ملتی ہے۔ حج کا عملی طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ کہ حج افراد، حج قِران اور حج تمتع کیسے کرنا ہے

احرام کیسے باندھا جاتا ہے۔ اور اس کے باندھنے کے بعد کیا کیا شرائط محرم پر عائد ہوتی ہیں۔ طواف کیسے کریں، صفا اور مروہ کی سعی کیسے کریں۔ احرام سے حلال کیسے ہوا جائے۔

غرضیکہ منیٰ، عرفات، مزدلفہ، قربانی، حلال ہونا، اور شیطان کو کنکر مارنے اور حج سے متعلق جملہ تفصیلات کو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کر کے اپنی امت کو بتایا۔ کہ حج ایسے کیا جاتا ہے۔

و اسی طرح قرآنِ پاک میں چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر کیا اس کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ کہ کس مقام سے ہاتھ کاٹا جائے۔ اس کی تفصیل و تشریح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ کہ چور کا ہاتھ رسغ (کلائی) سے کاٹا جائے۔

و اسی طرح قرآن پاک میں مردار کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ حکم عام (مجمل) ہے۔ مگر اس کی تخصیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ کہ سمندری جانور مثلاً مچھلی وغیرہ حلال ہے۔ اگرچہ وہ مردہ ہوتی ہے۔ اسی طرح مکڑی (جراد) حلال ہے اگرچہ وہ مردہ ہوتی ہے۔

خلاصہ :۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عام احکام جاری فرمائے ہیں۔ جبکہ حدیث رسول ان احکامات کی تشریح و تخصیص کرتی ہے۔

اِن چند مثالوں کے بعد قرآنِ کریم جو کہ اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے، اسے کچھ آیات پیشِ خدمت ہیں۔ کہ جس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت کا حکم ملتا ہے۔ تاکہ حدیث و سنت کا مقام واضح ہو سکے۔ کیونکہ حدیث و سنت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اقوال و افعال ہیں۔ جس سے قرآن کریم کی تفسیر و تعبیر واضح ہوتی ہے۔ لہٰذا منکر حدیث و سنت منکر رسالتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوا! معاذ اللہ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان

مبارک سے فرمایا کہ۔

(۱) عن المقدام بن معدی کرب" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، الا اُوتیتُ القرآن ومثلہ معہ۔

"حضرت مقدام بن معدی کرب روایت کرتے ہیں۔ کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی چیز (سُنت مطہرہ) بھی عنایت کی گئی ہے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اپنے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت، اور اس کی نافرمانی سے بچنے کے لیے متعدد جگہ آیات نازل کی ہیں۔ یہاں پر بعض آیات نقل کی جا رہی ہیں۔ تاکہ قاری خود اندازہ لگا سکے کہ رسول کی اطاعت ہی اطاعت اللہ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۲)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دو۔ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کریگا۔"

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۳)

"جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رُک جاؤ۔"

---

(۱) یہ ایک طویل حدیث ہے جو ابوداؤد نے جلد ۲، کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ میں روایت کی ہے۔ اس حدیث کو مسند احمد میں بھی متقاربہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔

(۲) سُورۂ آل عمران آیت: ۳۱۔

(۳) سُورۂ الحشر آیت: ۲۱۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ ۔ (۱)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔"

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۲)

"اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ لیکن اگر تم اطاعت سے منہ موڑتے ہو تو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف صاف حق پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔"

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ۔ (۳)

"ان سے کہو کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول نہ کریں۔ تو یقیناً یہ ممکن نہیں کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے۔ جو اس رسول کی اطاعت کے منکر ہوں۔"

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۴)

"پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُمی پر جو اللہ جل جلالہ اور اس کے ارشادات کو مانتے ہیں اور پیروی اختیار کرو۔ اس کی اُمید ہے کہ تم راہِ راست پا لو گے۔"

---

(۱) سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیت ۳۳۔
(۲) سورۃ التغابن آیت ۱۲۔ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۳۲۔
۴ سورۃ اعراف آیت ۱۵۸۔

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔ (۱)

"اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے۔ تو اسے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے۔ اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔"

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (۲)

"اور ہم نے جو کوئی رسول بھی بھیجا ہے۔ اس لیے بھیجا ہے کہ اذن خداوندی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔"

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (۳)

"نہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ دو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔"

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ (۴)

"تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کا (رسول کا) ساتھ دو۔ اور اس کی تعظیم و توقیر کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے

---

(۱) سورۃ النساء، آیت ۵۹۔ (۲) سورۃ النساء، آیت ۶۴۔
(۳) سورۃ النساء، آیت ۶۵۔ (۴) سورۃ الفتح آیت ۹

رہو۔"

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ (۱)

"اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔"

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ (۲)

"اب یہ لوگ اگر منہ موڑتے ہیں۔ تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں۔"

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (۳)

"بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اہلِ ایمان کے لیئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے۔"

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (۴)

"وہی ہے جس نے امیوں (ان پڑھوں) کے اندر ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود انہی میں سے اٹھایا۔ جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے۔ ان کی زندگی سنوارتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"

---

(۱) سورۃ العنکبوت آیت ۱۸۔ (۲) سورۃ النحل آیت ۸۲۔
(۳) سورۃ الاحزاب آیت ۶۔ (۴) سورۃ الجمعۃ آیت ۲۔

وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۔ (۱)

"اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ اور تم کو وہ کچھ بتایا گیا ہے۔ جو تمہیں معلوم نہ تھا۔ اور تم پر اللہ کا بہت فضل و انعام ہے۔"

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ (۲)

"جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے ہی اللہ کی اطاعت کی۔"

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۔ (۳)

"اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جا سکے۔"

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَخۡشَ اللّٰهَ وَيَتَّقۡهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۔ (۴)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈرتے رہیں۔ اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہیں۔ تو یہی وہ لوگ ہیں۔ جو کامیاب ہوں گے۔"

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۔ (۵)

"جو کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا۔ اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔"

---

(۱) سورۃ النساء آیت ۱۱۳۔ (۲) سورۃ النساء آیت ۸۰۔ (۳) سورۃ آل عمران آیت ۱۳۲۔ (۴) سورۃ النور آیت ۵۲۔ (۵) سورۃ الفتح آیت ۱۷۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ⓵

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہے ان کے لیئے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ان کے لیئے ہے عذاب ذلت والا۔"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ⓶

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیش قدمی (آگے بڑھ کر نہ چلو) اور اللہ سے ڈرو اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ⓷

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونچی آواز سے بات کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔"

امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ⓸

"

⓵ سورۃ الاحزاب آیت ۵۷۔ ⓶ سورۃ الحجرات آیت ۱۔
⓷ سورۃ الحجرات آیت ۲۔ ⓸ سورۃ الحجرات آیت ۳۔

"جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں۔ وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں۔ جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیئے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیئے مغفرت ہے اور اجرِ عظیم"

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔ (۱)

"کہو اللہ کے مطیع بنو اور رسول صلی اللہ علیہ کے تابع فرمان بن کر رہو۔ لیکن اگر تم پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جس فرض کا بار رکھا گیا ہے۔ اس کا وہ ذمہ دار اور جس کا تم پر اس کا تم ذمہ دار ہو"

وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ (۲)

"اس کی اطاعت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کروگے تو خود ہی ہدایت پاؤگے ورنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری اس سے زیادہ نہیں۔ کہ صاف صاف حکم پہنچا دے"

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ۔ (۳)

"جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا۔ اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا۔ اسے اللہ آگ میں ڈالے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لیئے رسوا کن سزا ہے"

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ

---

(۱) سورۃ النور آیت ۵۴ (اول حصہ) (۲) سورۃ النور آیت ۵۴ (آخری حصہ)
(۳) سورۃ النساء آیت ۱۴۔

لِتُنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ (۱)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں
کو ڈرنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک
عذاب نہ آجائے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنی اور اپنے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم
کی اطاعت وفرمانبرداری کی صحیح صحیح توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

حدیث کی تعریف

حدیث لغت میں کلام یا بات کو کہتے ہیں۔ خواہ وہ کلام یا بات اللہ تعالیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی، تابعی، مُسلم، کافر یا منافق سے منسوب
ہو۔ مثلاً

فَلْيَاتُوا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ اِنْ كَانُوا صٰدِقِيْنَ ۔ (۲)

"پس ایسا کلام لائیے اگر تم سچے ہو"

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا ۔ (۳)

"اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا"

نیز عربی زبان میں قدیم شعر کے مقابل جدید چیز (MODERN) پر بھی بولا
جاتا ہے۔ مثلاً

اللباس الحديث	جدید طرز کا لباس
السيارة الحديثة	جدید سیارہ (کار)
الاقمشة الحديثة	جدید ڈیزائن کے کپڑے

حدیث شرعی یا اصطلاحی طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فخر الانبیاء، خاتم الانبیاء، سید رسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کی طرف منسوب یا منقول قرآن کے بغیر کلام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر (۱) یا صفات (عادات وخصائل) پر مشتمل ہو کو کہتے ہیں۔

لفظِ حدیث کا رسول اللہ کی زبان مبارک سے ثبوت

عَنْ أبی هریرة رضی الله عنه أنه قال قلت : یا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك یوم القیامة؟ فقال، لقد ظَنَنتُ یا ابی هریرة أن لَا یَسْألنی عن هٰذَ الحَدِیْث أحدٌ اوّلُ مِنْكَ لما رأیتُ من حرصِكَ علی الحَدِیْث، أسعد الناس بشفاعتی یومَ القیامة مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ الَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَبلِ نَفْسِهٖ (۲)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا مستحق کون ہوگا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا خیال بھی یہی تھا کہ تمہارے بغیر سب سے پہلے اس حدیث کو مجھ سے کوئی نہیں پوچھے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم حدیث کی طلب میں دوسروں سے آگے ہو۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا زیادہ مستحق وہ ہوگا۔ جو اخلاص نیت سے "لَا الٰہ الَّا اللّٰہ" کہتا ہے اور پھر اس پر صدق دل سے عمل کرتا ہے۔"

---

(۱) تقریر ایسا عمل جو کسی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کیا ہو۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خاموشی فرمائی یا اس عمل کو برقرار رکھا۔

(۲) صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار۔

اس حدیث مبارکہ سے دو جگہوں پر یعنی " ھٰذا الحدیث اور حرصك
علی الحدیث " کے الفاظ رسول اللہ کی زبان مبارک سے حدیث کا لفظ ثابت
ہوتا ہے۔ چنانچہ لفظ حدیث کی اصطلاح کے بانی اول خود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں۔ اسی لیئے محدثین نے لفظِ حدیث کو علمِ حدیث میں مرغوب ترین
اصطلاح کے طور پر رائج کیا۔ مگر لفظِ حدیث اُردو میں صرف رسُول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر یا صفات کے لیئے مستعمل ہوتا ہے جیسے
لفظِ رسُول سے مراد اُردو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں۔ مگر عربی
زبان میں لفظِ رسُول قاصد یا پیغمبر کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سنت کی تعریف

سنت لُغت میں طریقہ کو کہتے ہیں۔ خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا۔ مثلاً

سُنَّةَ اللهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيلًا۔ (۱)

" یہ اللہ تعالیٰ کی سنت (طریقہ) ہے۔ جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے چلی آرہی ہے۔ اور تم اللہ کی سنت (طریقہ) میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔"

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ۔ (۲)

---

(۱) سورۃ احزاب آیت ۶۲۔

(۲) صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ۔

"حضرت جریر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا۔ پھر بعد میں اس پر عمل کیا گیا۔ تو اس کے لیئے برابر اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ عمل کرنے والے نے حاصل کیا۔ اور جس نے اسلام میں بُرا طریقہ ایجاد کیا۔ پھر بعد میں اس پر عمل کیا گیا۔ تو اس کے لیئے برابر اتنا ہی گناہ ہوگا۔ جتنا کہ اس پر عمل کرنیوالے نے حاصل کیا۔

سنت شرعی اور اصطلاحی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ دینی طریقہ ہے۔ جس پر آپ نے اپنی حیاتِ مقدسہ میں عمل فرمایا۔

لفظِ سنت کا رسول اللہ کی زبان مبارک سے ثبوت

عَنِ العِرْبَاض بن سَارِيَة قَال وَعَظَنَا رَسُول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا القُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا العُيُوْنُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْل الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ يَاْمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ وَاَنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (۱)

(قال ابو عیسیٰ الامام الترمذی هذا حديث حسن صحیح۔)

---

(۱) رواه ابوداؤد كتاب السنة باب الزوم السنة مسند احمد بن حنبل، الترمذی كتاب العلم باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدع۔

"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا دلنشین وعظ فرمایا کہ دل لرز گئے۔ اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آج تو آپ نے ایسے نصیحت فرمائی۔ جیسے کوئی جانے والا وصیت کرتا ہے۔ لہذا ہمیں کچھ اور نصیحت فرمائیے۔ تب آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں پرہیزگاری اور امیر کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اگرچہ تمہارا امیر کوئی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اور سنو تم میں سے جو زندہ رہے گا۔ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ مگر تم تمام غلط راستوں سے صرف اس وقت بچ سکو گے۔ جب تم میری سنت (طریقہ) اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء (۱) کا طریقہ اختیار کرو گے۔ اور اس کو مضبوطی سے تھامنا دیکھو۔ دین کے اندر نئی نئی باتوں (بدعات) سے بچتے رہنا۔ اس لیئے کہ دین میں پیدا ہونے والی ہر نئی بات (بدعت) گمراہی ہے"

اس حدیث مبارکہ سے لفظ "بِسُنَّتِی وَسُنَّۃِ الخلفاء" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے لفظ سنت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور اس لیئے ہی محدثین اور علماء کرام نے سنت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی طریقہ زندگی (اسوۂ حسنہ) سے تعبیر کیا ہے۔

حدیث اور سنت میں فرق

حدیث اور سنت کی تعریفات میں ان دونوں اصطلاحات پر تفصیلات کے بعد حدیث اور سنت پر فنی اور مروجہ استعمال کا فرق یوں ہے۔

---

(۱) خلفاء سے مراد خلفائے راشدین اربعہ ہیں۔ اسماء مبارک یہ ہیں۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

۳۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ۔ ۴۔ حضرت علی کرم اللہ رضی اللہ عنہ۔

حَدِیث:-

لفظِ عام جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل، قول، تقریر، صفات یعنی عادات و فضائل پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اقوال و افعال سب قسم اس میں داخل ہیں۔

جب کہ سنت سے مراد فقط رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی طریقہ جسے اسوۂ حسنۃ (۱) کہا جاتا ہے۔

خلاصۂ کلام

اگرچہ حدیث اور سنت کی اصطلاحات کو جُدا گانہ معنی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر حقیقتاً تعاملِ حدیث نے ان کو مترادف (۲) قرار دیا ہے۔ کیونکہ عملی سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی کردار و عمل ہے۔ جس کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدبرانہ احادیث و اقوال سے فرماتے تھے۔ اور پھر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ حدیث اور سنت نبوی کے بنیادی سرچشمہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بات ظاہر ہے کہ خواہ اقوال ہوں یا افعال سب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ اور اس میں قطعی کوئی شک نہیں۔ کہ اقوال آپ کے افعال

---

(۱) قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(سورۂ احزاب آیت ۲۱)

"درحقیقت تمہارے لیئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بہترین قسم کا نمونۂ کردار و عمل موجود ہے۔"

(۲) وہ دو مختلف الفاظ جن کا معنی ایک ہو۔ مثلاً تیغ اور تلوار۔ دونوں کے معنی ایک ہیں۔

آپ کے افعال اور افعال کی تائید اقوال کرتے تھے۔ لہذا ثابت ہوا کہ حدیث اور سنت کی اصطلاحات کا منبع و مرکز خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہذا احادیث اور سنت کا استعمال دونوں صورتوں میں اپنے اپنے محل پر مناسب ہے۔ البتہ حدیث کی اصطلاح زیادہ رائج ہے۔

خبر کی تعریف

لغت میں اس کی جمع اخبار ہے۔

اصطلاحی یا شرعی طور پر تین قول ہیں:۔

۱۔ خبر مترادف لفظِ حدیث ہے۔

۲۔ حدیث وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئے۔ مگر خبر جو کسی غیر کی طرف سے آئے۔

الأثر کی تعریف

اس کی جمع الآثار ہے۔ جبکہ لغت میں باقی شدہ شے کو اثر کہتے ہیں۔

اصطلاحی اور شرعی طور پہ دو قول ہیں۔

۱۔ اثر مترادف لفظِ حدیث ہے۔

۲۔ اثر وہ ہے جس کی نسبت صحابی یا تابعی کے اقوال و افعال سے ہو۔

خلاصۂ کلام

اگر خبر اور اثر کی اصطلاحات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائیں تو معانی و مطالب کے لحاظ سے حدیث کا معنی دیتی ہیں۔ مثلاً

و یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو دی۔

یا

و قیامت کے کچھ آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو بتلائے مگر فنی اصطلاح میں خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور اثر صحابی یا تابعی کے اقوال و افعال سے متعلق ہے۔

متواتر اور آحاد

تقسیم کے لحاظ سے خبر دو قسم کی ہوتی ہے۔

متواتر

وہ جس کے راوی ہر زمانہ میں متعدد ہوں۔

آحاد

وہ جس کے راوی تعداد کے لحاظ سے متواتر کے درجہ کو نہ پہنچ نہ سکیں۔

متواتر اور احاد یا واحد کی اقسام کی تفصیل یہ ہے۔

خبر متواتر

جس کے راوی ہر دور میں زیادہ (1) ہوں۔ اور ان کا جھوٹ پر متفق ہوجانا قطعی ناممکن ہو۔

پھر خبر متواتر کی دو اقسام ہیں۔

اوّل: متواتر لفظی، وہ حدیث جس کے الفاظ میں تواتر ثابت ہو۔ یعنی ایک ہی قسم کے الفاظ مختلف راویوں نے روایت کئے ہوں۔

دوم: جس کا تواتر معانی میں ہو۔ الفاظ میں نہ ہو۔ یعنی اگرچہ الفاظ مختلف ہوں۔ مگر مفہوم ایک ہی طرح کا ہو۔

خلاصہ:۔

احادیث متواتر تعداد میں احادیث احاد سے بہت کم ہیں۔

ملاحظہ: احادیث متواتر کی بعض مثالیں اس کے عنوان کے تحت چند صفحات آگے دیکھیں۔

---

(1) محدثین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ متواتر کے راویوں کی تعداد کم از کم دس ہو تو وہ متواتر کہلانے کی مستحق ہوگی۔

اُصول:

حدیث خواہ متواتر ہو۔ یا آحاد اس وقت مقبول ہوگی۔ جب وہ جرح و تعدیل کے میار و کسوٹی پر سے پاس ہو چکی ہو۔

خبرِ احاد

جس کے راوی تعداد میں متواتر سے بہت کم ہوں۔ اس کی تین اقسام ہیں

۱۔مشہور ۲۔عزیز ۳۔غریب

۱۔مشہور

وہ حدیث ہے۔ جس میں صحابی رضی اللہ عنہ کے بعد کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم نہ ہوں۔ اور حد تواتر کو نہ پہنچ سکیں۔ مشہور مستفیض کے مترادف ہے۔

۲۔عزیز

جس کے راوی کسی زمانہ میں بھی دو سے کم نہ ہوں۔

۳۔غریب

اس کا راوی منفرد (اکیلا) ہوتا ہے۔ اس کی مزید تفصیل "حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی مشترک اقسام" میں ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصہ

خبر احاد کی تینوں قسمیں مشہور، عزیز اور غریب کی صحت اور ضعف کو محدثین کرام (ماہرین علوم و فنون شرعیہ) نے دو اقسام مقبول اور غیر مقبول میں تقسیم کیا ہے۔

مقبول

وہ صحیح حدیث جس پر شرعاً عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

غیر مقبول

وہ ضعیف حدیث جس پر شرعاً عمل کرنا غیر واجب ہوتا ہے۔

احادیث آحاد کی بعض مثالیں

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا دلچسپ قصہ

۱۔ حدثنا عبداللہ بن محمد قال حدثنا عمرو قال
أخبرني سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان
نوفا البکالی یزعم ان موسیٰ لیس بموسیٰ بنی اسرائیل
انما هو موسیٰ اخر فقال کذب(۱) عدو اللہ حدثنا ابی
بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال موسیٰ
النبیُّ خَطِیبًا فِی بنی اسرائیل فَسُئِلَ ایّ النَّاس أَعْلَمُ
فَقَالَ انا أَعْلَمُ فعَتَبَ اللہُ عَلَیْهِ إِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ
فَاَوحیٰ اللہ الیہ انّ عبداً من عبادی بمجمع البحرین
هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ یَارَبِّ وَكَیْفَ بِهٖ ؟ فَقِیْلَ لَهٗ
اُحْمِلْ حُوتًا فِی مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهٗ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ
وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ یُوشَعِ ابنِ نُونٍ وَحَمَلَا حُوتًا فِی مِكْتَلٍ
حتّٰی کانا عِنْدَ الصَّخرةِ وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا وَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوتُ
مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتخذَ سَبِیْلَهٗ فِی البحرِ سَرَبًا وَكَانَ لموسیٰ
وَفتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بقیّة لَیْلَتِهِمَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مُوسیٰ
لِفتاهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا
وَلَمْ یَجِدْ مُوسیٰ مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حتّٰی جَاوَزَ الْمَكَانَ
الَّذِی اُمِرَ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی

---

(۱) اس قصہ حدیث کو پڑھنے کے بعد قرآن پاک کی سورۃ کہف آیات ۶۰ سے ۸۲ تک کا ترجمہ پڑھیں تو قرآن کریم اور حدیث کے باہمی تعلق و تفسیر کے ربط کا پتہ چلتا ہے۔

الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوْتَ قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ
فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا
رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ فَسَلَّمَ مُوسٰى
فَقَالَ الخضر وَاَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ۔ فَقَالَ اَنَا مُوسٰى فَقَالَ
مُوسٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ؟ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ
تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ
صَبْرًا يَا مُوسٰى إِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ من علم اللهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا
تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لَا أَعْلَمُهُ۔
قَالَ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا
فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ
فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ أَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ
الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ
عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ
الخضر يَا مُوسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا
كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ
مِنَ الْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ۔ فَقَالَ مُوسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا
بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ
بِمَا نَسِيْتُ فَكَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا۔ فَانْطَلَقَا
فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ
مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوسٰى أَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۔ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَوْكَدُ

فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اِسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَأَقَامَهُ - قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَأَقَامَهُ - فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى، لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا۔ (۱)

"حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی نے مجھے بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ موسیٰ نہیں جو بنی اسرائیل میں۔ بلکہ ان سے مراد کوئی اور ہیں۔ تب انہوں نے کہا کہ وہ غلط کہتے ہیں۔ کیونکہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں خطبہ کے لیئے کھڑے ہوئے اس دوران ان سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا (میں ہوں)۔

چنانچہ اتنی سی بات پر انہیں اللہ کی طرف سے تنبیہہ کی گئی کہ اس معاملہ کو اللہ کے سپرد کیوں نہ کیا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے وحی ہوئی۔ کہ میرا ایک بندہ جو مجمع البحرین (۲) کے قریب ہے وہ آپ سے زیادہ علم والا ہے۔

---

(۱) امام بخاری نے صحیح بخاری میں کتاب العلم باب ما یستحب للعالم اذا سئل ای الناس أعلم فیکل العلم الی اللہ۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں کتاب الفضائل، سنن الترمذی میں کتاب تفسیر القرآن اور مسند احمد بن حنبل میں پانچویں جلد کے چھ مختلف مقامات پر روایت کیا ہے۔

(۲) دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ (سنگم)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ اس شخص تک کیسے پہنچنا ہو؟

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ ٹوکری میں مچھلی لے کر چلو۔ جہاں مچھلی گم ہوجائے۔ وہی ان کے ملنے کا مقام ہے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اپنے خادم حضرت یوشع بن نون کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے اور ٹوکری میں مچھلی بھی اُٹھالی۔ جب ایک پتھر کے قریب پہنچے تو ستانے کے لیئے سو گئے تو مچھلی ٹوکری سے نکل بھاگی۔ اور سمندر میں سرنگ بنتی چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی نے اس بات پر تعجب کیا۔ اس کے بعد ایک دن اور رات مزید چلتے رہے۔

صبح کو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہم تو بہت تھک گئے ہیں۔ کھانے کے لیئے کچھ لاؤ۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ حضرت موسیٰ کو دیکھ کر تھکاوٹ کا احساس اس وقت ہوا جب وہ مذکورہ جگہ سے بہت آگے نکل چکے تب ان کے ساتھی نے کہا کہ جب ہم آرام کے لیئے پتھر کے قریب ستا رہے تھے تو مچھلی وہیں بھول گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم بھی تو اس جگہ کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ چنانچہ وہ اس راستہ پر چلنے لگے جب پتھر کے پاس آئے تو وہاں ایک شخص کو موجود پایا۔ جو چادر اوڑھے سو رہے تھے موسیٰ علیہ السلام نے السلام علیکم کہا تو حضرت خضر نے (کہا کہ اس علاقہ میں سلام کیا ہے تو انہوں نے کہا میں موسیٰ ہوں) پوچھا۔ کہ بنی اسرائیل والے؟ موسیٰ نے کہا۔ ہاں۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کے ساتھ رہنے کی ان سے اجازت طلب کی۔ تاکہ جو علم آپ کو دیا گیا ہے۔ وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ رہ نہ پائیں گے۔ اللہ نے مجھے وہ علم دیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں اور آپ کے پاس نہیں اور آپکے پاس وہ علم ہے جو میرے پاس نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ میں کسی معاملہ میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا

چنانچہ کشتی نہ ہونے کی صورت میں پیدل ہی سمندر کے کنارے چل پڑے ان کے قریب سے ایک کشتی گزری کشتی والوں سے بات کی کہ انہیں سوار کر لیں کشتی والوں نے حضرت خضر کو پہچان لیا۔ اور بلا اُجرت سوار کر لیا۔

ایک چڑیا کشتی کے کنارے آبیٹھی اور دریا میں ایک دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ چڑیا کی چونچ کو جو نسبت سمندر سے میرا اور آپ کا علم مل کر بھی اللہ کے علم سے اتنی نسبت نہیں کھتا اسی اثنا میں حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ پھینکا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے۔ کہ ان لوگوں نے ہمیں بلا اُجرت سوار کر کے ہم پر احسان کیا اور آپنے ان کو ڈبونے کے لیئے تختہ اکھاڑ دیا۔ تو حضرت خضر نے کہا میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا۔ کہ آپ میرے ساتھ گزارا نہ کر سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کر لی۔ مجھ سے بھول ہوگئی۔ مواخذہ نہ فرمائیں۔ یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول تھی، دوبارہ چل پڑے۔ راستہ میں ایک بچہ دوسرے ہم عمر بچوں سے کھیل رہا ہے۔ حضرت خضر نے اس بچے کو سر سے پکڑ کر اس کی گردن اس کے جسم سے الگ کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپنے ایک بے گناہ بچہ کو قتل کر دیا؟ حضرت خضر نے یاد دھانی کرائی کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ میرے ساتھ رہ نہیں سکتے (راوی ابن عیینہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی یہ دوسری غلطی تھی) چنانچہ پھر روانہ ہوگئے راستہ میں ایک آبادی سے گزر ہوا۔ آبادی والوں سے کھانے کو طلب کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت خضر نے اس بستی میں ایک گرتی ہوئی دیوار کو مرمت کر کے سیدھا کر دیا۔ تب موسیٰؑ کہنے لگے۔ آپ اس کام کی مزدوری بھی تو لے سکتے تھے! اس بات پر حضرت خضر نے کہا۔ کہ اب ہماری سے جُدائی ہے۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام بار بار حضرت خضر کے کاموں پر ان کو ٹوک رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ موسیٰ علیہ السلام پر

رحم فرماتے۔ بہتر تھا کہ موسیٰ علیہ السلام صبر فرماتے۔ تاکہ ان کا مکمل واقعہ ہمارے سامنے آجاتا۔"

کعبۃ اللہ کب قبلہ بنا؟

۲۔ عَنْ مَالِكٍ (۱) بن أنس عن عبد الله ابن دينار عن ابن عمر قَالَ بينما النَّاس فِي صَلاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءَ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

"امام مالک بن انس عبداللہ بن دینار سے، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ کہ صبح (فجر) کی نماز مسجد قبا میں ہو رہی تھی کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ رات قرآن شریف کی آیات میں اللہ نے

---

(۱) صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب تحویل القبلۃ من المقدس الی الکعبۃ۔

● امام مالک نے موطا امام مالک میں کتاب النھی عن استقبال القبلۃ باب ما جاء فی القبلۃ میں اسی سند اور انہی الفاظ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

● صحیح بخاری میں یہ حدیث اسی سند اور انہی الفاظ کے ساتھ کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی القبلۃ ومن لا یری الاعادۃ اور تفسیر القرآن باب قد نری تقلب وجھک اور کتاب ما جاء فی اجازۃ خبر الواحد میں روایت کی ہے۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں کتاب الصلاۃ باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، میں جو احادیث تحویل قبلہ کی روایت کی ہیں۔ اس میں سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ نیز ان احادیث میں کسی مسجد کے نام کا ذکر نہیں ملتا نیز صلوٰۃ العصر کا واقعہ ہے جبکہ اُوپر والی حدیث میں یہ واقعہ مسجد قبا سے مخصوص ہے۔ امام بخاری نے کتاب التفسیر القرآن باب قد نری تقلب وجھک فی السماء عما یعملون (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴) میں روایت کیا ہے

کعبۃ اللہ کو قبلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ نمازیوں نے اپنے منہ بیت المقدس سے کعبۃ اللہ کی طرف پھیر لیئے۔"

ملاحظہ:۔ یہ حکم ماہ رجب یا شعبان سنہ ۲ھ میں رسول اللہ صلی اللہ پر نازل ہوا۔ جبکہ آپ اور صحابہ کرام سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔

جو آیت تحویلِ قبلہ کے لیئے اُتری وہ یہ ہے۔

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡہِکَ فِی السَّمَآءِ ۔ الی ۔ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ۔

(سُورۃ البقرہ آیت ۱۴۴۔)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا منہ بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔ لو ہم اُسی قبلہ کی طرف آپ کا منہ پھیرے دیتے ہیں جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ مسجدِ حرام کی طرف رُخ پھیر دیں۔ آپ جہاں کہیں ہوں اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کریں۔ یہ اہل کتاب (یہودی) خوب جانتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا یہ حکم ان کے رب ہی کی طرف سے ہے۔ اور برحق ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اللہ اس سے غافل نہیں۔"

شراب حرام ہونے کا حکم اور اس کی تعمیل

۳۔ عن انس (۱) بن مالك رضی اللہ عنه قَالَ۔ كنت اسقى

---

(۱) بخاری کتاب الاشربه باب نزل تحریم الخمر وھی من البسر والتمر، کتاب المظالم باب صب الخمر فی الطریق وکتاب التفسیر القرآن باب تفسیر سُورۃ مائدۃ باب یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك۔ مسلم کتاب الاشربه باب تحریم الخمر۔

سنن ابی داؤد۔

سنن النسائی۔

سنن دارمی۔

أبا عبيدة وأبا طلحة وأبي بن كعب من فضيخ زهو وتمر فجاء هم آت فقال، إن الخمر قد حرمت فقال أبو طلحة قم يا انس فاهرقها فاهرقتها۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب بیٹھے شراب (کچی اور پکی کھجور کی شراب) پی رہے تھے۔ کہ ایک آنے والے نے ہمیں بتایا کہ بے شک شراب حرام ہو چکی ہے۔ لہٰذا ابو طلحہ نے مجھے کہا کہ اٹھو اور شراب بہا دو۔ چنانچہ میں نے شراب بہا دی۔

ایک دوسری حدیث میں شراب کے برتنوں کو توڑنے کا ذکر بھی آیا ہے۔ ملاحظہ:۔ حرمت خمر۔ شراب کے حکم حرام کے بعد مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب ایسے بہہ رہی تھی۔ جیسے بارش ہوئی ہے۔ قرآن شریف میں حرمت خمر کا حکم تین دفعہ آیا ہے۔

خبر آحاد کی متعدد احادیث کا ملخص

خبر آحاد کی متعدد احادیث امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری کتاب ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الأذان والصلاة والصوم والفرائض والاحکام میں روایت کی ہیں۔ بعض کا مفہوم یہ ہے۔

و ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعات کی بجائے بھول کر پانچ پڑھیں۔ ایک صحابی کے یاد کرانے پر سجدہ سہو کیا۔

و ایک دفعہ رسول اللہ نے چار رکعت فرض کی بجائے بھول کر دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا۔ ایک صحابی ذوالیدین (خرباق) کے یاد کرانے پر دو رکعات مزید پڑھ کر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرا۔

و نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُنیس رضی اللہ کو حکم دیا۔ کہ فلاں شخص کی بیوی نے زنا کیا ہے۔ اس کے ہاں جاؤ اگر وہ اعترافِ جُرم کرے تو

اسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ عورت کے اقرار پر اس کو رجم کیا گیا۔

و رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امراء کا تقرر ایک ایک کر کے کیا۔

و رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ بادشاہوں کی طرف بارہ صحابہ کو الگ الگ قاصد بنا کر بھیجا۔

و عرفہ میں روزہ رکھنے کی مخالفت۔

و حضرت زید بن حارثہ کو لشکر کا امیر بنانا۔

و خلیفوں اور قاضیوں کا تقرر۔

و خون بہا وارثوں کو ملیگا نہ کہ اس کی بیوی کو۔

و حضرت عمر شام جارہے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے حدیث سنائی کہ طاعون والے علاقہ میں جانا اللہ کے نبی نے ممنوع فرمایا ہے۔ تو حضرت عمرؓ رُک گئے۔

و مجوس کے ساتھ اہلِ کتاب کا سا سلوک کرنا۔

و ایک ہی قوم میں ایک نبی کا آنا۔

و حائضہ عورت کا طواف وداع کرنے سے پہلے وطن لوٹنے کا ذکر۔

و نماز عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کی ممانعت۔

و فائدہ بھی وہ اُٹھائے گا جو نقصان کا ذمّہ دار ہوگا۔

و حدیث کا ماننا ہر اس مُسلمان کا فرض ہے جو اسے سُنے۔

خلاصہ:۔

حدیث آحاد سے کتب حدیث بھری پڑی ہیں۔

اُصولِ حدیث

حدیث خواہ قدسی ہو، متواتر ہو یا آحاد، صرف اسی وقت مقبول ہو سکتی ہے۔ جب وہ جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھی اور جانچی جا چکی ہو۔

احادیث متواتر کی مثالیں

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے

۱۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ قَالَ سَمِعتُ رَسُول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقول: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ (۱) بِالنِّیَّاتِ۔ وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ اِلٰی امْرَأۃٍ یَنْکِحُھَا۔ فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَ اِلَیْہِ۔ (متفق علیہ)

ملاحظہ:۔ متواتر حدیث کی مثالیں تمام تر "نظم المتناثرہ من الحدیث المتواتر" مصنفہ جعفر الکتانی سے لی گئی ہیں۔

(۱) امام بخاری نے اس حدیث کو صحیح بخاری میں سات مقامات پر ذکر کیا ہے۔

۱۔ کتاب بدٔ الوحی۔ باب کیف کان بدٔ الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۔ کتاب الایمان۔ باب ماجاء ان الاعمال بالنیۃ۔

۳۔ کتاب العتق۔ باب الخطاء والنسیان فی العتاقۃ والطلاق۔

۴۔ کتاب مناقب الانصار۔ باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ۔

۵۔ کتاب النکاح۔ باب من ھاجر أو عمل خیرًا لتزویج امراۃ فلہ نوی۔

۶۔ کتاب الایمان والنذر۔ باب۔ النیۃ فی الایمان۔

۷۔ کتاب الحیل۔ باب فی ترک الحیل۔

نیز امام مسلم نے کتاب الامارۃ۔ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ کو صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔ سنن ابی داؤد نے کتاب الطلاق۔ سنن ترمذی نے کتاب فضائل الجہاد، سنن نسائی نے کتاب الطہارۃ، سنن ابن ماجہ نے کتاب الزھد، سنن دارمی نے کتاب الجہاد اور مسند احمد بن حنبل نے مختلف بارہ جگہوں میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ بے شک اعمال کی بُنیاد نیتوں پر ہے بیشک ہر کام کرنے والے کو اس کی نیت کا بدلہ ملے گا۔ اگر کوئی آدمی دُنیا کے خاطر ہجرت کرتا ہے۔ تو یہ اس کے لیئے مصیبت ہوگی۔ اور اگر کوئی ہجرت کسی عورت کے ساتھ نکاح کے لیئے کرتا ہے۔ تو وہ وہی پائے گا۔ جس کے لیئے اس نے ہجرت کی۔"

اُبو القاسم عبدالرحمٰن ابنِ مندہ نے اپنی کتاب "التذکرۃ" میں لکھا ہے کہ ان صحابہ نے یہ روایت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔
۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔
۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔
۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ۔
۵۔ حضرت اُبو ذر غفاری رضی اللہ عنہ۔
۶۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ۔
۷۔ حضرت اُبو ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔
۸۔ حضرت اُبو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔
۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔
۱۰۔ حضرت مُعاویہ رضی اللہ عنہ۔
۱۱۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔
۱۲۔ حضرت عقبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ۔
۱۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔
۱۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔
۱۵۔ عتبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ۔

۱۶۔ عقبہ بن الندر رضی اللہ عنہ۔

۱۷۔ ھلال بن سوید رضی اللہ عنہ۔

و حافظ ابُوالفضل العراقی فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو ۳۳ صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔

و ابن مدینی فرماتے ہیں۔ کہ یحیٰ بن سعید سے سات سو آدمیوں نے اسے روایت کیا ہے۔

و بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث متواتر معنوی ہے۔

—رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جھوٹی حدیث منسوب کرنیکی سزا جہنم ہے—

۲۔ عَنْ عَلی رَضِی اللّٰہ عنہ۔ یقول قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ (۱) فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَلِجِ النَّارَ۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھ پر جھوٹ نہ باندھو۔ کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ

---

(۱) اس حدیث کو امام بخاری نے درج ذیل ابواب میں مختلف راویوں اور مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب العلم۔ باب من اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ سلم عن علی رضی اللہ عنہ

۲۔ " " ایضاً ← عن انس رضی اللہ عنہ

۳۔ ایضاً " ← عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۴۔ کتاب الجنائز باب ما یکرہ من النیاحۃ علی المیت عن مغیرہ رضی اللہ عنہ۔

نیز امام مسلم نے صحیح مسلم کتاب البر والصلہ میں ابن ماجہ کتاب الحدود ترمذی کتاب البر والصدقہ دارمی کتاب الرقاق مؤطا امام مالک باب ما یکرہ من الکلام اور مسند احمد بن حنبل نے مختلف ۵، صفحات پر اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

باندھا (میرے نام سے جھوٹی حدیث بیان کرنے والا) تو وہ آگ جہنم میں داخل ہوگا۔"

اس حدیث کو روایت کرنے والوں کی تعداد مختلف فیہ ہے۔

صرف بخاری میں جو چار مختلف راویوں سے یہ حدیث مروی ہے جو کہ جلیشہ پر درج ہیں۔ اور جس کو امام مسلم نے حضرت ابوسعید الخدری سے اپنی صحیح میں نکالا ہے۔ ان کی تعداد ۲۳ صحابہ پر مشتمل ہے۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔

۴۔ حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ۔

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

۶۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ۔

۷۔ حضرت طلحہ ابن عبیداللہ۔

۸۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔

۹۔ حضرت ابی عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ امین الامت۔

۱۰۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ۔

۱۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔

۱۲۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔

۱۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔

۱۴۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

۱۵۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

۱۶۔ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ۔

۱۷۔ حضرت رافع بن خدیج۔

۱۸۔ حضرت طارق الأشجعی۔

۱۹۔ حضرت سائب بن یزید۔

۲۰۔ حضرت خالد بن عرفطہ۔

۲۱۔ حضرت امامہ۔

۲۲۔ حضرت ابی قرسافۃ۔

۲۳۔ حضرت ابی موسی الغافقی۔

۲۴۔ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ۔

۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

۲۶۔ حضرت انس۔

۲۷۔ حضرت ابی ہریرۃ۔

۲۸۔ حضرت مغیرہ۔

۲۹۔ حضرت سلمہ بن الاکوع۔

۳۰۔ حضرت عمر بن خطاب۔

۳۱۔ حضرت ابوبکر صدیق۔

۳۲۔ حضرت برا بن عازب

۳۳۔ حضرت عمار بن یاسر رضوان اللہ اجمعین۔

• ابوبکر صیر شرح رسالہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو ساٹھ صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔

• علامہ ابن جوزی اپنی کتاب "الموضوعات النسخۃ الاولیٰ" میں لکھتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو ساٹھ صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔

• ابو موسی المدینی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو سو صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔

• علامہ حافظ یوسف بن خلیل الدمشقی اور علامہ ابو علی البکری کہتے ہیں کہ اس

حدیث کو سو صحابہ نے روایت کیا ہے۔

و حافظ عراقی فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو دو سو صحابہ نے روایت کیا ہے۔

خلاصہ:۔

مذکورہ تعداد میں صحیح، حسن اور ضعیف سب اقسام کی احادیث شامل ہیں نیز اس حدیث کو ستر صحابہ نے ایک عبارت سے روایت کیا ہے۔ جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

عشرہ مبشرہ

وہ دس جلیل القدر اور خوش قسمت صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین جن کو ان کی زندگی ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونیکی خوشخبری دی تھی۔

۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت ابُو عبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

۶۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ۔

ملاحظہ:۔ بہت سے صحابہ کرام کو ان کی زندگی ہی میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔ مگر عشرہ مبشرہ کو بیک مجلس یہ

خوش خبری سُنائی گئی تھی۔

مُسلمان کون ہے؟

۲۔ عن ابن جُریج انّہٗ سمِعَ ابا الزُّبیر یقُوْلُ سمِعتُ جَابرًا یقُولُ سمِعتُ رَسُول اللّٰہ صَلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلّم یَقُوْلُ المُسْلِمُ(۱) مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

" ابن جریج سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے ابو زبیر سے سُنا وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سُنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اُنہوں نے فرمایا مُسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مُسلمان محفوظ رہیں۔"

اس حدیث کو ان صحابہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہٗ
۲۔ حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہٗ
۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ
۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ
۵۔ حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہٗ
۶۔ حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہٗ
۷۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہٗ
۸۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہٗ

---

(۱) امام مُسلم نے صحیح مُسلم میں کتاب الایمان باب افضل الاسلام میں روایت کیا ہے نیز سنن ترمذی میں کتاب صفۃ القیامۃ اور کتاب الایمان۔ سنن دارمی میں کتاب الدّیات اور مسند احمد بن حنبل نے نو مختلف مقامات میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۹۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۔ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۲۔ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

۱۳۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۴۔ حضرت عمیر بن قتادہ ۔ رضوان اللہ اجمعین

حیاء ایمان سے ہے۔

۴۔ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰه عَنهُمَا، مَرَّ النَّبِیّ صَلّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی رجل وَهو یعاتِبُ فِی الْحیَاء: یقُول انكَ لتستحی حتی کانه یقُول قد اضرَّبكَ فقَالَ رَسُوْل اللّٰه صَلّی اللّٰه عَلَیْه وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَان۔ (۱)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ

---

(۱) امام بخاری نے صحیح بخاری میں کتابُ الادب۔ بابُ الحیاء اور کتابُ الایمان بابُ الحیاء من الایمان اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں کتابُ الطہارۃ میں۔

نیز سنن ابوداؤد میں کتابُ السنّۃ، کتابُ الادب اور کتابُ المھدی۔

سنن ترمذی میں کتابُ البِرّ والصِّلہ، کتابُ الایمان اور کتاب صفۃ القیامۃ۔

سنن ابن ماجہ میں مقدمہ کتاب میں اور کتابُ الزھد۔

سنن نسائی میں کتاب الایمان وشرائعہ۔

سنن دارمی نے مقدمہ کتاب میں اور امام موطا نے موطا میں کتاب لبس الثیاب للجمال بھا میں روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے قریب سے گزرے اسے حیاء کے بارے میں تنبیہ کی جا رہی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ حیاء کی وجہ سے تو نے بہت نقصان اُٹھائے ہیں۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسے اپنے حال پر رہنے دو۔ یقیناً حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔"

اس حدیث کو ان صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔

۱۔ حضرت ابی ہُریرۃ رضی اللہ عنہٗ
۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ
۳۔ حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہٗ
۴۔ حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہٗ
۵۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہٗ
۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ
۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ
۸۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہٗ
۹۔ حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہٗ
۱۰۔ حضرت قرۃ بن ایاس۔ رضوان اللہ اجمعین

اذان کے کلمات دو دفعہ اور اقامت کے کلمات ایک دفعہ کہنے کا حکم

۵۔ عن انس بن مالك (۱) قَالَ، لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَعْلَمُوْا وقتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا

---

(۱) امام بخاری نے اسے صحیح بخاری میں کتاب الاذان باب الاذان مثنیٰ مثنیٰ۔
امام مسلم نے اسے صحیح مسلم میں کتاب الصّلاۃ باب الأمر بشفع الأذان وایتار الإقامۃ۔
سنن ابی داؤد میں کتاب الصّلاۃ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵ پر)

أن نيوروا نارًا أو يضربوا ناقوسًا فأمر بلال ان ان يشفع الأذان ويوتر الاقامة۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب لوگ زیادہ ہو گئے۔ تو پروگرام بنایا گیا کہ یا تو نماز کے وقت کے لیئے آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے۔ تو حضرت بلال کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے کلمات دو دفعہ کہنے اور تکبیر (اقامت) کے کلمات ایک دفعہ کہنے کا حکم دیا۔"

● اس حدیث کو ان صحابہ کرام نے روایت کیا ہے:۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ،

۳۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ،

۴۔ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت ابی محذورۃ رضی اللہ عنہ

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔

۸۔ حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ

۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵ کا) سنن ترمذی میں کتاب مواقیت الصلاۃ۔

سنن نسائی میں کتابُ الاذان۔

سنن ابن ماجہ میں کتابُ الصلاۃ۔

سنن دارمی میں کتابُ الصلاۃ اور مسند احمد بن حنبل میں چار مقامات پر یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۰۔ حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

نماز میں رفع الیدین کرنے کی سنتِ متواترہ

۶۔ عن عبد اللہ(۱) بن عمر رضی اللہ عنہما قال: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِی الصَّلَاۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَا حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ حین یکبر للرکوع وَیَفْعَلُ ذٰلِکَ اذا رفع رأسہ من الرکوع وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ وَلَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ۔

"حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب انہوں نے نماز کے لیئے قیام کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھایا پھر جب رکوع کے لیئے اللہ اکبر کہا تو دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھایا۔ اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو پھر دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (جس شخص نے اللہ کی تعریف کی اللہ نے اس کی دُعا قبول کرلی) کہا مگر سجدوں میں ہاتھ نہیں اُٹھائے۔"

رفع الیدین کا معنی ہے ہاتھ اُٹھانا۔

۱۔ نماز کی نیت باندھتے وقت رفع الیدین کرنا۔

۲۔ رکوع جاتے وقت رفع الیدین کرنا۔

۳۔ رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا۔

۴۔ پہلے تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لیئے کھڑے ہوتے وقت رفع

---

(۱) بخاری کتابُ الاذان باب رفع الیدین اذا کبر و اذا رکع و اذا رفع مسلم کتابُ الصلاۃ باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین۔

الیدین کرنا۔

ملاحظہ :۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رفع الیدین کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھاتے تھے۔

اس حدیث کو حافظ عراقی کے بقول پچاس صحابہ نے روایت کیا ہے مگر "کتاب نظم المتناثر من الحدیث" کے مصنف علامہ جعفر الکتانی نے جن صحابہ کے اسماء گرامی پیش کیئے ہیں۔ ان کی تعداد تیس ہے۔ جو یہ ہیں :۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۔ حضرت مالک بن حویرث۔

۳۔ حضرت وائل بن حجر۔

۴۔ حضرت علیؓ۔

۵۔ حضرت سہل بن سعد۔

۶۔ حضرت ابن زبیرؓ۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔

۸۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ

۹۔ حضرت ابی اسیدؓ۔

۱۰۔ حضرت ابی حمیدؓ۔

۱۱۔ حضرت ابی قتادہؓ۔

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔

۱۳۔ حضرت انس بن مالک خادم رسول۔

۱۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ۔

۱۵۔ حضرت عمیر اللیثیؓ۔

۱۶۔ حضرت حکم بن عمیرؓ۔

۱۷۔ حضرت الاعرابیؓ۔

۱۸۔ حضرت ابی بکر صدیق ؓ

۱۹۔ حضرت براء بن عازب۔

۲۰۔ حضرت عمر بن خطاب۔

۲۱۔ حضرت ابی موسیٰ الاشعری۔

۲۲۔ حضرت عقبہ بن عامر۔

۲۳۔ حضرت معاذ بن جبل رضوان اللہ عنہم اجمعین۔

احادیث متواتر کا خلاصہ

ان چند احادیث کے باحوالہ ذکر کے بعد کچھ مزید اور بعض عام احادیث متواترہ کا ملخص و مفہوم پیش خدمت ہے۔

- علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- اللہ تعالیٰ سبحانہ آسمانوں کے اوپر عرش معلیٰ پر ہیں۔
- یہودی اکہتر فرقوں میں بٹ گئے۔ نصاریٰ (عیسائی) بہتر فرقوں میں اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔
- اسلام مدینہ منورہ سے شروع ہُوا تھا اور مدینہ منورہ ہی کی طرف لوٹے گا۔
- حلال جانور کی کھال دباغ (کھال کو نمک یا ادویات سے صاف کرنا) سے پاک ہوجاتی ہے۔
- کان سر کے حصّہ میں داخل ہیں۔
- ڈھاڑی کا خلال کرنا۔
- وضو میں ہر عضو کو تین دفعہ دھونا۔
- بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔
- جنبی کے لیئے سونے سے پہلے وضو کا حکم۔
- نماز کی رکعتوں سے متعلق حدیث۔

و مسلمانوں کا قبلہ کعبہ ہے۔
و جس نے اللہ کے لیئے مسجد بنائی۔ اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا
و جو کچی پیاز اور لہسن کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔
و مسجد نبوی میں نماز کا ثواب ایک ہزار نماز سے زیادہ ہے۔
و مردوں کی صفیں نماز میں پہلی اور عورتوں کی آخری بہتر ہیں۔
و نماز میں صفوں کی درستی کا حکم۔
و اگر میری اُمت کے لیئے مشکل نہ ہوتا۔ تو ہر نماز کے لیئے مسواک کا حکم دیتا۔
و نماز میں ایک ہاتھ کا دوسرے پر باندھنا۔
و نماز اس وقت تک نہیں ہوتی۔ جب تک سُورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے
و التحیات کی حدیث۔
و التحیات میں تشہد کے وقت اُنگلی کا اشارہ کرنا۔
و اللہ تعالیٰ کے نبی پر دُرود شریف کا طریقہ۔
و صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد نماز پڑھنے کی مخالفت۔
و قبروں پر مسجدیں بنانے کی مخالفت۔
و سُورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں۔ ان کی گرہن سے نہ کسی کی زندگی اور نہ کسی کی موت وابستہ ہے۔
و سجدۂ شکر کی حدیث۔
و جو مُسلمان جان بُوجھ کر تین جمعے نہیں پڑھتا۔ اس کے دل پر سیاہ نقطہ ڈال دیا جاتا ہے۔
و بخار جہنم کے سانس کا کرشمہ ہے۔
و جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنی زندگی میں اللہ کے ساتھ شریک نہیں کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

و اللہ تعالیٰ کے نبی نے یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت ڈالی ہے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو پوجا گاہ بنا لیا۔

و قبروں میں سوال کے وقت رُوح کا لوٹنا۔

و عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

و قبروں میں نبی زندہ ہیں۔

و سحری کھانے میں دیری اور افطار میں جلدی کرنا۔

و سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

و جس نے رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے ساری زندگی روزے رکھے۔

و رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

و میری اُمت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہوگا۔

و میرا نام تو رکھ سکتے ہو۔ مگر میری کنیت کی اجازت نہیں۔

و جنگ دھوکہ ہے۔

و جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے کا حکم۔

و جو مُسلمان اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا۔ وہ شہید ہے۔

و اپنی چچی سے نکاح حرام ہے۔

و عورتوں کی دُبر میں جماع کرنا حرام ہے۔

و ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

و جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

و جس نے کسی کی زمین کی ایک بالشت پر قبضہ کیا۔ قیامت کے روز اس کے گلے میں ستر گنا طوق ڈالا جائے گا۔

و ذمی یعنی مسلم حکومت میں غیر مسلم پر ظلم حرام ہے۔

- سورہ قل ھو اللہ ایک بار پڑھنے کا قرآن کے تیسرے حصہ کا ثواب ہے۔
- دُعا میں ہاتھ اُٹھانا، دُعا مانگنا کی حدیث۔
- جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔
- ابن آدم کی حرص کو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔
- مشورہ دینے والا امین ہونا چاہیئے۔
- حسن اور حسین جنت کے سردار ہیں۔
- میرا زمانہ بہتر ہے پھر اس کے بعد پھر اسکے آنے والا بعد (تین زمانوں کا ذکر)
- میرے گھر اور منبر کا درمیانی فاصلہ جنت کی کیاریوں سے ہے۔
- جبل اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے اور میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔
- میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹنا۔
- اُونٹ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرنا۔
- سات آسمان ہیں۔ اور سات ہی زمینیں۔
- جنوں کا وجود۔
- قصہ ہاروت و ماروت۔
- ایک مسلمان دوسرے سے تین دن سے زیادہ ناراضگی نہ رکھے۔
- حضرت مہدی کی آمد۔
- دجال کی آمد۔
- نزول سیدنا عیسٰی علیہ السلام۔ اور متعدد احادیث۔



متواتر احادیث تمام تر "نظم المتناثر من الحدیث المتواتر" مصنف جعفر الکتانی سے لی گئی ہیں۔

حدیث کی اقسام

بنیادی طور پر حدیث کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ مقبول:۔

صحیح حدیث (واجبُ العمل) جس پر شرعاً عمل واجب ہے۔

۲۔ غیر مقبول:۔

ضعیف حدیث (غیر واجبُ العمل) جس پر شرعاً عمل غیر واجب ہے۔

و مقبول کی دو قسمیں:

۱۔ محکم حدیث

وہ صحیح حدیث جس کے مقابل اس جیسی متعارض حدیث نہ ہو۔

۲۔ مختلف حدیث

وہ صحیح حدیث جس کے مقابل صحیح مگر متعارض حدیث یعنی معانی ومفہوم کے لحاظ سے مخالف یا متضاد یا برعکس حدیث ہو۔

و غیر مقبول:۔

۱۔ جس کی سند میں سے راوی ساقط ہوجائے۔

۲۔ یا راوی مجروح ہوجائے۔

غیر مقبول حدیث کو رد اس لیئے کیا جاتا ہے۔ کہ اسمیں مذکورہ بالا اسباب ہوتے ہیں۔

حدیث کی فنی اقسام

شرعی علوم وفنون کے ماہرین (محدثین) نے فنی طور پر مقبول اور غیر مقبول کو مزید تین اصطلاحات میں تقسیم کیا ہے۔ جو علوم حدیث میں رائج ہیں۔

۱۔ صحیح　　　　۲۔ حسن　　　　۳۔ ضعیف

جس حدیث میں درج ذیل پانچ شروط پائی جائیں۔

ا۔ سند متصل ہو (راوئ حدیث کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتی ہو درمیان سے کوئی راوی رہ نہ جائے)

۲۔ راوی عادل ہو (راوئ حدیث مسلمان، بالغ، عاقل، فرائض اور اوامر پر عامل ہو۔ منکرات و فواحش سے کنارہ کش ہو۔ نیز معاملات میں غیر شرعی اُمور سے مجتنب ہو۔ فاسق نہ ہو بلکہ قابلِ اعتماد ہو۔

۳۔ راوی کا حافظہ صحیح ہو (راوئ حدیث کا حافظہ فطری طور پر درست ہو چاہے وہ حفظ سے حدیث بیان کرے یا کتاب سے)

۴۔ حدیث شاذ نہ ہو (حدیث قوی، حدیث قوی تر کے مخالف نہ ہو)

۵۔ حدیث میں علّت نہ ہو (حدیث میں کوئی ظاہر یا خفیہ عیب نہ پایا جاتا ہو خواہ یہ سند حدیث میں ہو یا الفاظ حدیث میں)

ملاحظہ:۔ حدیث صحیح کو مُسنَد اور مُتصِل بھی کہا جاتا ہے۔ نیز اس پر متواتر اور آحاد کی اصطلاحات بھی رائج ہیں۔

حدیث صحیح کی اقسام

و حدیث صحیح کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

ا۔ صحیح لِذَاتِہٖ:

جس میں صحیح کی پانچ شروط مذکورہ مکمل اَور اعلیٰ صفات کے ساتھ موجود ہوں

صحیح لغیرہٖ:۔ جس میں صحیح کی پانچ شروط مکمل اور اعلیٰ صفات کے ساتھ موجود نہ ہوں۔ مگر حدیث حَسَن جب متعدد طُرق سے ثابت ہو جائے تو اسے صحیح لغیرہٖ کہتے ہیں۔

حکم:۔

صحیح کی دونوں اقسام پر عمل کرنا اُمتِ مسلمہ کے نزدیک واجب ہے

حسَنؔ کی تعریف

جس حدیث میں درج ذیل چار شروط پائی جائیں۔

۱۔ سند متصل ہو۔

۲۔ راوی عادل ہو۔

۳۔ حدیث شاذ نہ ہو۔

۴۔ حدیث میں علت نہ ہو۔

● صرف راوی کے حافظہ کی کمزوری کی بنا پر حدیث صحیح سے حسن کے درجہ کی طرف نازل ہو جاتی ہے۔ یعنی صحیح سے ایک درجہ گر جاتی ہے۔

● اگر صحیح کی تیسری شرط "راوی کا حافظہ صحیح ہو" مفقود ہو تو یہ حسَنؔ ہو گی۔

حدیث حسَنؔ کی اقسام

۱۔ حسَنؔ لذاتہٖ:۔

جس میں حسَنؔ کی چار شروط مذکورہ مکمل اور اعلیٰ صفات کے ساتھ موجود ہوں

۲۔ حسَنؔ لغیرہٖ:۔

جس میں حسَنؔ کی چار شروط مکمل اور اعلیٰ صفات کے ساتھ موجود نہ ہوں بلکہ حدیث ضعیف کے راوی جب ایک دوسرے کی تائید و تصدیق کر دیں۔ یا ضعیف حدیث متعدد طُرق سے ثابت ہو جائے۔ تو ایسی حدیث کو حسَنؔ لغیرہ کہتے ہیں۔

حکم:۔ حسَنؔ کی دونوں اقسام پر صحیح کیطرح عمل کیا جائے گا۔ اگرچہ درجہ میں صحیح سے کم تر ہوتی ہے۔ مگر صحیح حدیث موجود نہ ہونیکی صورت میں اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

ضعیف کی تعریف

ضعیف وہ ہے جس میں حسَنؔ کی شروط پوری نہ ہوں۔ بلکہ حسَنؔ کی شروط سے کم ازکم ایک یا مزید کم ہوں۔ نیز اگر ضعیف حدیث کے راوی کا تقویٰ بھی

مشکوک ہو جائے تو ایسی حدیث کو موضوع کہتے ہیں۔

ضعیف کی اقسام

۱۔ حَسَنٌ لغیرہ حدیث ضعیف کی وہ قسم ہے۔ جس کے راوی مراتب جرح میں مستور، ضعیف (۱) اور مجہول درجہ کے ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی تائید و تصدیق سے مقبول کے درجہ تک پہنچ جائیں۔ یا ضعیف حدیث متعدد طُرق سے ثابت ہو جائے۔ تو اس کو حسن لغیرہ کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہی کی قسم ہے۔ مگر اس پر فضیلتِ عمل کی خاطر صرف تین شروط کے ساتھ عمل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ ضعف شدید نہ ہو۔

۲۔ ایسی حدیث ہو۔ جس پر عمل کیا جا سکتا ہو یعنی کتاب اللہ کے اصولوں یا سنتِ صحیح کے خلاف نہ ہو۔

۳۔ اس اعتقاد کے ساتھ عمل نہ کیا جائے کہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بلکہ احتیاط کے طور پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ ضعیف متروک' وہ ہے جو ضعیف کی ادنیٰ قسم ہوتی ہے۔ جس کے راوی جرح میں متروک یا کذاب (۲) اور وضاع کے ہوں۔ نیز اس درجہ کے راویوں کا کام ہی موضوع حدیثیں بنانا ہوتا ہے۔ لہذا ایسی موضوع حدیث پر عمل کرنا گناہ ہوتا ہے

ضعیف کی قسم حَسَنٌ لغیرہ پر فضیلت عمل کی خاطر عمل صرف اس وقت کیا جا سکتا ہے۔ جب حدیث صحیح یا حَسَنٌ اس باب میں موجود نہ ہوں۔

موضوع کی تعریف

موضوع وہ جعلی اور جھوٹی حدیث ہے۔ جسے جھوٹا راوی اپنی طرف سے بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ اس کو حدیث کی اقسام میں

---

(۱) اس کتاب کی جلد دوم میں جرح کے نقشہ میں نمبر ۳،۲،۱ دیکھیں۔

(۲) اس کتاب کی جلد دوم میں جرح کے نقشہ میں نمبر ۴،۵،۶ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

اس لیے شامل نہیں کیا جاتا کہ حقیقت میں یہ حدیث نہیں ہوتی۔ البتہ اس کا راوی اسے حدیث کا درجہ دے کر احادیث میں شامل کر دیتا ہے۔ مگر جب معیارِ حدیث کے پیمانہ (جرح و تعدیل) پر جانچا جاتا ہے۔ تو پھر اسے حدیث نہیں کہا جاتا۔ بلکہ موضوع یا باطل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اصول عمل حدیث

• سب سے پہلے حدیث 'صحیح' پر اعتقادات، احکامات، عبادات اور جملہ شرعی اُمور میں عمل کیا جاتا ہے۔

• اگر حدیث 'صحیح' موجود نہ ہو۔ تو پھر حدیث 'حَسَن' پر اعتقادات، احکامات، عبادات، اور جملہ شرعی اُمور میں عمل کیا جائے گا۔

• اگر حدیث "حَسَن" موجود نہ ہو تو پھر حدیث "حَسَن لغیرہ" پر فضیلت عمل کی خاطر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اعتقادات، احکامات، عبادات اور جملہ شرعی اُمور میں عمل نہیں کیا جا سکتا۔ مگر حدیث صحیح یا حدیث حَسَن کی موجودگی میں حَسَن لغیرہ پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ (مؤلف)

حدیث صحیح، حَسَن اور ضعیف کی مشترک اقسام

یہ وہ احادیث کی انواع[1] (اقسام) ہیں۔ جو صحیح، حَسَن اور ضعیف کے ساتھ قطعی وابستہ نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے اوصاف کی بنا پر جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھ کے بعد ان تینوں اقسام میں سے کسی ایک میں شامل کی جا سکتی ہیں۔ ان کی تعداد بیس ہے۔

۱۔ مَرْفُوْع ۲۔ مَوْقُوْف ۳۔ مَقْطُوْع ۴۔ مُسْنَد ۵۔ مُتَّصِل۔
۶۔ مُؤتَن ۷۔ مُعَنْعَن ۸۔ مُعلّق ۹۔ فرد ۱۰۔ غَرِیْب۔
۱۱۔ عَزِیْز ۱۲۔ مَشْہُوْر ۱۳۔ مُسْتَفِیْض ۱۴۔ عَالِیْ ۱۵۔ نَازِلْ۔

---

(۱) علوم الحدیث ومصطلحہ باب القسم المشترک بین الصحیح والحسن والضعیف۔

۱۶۔ تابع ۱۷۔ شاہد ۱۸۔ مُدرَج ۱۹۔ مُسلسل ۲۰۔ مُصحّف۔

۱۔ مَرفوع :۔

وہ حدیث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔

۲۔ مَوقُوف :۔

حدیث کی وہ قسم ہے۔ جو کسی صحابی کی طرف منسوب ہو۔

۳۔ مقطُوع :۔

جو تابعی کی طرف منسوب ہو۔

۴۔ مُسنَد :۔

راویٔ حدیث کی سند رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتی ہو درمیان سے کوئی راوی رہ نہ جائے۔

۵۔ متصِل :۔

مُتصِل یا موصُول وہ حدیث ہے۔ جس کی سند تو مُتصِل ہو خواہ وہ مرفوع ہو یا موقُوف یا مقطُوع حدیث ان تینوں احادیث کی قسم پر یہ اصطلاح بولی جاتی ہے۔

۶۔ مُؤنّن :۔

یہ حدیث کی وہ قسم ہے جس میں راویٔ حدیث نام لیے بغیر روایت کرتا ہے۔ جیساکہ " حَدَّثَنَا فُلَانٌ اَنَّ فُلَانًا۔

۷۔ مُعَنعَن :۔

یہ بھی مُؤنّن ہی کی طرح ہے۔ اس میں راوی لفظ " فُلَانٌ عَن فُلَانٍ " یعنی فلاں سے فلاں نے روایت کی۔ نام کے بغیر یعنی لفظ عَنْ عَنْ سے روایت کیا جاتا ہے۔

۸۔ مُعلق :۔

جس کی سند کی ابتداء سے راوی چھوڑ دیا گیا ہو۔ یا پُوری سند ہی

غائب ہو۔

۹۔ فَرد:۔

جس کا راوی منفرد (اکیلا) ہو۔ اگرچہ اس کے طُرق متعدد ہوں۔

۱۰۔ غَرِیب:۔

اس کو فرد نسبی بھی کہتے ہیں۔ اس کا راوی منفرد ہو۔ خواہ سَنَد کے کسی حصّہ میں یہ تفرد پایا جائے۔

پھر اس کی تین مزید اقسام ہیں۔

پہلی قِسم: تفرد شخص عن شخص۔ ایک شخص کسی دوسرے سے روایت کرے۔

دُوسری قِسم: تفرد اُھل بلد عن شخص۔ ایک شہر کے لوگ کسی دوسرے ایک سے روایت کرنے میں منفرد ہوں۔

تیسری قِسم: تفرد شخص من اُھل بلد عن اُھل بلد آخر۔ ایک شہر میں سے صرف ایک راوی کسی دوسرے شہر والوں سے روایت کرے۔ اور وہ لوگ کسی دوسرے مخصوص شہر کے لوگوں سے روایت کریں۔

۱۱۔ عَزِیْز:۔

جس کے راوی ہر دَور میں دو سے کم نہ ہوں۔ یا تین ہوں۔

۱۲۔ مشہُور:۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد جس کے راوی کسی زمانہ میں عدد کے لحاظ سے تین سے کم نہ ہوں یا ایک جماعت روایت کرتی ہو۔

۱۳۔ مُستَفِیض:۔

جس میں راویوں کی ایک جماعت شروع سے آخر تک تعداد میں برابر ہو۔

مُستَفِیض حدیث مشہور کی مترادف ہے۔

۱۴۔ عَالِی:۔

وہ ہے جس کے راوی تعداد کے لحاظ سے تو کم ہوں۔ مگر نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہوں۔ چاہے اس حدیث کی کسی دوسری سند میں راویوں کی تعداد اس سند سے کہیں زیادہ ہو۔

۱۵۔ نَازِلْ :۔

جس کے راوی سندِ عالی کے برعکس تعداد میں زیادہ ہوں۔ سندِ عالی اور سَنَد نازل پر ماہرینِ علوم شرعی نے طویل ترین بحثیں کیں ہیں۔ مگر میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ خواہ سَنَد عالی ہو یا نازل۔ اگر جرح وتعدیل کی کسوٹی پر پوری اُتریں تو مقبول ہوتی ہیں۔ ورنہ نہیں۔

۱۶۔ تَابِع :۔

اسے مُتابِع بھی کہتے ہیں۔ حدیث کی وہ قسم ہے۔ جس کے راوی کی کوئی دوسرا مقبول (۱) راوی تائید کرے۔ یعنی تائید کرنے والا راوی تائید کردہ (متبوع) راوی کے سے الفاظ روایت کرے۔

تابع یا مُتَابع کی دو اقسام ہیں۔

اوّل قسم، متابع تام

جس میں ایک راوی دوسرے راوی کی تائید کرتا ہو۔ (۲)

دوم قسم، متابع ناقص یا متابع قاصر

متابع ناقص اسے کہتے ہیں۔ جسمیں راوی حدیث کی تائید کرتا ہو۔

۱۷۔ شَاهِدْ :۔

ایک راوی دوسرے راویٔ حدیث کی تائید کرتا ہو۔ مگر دونوں راوی ایک صحابی سے روایت نہ کرتے ہوں۔ بلکہ مختلف دو صحابیوں سے روایت

---

(۱) ثقہ راوی۔ جس کی حدیث محدثین قبول کرتے ہوں۔

(۲) متابع تام، متابع ناقص، شاھد تام اور شاھد معنوی کی مثالیں (احادیث کی مثالیں) کے عنوان میں دیکھیں۔

کرتے ہوں۔ صرف مفہوم حدیث میں ایک دوسرے کی تائید ہوتی ہے۔ اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

اوّل قسم، شاھد تام یا شاھد لفظی

جو حدیث کے متن (مضمون یا کلام) کی الفاظ میں تائید کرے۔

دوم قسم، شاھد معنوی

جو حدیث کے متن (مضمون یا کلام) کے مفہوم کی تائید کرے۔

۱۸۔ مُدْرَج:۔

ادراج ایک چیز کو دوسری میں شامل کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی حدیث کی وہ قسم ہے۔ جس میں سَنَد یا متن میں اصل سے زیادہ کسی چیز کا اضافہ کیا گیا ہو۔

۱۹۔ مُسَلسَل:۔

وہ حدیث جس کی سَنَد مُتصل ہو۔ اور تدلیس سے پاک ہو۔ نیز جس کے راوی کسی صفت یا کسی کیفیت کے بیان کرنے میں یک زبان ہوں۔ یعنی کسی بھی فعل میں یکسانیت و ہم آہنگی پائی جائے۔

۲۰۔ مُصَحَّف:۔

وہ حدیث ہوتی ہے۔ جو کُتبِ حَدیث سے ماخوذ ہوتی ہے۔ یعنی زبانی سماع سے روایت نہیں کی جاتی بلکہ حَدیثِ کتب کے نسخوں سے لکھ کر آگے منتقل کی جاتی ہے۔

بعض نقاد حدیث مُصَحَّف اور محرّف میں فرق نہیں کرتے۔ مگر شیخُ الاسلام امام ابن حجر العسقلانی نے جو ان دونوں میں فنی فرق ظاہر کیا ہے۔ وہ امر مُسلّمہ ہے۔ مثلاً

کسی حرف یا حروف کو نقطوں سے تبدیل کر دیا جائے۔ تو اسے مُصَحَّف کہیں گے۔ مثلاً شَیًّا (کچھ) کو شَیئًا (چیز) سے بدل دیا جائے اور اگر حرف کی شکل ہی بدل دی جائے۔ مثلاً اَلنُّغَیْرَہ (چڑیا) سے اَلْبُعَیرَ (اُونٹ) تو اس کو مُحَرَّف کہیں گے۔

حدیث ضعیف کی اقسام

یوں تو ضعیف کی اقسام بہت زیادہ ہیں۔ مگر مشہور و معروف دس اقسام یہ ہیں۔

۱۔ مُرسَلْ ۲۔ مُنقَطِعْ ۳۔ مُعضَلْ ۴۔ مُدَلّس ۵۔ مُعلّل۔
۶۔ مُضطَرِبْ ۷۔ مَقلُوب ۸۔ شَاذ ۹۔ مُنکَر ۱۰۔ متروک۔

۱۔ مُرسَلْ :۔

وہ حدیث جس میں صحابی کا نام نہ ہو۔ بلکہ تابعی اس طرح روایت کرے۔ (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فرمایا۔ یا ایسے کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایسے کیا گیا۔ مثلاً

امام ابُو حنیفہ رحمۃ اللہ تابعی ہیں۔ ان کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور وفات ستر سال کی عمر میں ۱۵۰ھ میں ہوئی۔

اب اگر وہ براہِ راست صحابی کے واسطے کے بغیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کریں۔ تو ایسی حدیث مُرسل ہوگی۔ کیونکہ صحابی کا نام ساقط ہوگیا۔

۲۔ مُنقَطِعْ :۔

وہ حدیث جس کے سلسلۂ سند میں کوئی راوی رہ جائے۔ یا اس میں مبہم (غیر معروف) راوی کا ذکر ہو۔

۳۔ مُعضَلْ :۔

وہ حدیث ہے۔ جس میں دو یا اس سے زیادہ راوی سند میں مُسلسل رَہ رہ گئے ہوں۔

۴۔ مُدَلّس :۔

وہ حدیث جس میں بنیادی راوی حدیث کی اپنے ہمعصر (ایک زمانہ) راوی سے ملاقات تو ثابت ہو۔ مگر مذکورہ حدیث کا سماع (سننا) ثابت نہ ہو مگر بنیادی راوی کی طرف حدیث منسوب کردے کہ میں نے اس سے سُنی ہے۔

حالانکہ حقیقت اس کے بَرعکس ہوتی ہے۔

مُحدّثین کرام نے اس کی متعدد اقسام بیان کی ہیں۔ مگر دو مشہور اقسام جو زیادہ تر رائج ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مُدلّسُ الاسناد:۔ جس میں راویٔ حدیث ایسے فرد سے روایت کرے جو اس کا ہم زمانہ ہو ملاقات بھی ثابت ہو۔ مگر اس سے حدیث نہ سُنی ہو۔ یا ہم زمانہ تو ہو۔ مگر نہ مُلاقات ثابت ہو اور نہ ہی حدیث کا سُننا۔

۲۔ تَدلِیسُ الشُّیُوخ:۔ جس میں راوی اپنے اُستاد کا نام لیئے بغیر القاب اور کنیت بیان کرے۔ تاکہ اُستاد کا نام ظاہر نہ ہو۔ مثلاً وہ کہے کہ (یہ حدیث مَیں نے فلاں (۱) علاّمہ اجل، امام ضابط یا حافظ ثقہ سے سُنی۔)

۵۔ مُعَلَّل:۔

مُعَلَّل کا دُوسرا نام معلول بھی ہے۔ وہ حَدیث جس میں خفیہ کمزوری واقع ہو۔ مگر ظاہراً معلوم نہ دے۔

۶۔ مُضْطَرِبْ:۔

وہ حدیث جس میں ایک راوی یا زیادہ راویوں کا اختلاف ظاہر ہوتا ہو یعنی تعارض پایا جاتا ہو۔

۷۔ مَقلُوب:۔

وہ حَدیث ہے۔ جس میں متن حدیث (مضمون یا کلام) کے لفظ بَدل گئے ہوں۔ یا کسی راوی کا نام، نسب، کنیت وغیرہ بَدل گئی ہو۔ یا تقدیم و تاخیر ہو گئی ہو۔ یا الفاظ کا ہیر پھیر ہو گیا ہو۔ مقلُوب میں اگر غلطی بُھول سے ہو گئی ہو۔ تو حدیث ضعیف قرار پائے گی۔ اور اگر غلطی جان بُوجھ کر کی گئی ہو تو ایسی حدیث کو موضوع یا جھُوٹی حدیث گردانا جاتا ہے۔

---

(۱) نام کا کہیں قصداً ذکر نہیں۔

۸۔ شاذ:۔

یہ حدیث کی وہ قسم ہے۔ جس میں حدیث قوی، حدیث قوی تر کے مخالف ہو۔ یا ایک قوی راوی اپنے سے قوی تر راوی کی مخالفت کرے یا۔ جس میں ایک ثقہ راوی دوسرے ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ شاذ میں دو چیزوں کو لازم و ملزوم گردانا جاتا ہے۔

۱۔ انفرادیت ۲۔ مخالفت۔ شاذ کی ضد حدیث محفوظ ہے۔

۹۔ مُنکَر:۔

وہ حدیث جس میں ضعیف راوی، ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ حدیث منکر حدیث شاذ سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ شاذ کا راوی ثقہ اور منکر کا راوی ضعیف یعنی غیر ثقہ ہوتا ہے۔ نیز حدیث منکر کے برعکس حدیث معروف ہوتی ہے۔

۱۰۔ مَتروک:۔

وہ حدیث (۱) ہے۔ جس کا راوی جھوٹی حدیث بیان کرنے والا ہو۔ یا اس کی عملی یا قومی زندگی میں فسق (۲) پایا جائے۔ یا بہت زیادہ غافل ہو یا زیادہ وہم کرنے والا ہو۔

---

(۱) ایسی حدیث جس کی کوئی ثقہ راوی توفیق و تصدیق نہ کرے یعنی حدیث متروک کا راوی بیکار ہوتا ہے۔

(۲) فسق عدالت کی ضد ہے۔ عدالت کے معنی ہیں۔ وہ باعمل مسلمان جو فرائض و اوامر کی دیانتداری سے پابندی کرے، منکرات و فواحش سے پرہیز کرے نیز افعالِ معاملات عام و خاص میں طالب حق ہو اور غیر شرعی اُمور خواہ وہ فعلی ہوں یا قولی سے مجتنب ہو۔ عدالت عادل کی صفت ہے۔ فسق۔ فاسق کی صفت ہے۔ فاسق کے افعال و اقوال عادل کے برعکس ہوتے ہیں یعنی بے عمل۔ نہ تو وہ فرائض کی پابندی کرتا ہے۔ اور نہ ہی فواحش سے بچتا ہے۔ بلکہ فواحش کا عامل ہوتا ہے۔ لہٰذا محدثین کی اصطلاح میں فاسق ہوتا ہے۔

حدیث قدسی

حَدیثِ قُدسی

وہ حدیث جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں۔
حدیثِ قدسی کے تین معروف نام ہیں۔

• حدیثِ قدسیہ • حدیثِ الٰہیہ • حدیثِ رَبّانیہ۔

عام طور پر اس میں روایت کرنے کی دو مشہور اصطلاحات ہیں۔

• ۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِی عَنْ رَبِّہٖ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حدیث روایت کر کے فرمایا:"

• ۲۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْمَا رَوَاہُ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

"اللہ تعالیٰ سے حدیث روایت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"

ان اصطلاحات کے علاوہ "خَبَّرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کی اصطلاحات سے بھی یہ اَحادیث مروی ہیں۔ نیز ان اَحادیث کی ضمیریں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہیں۔

اَحادیثِ قُدسیہ کی تعداد ایک سو سے کچھ اُوپر ہے۔

ملاحظہ:۔ حدیثِ قُدسی وَحیِ غیر مَتلُوّ کا دُوسرا نام ہے۔ نیز اُردو زبان میں متبرک اور پاکیزہ کے نام سے موسوم کی جا سکتی ہے۔

وحی کے لغوی اور شرعی معنی و اقسام

تفصیلِ وحی

اس کے لفظی معانی کسی چیز کا خفیہ طور پر اطلاع دینا یا اشارہ کرنے کے ہیں۔ مگر شرعی طور پر وحی اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی پر فرشتہ یا القاء یا خواب کے ذریعہ نازل کرتے ہیں۔ جس سے نبی کو ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہیں۔ وحی کی سادہ سی دو اقسام ہیں۔

۱۔ وحی متلوٗ:۔

وہ وحی جو حالتِ بیداری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ الفاظ میں اُتاری گئی۔ یعنی وہ وحی جو تلاوت کے لیئے ہے۔ مُراد قرآن کریم ہے۔ مثلاً

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ

(سُورۃ الشعراء۔ آیت ۱۹۳)

"اور بیشک یہ (۲) جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل شدہ ہے جسے رُوح (۱) الامین لے کر نازل ہوئے ہیں"

۲۔ وحی غیر متلوٗ:۔

وہ وحی جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی کیلئے القاء (۳) یا خواب یا فرشتہ کے ذریعے اُتاری جاتی تھی۔ یعنی وہ وحی جو تلاوت کے لیئے نہیں، یعنی سنتِ مطہرہ۔ یہ وحی لوگوں کو لفظ بہ لفظ پہچاننے کے لیئے نہیں ہوتی

---

(۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام کا دوسرا نام ہے۔ (۲) قرآن کریم۔
(۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کے دل میں بات ڈال دینا۔

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقوال و افعال (اعمال) کے ذریعہ سے یا اپنے مفہوم و تعبیر الفاظ کے ذریعہ سے لوگوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنتی تھی اور یہی وحی غیر متلو دُوسرے لفظوں میں سنت کہلاتی ہے۔ مثلاً

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

(النجم آیت ۳)

"اور نہیں کلام کرتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوائے ہماری وَحی کرنے کے۔"

حدیثِ قُدسی وحی غیر مَتلُوّ کا ایک جُزو ہے۔

مُلاحظہ:۔ وَحی مَتلُوّ، وحی غیر مَتلُوّ یعنی چاہے وہ کسی ہی نوعیت کی ہو۔ خواہ فرشتہ کی صُورت میں یا القار یا خواب کی صُورت میں ہو تمام تر مسلمان کے ایمان کا جُزو ہیں۔ یعنی مُساوی طور پر کتاب و سُنّت پر ایمان سے مسلمان رہ سکتا ہے۔ کسی ایک کے انکار سے وہ مسلم نہیں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وَحی متلو سے مراد "قرآنِ کریم" ہے۔ اَور وَحی غیر متلو سے مُراد "سُنت" ہے۔

قرآن کے بعد دُوسرا مصدر اسلامی قوانین و اُصول کی تشریح کا نام سُنت ہے۔

خلاصہ:۔ حدیثِ قُدسی وہ ہے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب کر کے حَدیث روایت کریں اور سنت وہ ہے۔ جو آپ کا عمل ہے۔ یعنی وَحی غیر متلو سُنت ہے۔ اور حدیثِ قُدسی سنت کا ایک جُز ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے روایت حَدیث سے متعلق ہے۔

وَحی، الہام اور القا کا فرق

لُغت کی رُو سے وَحی کے معنی ہیں۔ خفیہ اور لطیف اشارے کے جسے اشارہ کرنے والے یا اشارہ پانے والے کے سوا کوئی اور محسوس نہ کرے

اس مناسبت سے یہ لفظ القار (دل میں بات ڈال دینے) اور الہام (مخفی تعلیم وتلقین) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جو تعلیم دیتا ہے۔ وہ چونکہ کسی مکتب درس گاہ میں نہیں دی جاتی ہے۔ بلکہ ایسے لطیف طریقوں سے دی جاتی ہے کہ بظاہر کوئی تعلیم دیتا اور کوئی تعلیم پاتا نظر نہیں آتا۔ اس لیئے اس کو قرآن میں وحی الہام اور القار کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اب یہ تینوں الفاظ الگ الگ اصطلاحوں کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔

لفظ وَحی انبیاء کے لیئے مخصوص ہو گیا ہے۔

اَلہاَم کو اولیاء اور بندگانِ خاص کے لیئے خاص کر دیا گیا اور اِلقَار نسبتاً عام ہے۔

(ماخوذ۔ سیرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم جلد اول صفحہ ۸۹)

۔ تالیف سید ابُو الاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

قرآنِ پاک اور حدیثِ قدسی کا فرق

قرآنِ پاک:۔

۱۔ قرآن کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے خود مقرر کردَہ ہیں۔ یعنی قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

۲۔ قرآن مُعجزہ (۱) ہے۔

۳۔ قرآن کے ہر حرف کی تلاوت کا ثواب دس نیکیاں ہیں۔

۴۔ قرآن پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

---

(۱) قرآن معجزہ ہے۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۵۔ قرآن کو بغیر طہارۃ(۱) (پاکیزگی) کے چھوا نہیں جا سکتا۔

۶۔ قرآن کے الفاظ کو بالمعنی(۲) بیان نہیں کیا جا سکتا۔

۷۔ قرآن کے مجموعۂ الفاظ کو سورت اور آیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حدیثِ قدسی :۔

۱۔ حدیثِ قدسی کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خود مقرر کردہ ہیں۔ یعنی حدیثِ قدسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

۲۔ حدیثِ قدسی معجزہ نہیں ہے۔

۳۔ حدیثِ قدسی کی تلاوت میں ایسا نہیں ہے۔

۴۔ حدیثِ قدسی میں ایسا نہیں۔

۵۔ حدیثِ قدسی کو بغیر طہارۃ (پاکیزگی) کے چھوا جا سکتا ہے۔

۶۔ حدیثِ قدسی کے الفاظ کو بالمعنی بیان کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ حدیثِ قدسی کے مجموعۂ الفاظ کو نہ سورۃ کہا جا سکتا ہے اور نہ آیت۔

قرآن معجزہ ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

---

(۱) لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (سورۃ واقعہ آیت ۷۹) اسے (قرآن) نہ چھوؤ جتنی کہ تم پاک ہو۔

(۲) قرآن کے کسی لفظ کو زیر زبر یا پیش کی تبدیلی سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے تو وہ سخت گناہ گار ہوگا۔ مگر حدیثِ قدسی میں روایت بالمعنی مفہوم کو سمجھانے کے لئے جائز ہے۔

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۔ (سُورہ بقرہ آیت ۲۳)

"اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے۔ کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اُتاری ہے۔ یہ ہماری نہیں ہے۔ تو اس کی طرح ایک سورت تو بنا کر لاؤ۔ اپنے سارے ہمنواؤں کو بُلا لو ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس کی چاہو مدد لے لو اگر تم سچے ہو۔"

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۔ (سورہ یونس آیت ۳۸)

"کہو اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اپنے الزام میں سچے ہو تو ایک سورت تو بنا کر لاؤ۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو۔ ایک اللہ کو چھوڑ کر اگر تم سچے ہو۔"

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَيٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۔ (سُورہ ھود آیت ۱۳)

"کیا یہ کہتے کہ پیغمبر نے یہ کتاب خود گھڑ لی ہے۔ کہو اچھا۔ بات ہے۔ تو اس جیسی دس سورتیں بنا کر تو لاؤ۔ اور تم اپنے سب معبودوں کو بُلاؤ۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے اگر تم سچے ہو۔"

قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰۤى اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا يَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِيۡرًا۔ (سُورہ بنی اسرائیل آیت ۸۸)

"کہدو اے پیغمبر کہ اگر تمام جن و بشر مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے۔ چاہے وہ سب ایک دوسرے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔"

فَلۡيَاۡتُوۡا بِحَدِيۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ۔

(سُورہ الطُور آیت ۳۴)

"پس لائیے اس جیسا کلام اگر تم سچے ہو۔"

ملاحظہ:۔ قرآنِ کریم کی مندرجہ بالا چند آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن ایک زندۂ جاوید معجزہ ہے۔ اور باطل قوتوں کے لیئے چیلنج۔ کیونکہ اس جیسا کلام نہ کوئی بنا سکا اور نہ کوئی بنا سکتا ہے۔ اس لیئے سب جن و بشر قرآن جیسا کلام بنانے میں عاجز و مسکین ہیں۔ قرآنِ کریم کے معجزہ سے متعلق بیشمار آیات قرآن میں مذکور و موجود ہیں۔

اَحادیثِ قُدسیہ کی بعض مثالیں

چونکہ اَحادیثِ قدسیہ[1] کی فضیلت اللہ تعالیٰ سے منسوب ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے۔ اس لیئے ان اَحادیث کے ساتھ کچھ زیادہ ہی توجہ کرنی چاہیئے اس لیئے ہی میں نے مختلف موضوعات پر اَحادیث کو جمع کر دیا ہے۔ تاکہ قارئین حضرات ان سے پورا پورا استفادہ کر سکیں اور بندۂ عاجز کے لیئے دُعائے خیر کریں۔ بارگاہِ ایزدی میں دُعا ہے۔ کہ وہ اپنے دین اَور رُسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تمام مُسلمانوں کو توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین۔

حضرت آدم علیہ السّلام کی پَیدائش

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتَكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ-

---

(۱) یہ اَحادیثِ قُدسیہ "کتاب الاحادیث القدسیۃ" شائع کردہ دارالکتاب العربی بیروت لبنان سے لی گئی ہیں۔

فَزَدُوْهُ (وَرَحْمَةُ اللّٰهِ) فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتّٰى الْآنَ۔

(بخاری کتاب بدأ الخلق باب خلق آدم)

"حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد تقریباً نوّے فٹ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتوں کو سلام کہو۔ جو وہ جواب دیں گے۔ وہی آپ اور آپ کی اولاد کا آپس میں تحیہ[1] ہوگا۔ تب حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ جواب دیا۔ نیز جنت میں داخل ہونے والا ہر انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اصل قد و قامت پر ہوگا۔ مگر خلق آدم کے بعد سے اب تک انسان کا قد کم ہوتا چلا آرہا ہے۔"

ماں کے بطن ہی سے تمام اُمورِ انسانی طے ہو جاتے ہیں

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَهٗ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَهٗ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ، فَيُؤْذَنُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ

---

(۱) تحیہ:۔ نیک تمنائیں۔

بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ۔ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ
بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ،
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

(بخاری کتاب بداء الخلق باب ذکر الملائکۃ و باب خلق آدم)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو تصدیق شدہ سچے ہیں نے بیان فرمایا۔ کہ انسانی پیدائش کو ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور چالیس راتیں یا چالیس راتوں میں ہوتا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اتنی مدت تک منجمد خون (علقہ) بنتا ہے۔ پھر اتنی ہی مدت کے لئے گوشت کا ٹکڑا (مضغہ) بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس گوشت کے ٹکڑے کی طرف فرشتہ بھیج کر چار چیزوں کے لکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ رزق، موت، عمل، نیک یا بد۔ اس کے بعد اس مضغہ میں رحم مادر میں روح پھونکی جاتی ہے۔ تب کوئی انسان اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جنت میں جانے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ تحریر غالب آجاتی۔ تو وہ انسان اہل النار کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ اور آخر کار وہ جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے۔ اس طرح کوئی انسان دوزخ والوں کے عمل میں دن رات مصروف رہتا ہے۔ کہ دوزخ کے قریب پہنچ جاتا ہے تب اس کے اندر تبدیلی آجاتی ہے۔ اور وہ اہل جنت کے کاموں میں مصروف ہو کر اہل جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

فضیلتِ صدقہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:۔ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ
تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ، فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ
الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ۔ قَالُوْا يَا رَبِّ، هَلْ مِنْ

خَلْقِكَ شَيْئٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْدُ قَالُوْا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوْا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ، الْمَاءُ قَالُوْا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ، الرِّيْحُ. قَالُوْا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ؟ قَالَ، نَعَمْ ابنِ اٰدَمَ، تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يَمِيْنِهَا يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔

(الترمذی ۔ وَقَال ابُو عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ: اسنادہ حسن غریب)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو بنایا اور جب اس پر پہاڑ ٹکائے تو فرشتوں نے بڑا تعجب کیا۔ ان کی مضبوطی پر، چنانچہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے رب کیا پہاڑوں سے بھی کوئی مضبوط چیز تو نے پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہا۔ فرشتوں نے سوال کیا کہ لوہا سے بھی کوئی مضبوط اور طاقتور شے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آگ۔ فرشتوں نے سوال کیا یا رب آگ سے بھی کوئی طاقتور شے پیدا کی گئی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانی۔ فرشتوں نے کہا یا رب کیا پانی سے بھی کوئی چیز قوی بنائی گئی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا۔ فرشتوں نے کہا یا رب ہوا سے بھی کوئی چیز طاقتور بنائی گئی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہاں کہ جب ابنِ آدم کوئی صدقہ کرتا ہے۔ جس کا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ یعنی صدقہ جو اللہ کی رضا کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس کی قوت پہاڑوں، لوہے، آگ، پانی اور ہوا سے بھی زیادہ ہے۔

فضیلتِ روزہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ هُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ بِخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ۔

(مسلم۔ من کتاب الصیام فی باب فضل الصیام)

"حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے سُنا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر عمل ابن آدم کا اس کے لیئے ہوتا ہے۔ سوا روزہ کے۔ کیونکہ روزہ صرف میرے لیئے ہوتا ہے۔ اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ اور اللہ کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ روزہ کی وجہ سے روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مُشک عطر کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔"

فضیلتِ جہاد

اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِهٖ بِاَنْ یَتَوَفَّاهُ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یُرْجِعَهٗ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ۔ (بخاری۔ فی کتاب الجهاد والسیر من باب افضل الناس مؤمن یجاهد بنفسه وماله فی سبیل الله تعالیٰ)

"حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے

والی کی مثال وہی اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ حقیقی مجاہدین کون ہے۔ مجاہد کی مثال روزہ دار اور شب بیدار شخص کی سی ہے۔ نیز مجاہد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذمہ داری لی ہے۔ کہ اسے یا تو شہادت کے رُتبہ پر فائز کر کے جنت میں داخل کرے گا۔ یا وہ صحیح سالم اجر و غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے گا۔"

فضیلتِ صبر

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ: اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُہٗ مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ۔ یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ۔

(بخاری۔ کتاب الطب فی باب فضل من ذھب بصرہ۔)

"حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ انہوں نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب و پسندیدہ چیزوں یعنی آنکھوں[1] کے سلسلہ میں آزماؤں اور وہ صبر کا مظاہرہ کرے تو میں اس کے بدلہ میں اس کو جنت دوں گا۔"

اللہ کی رحمت، غضب پر غالب ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ ھُوَ یَکْتُبُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَھُوَ وَضْعٌ عِنْدَہٗ عَلَی الْعَرْشِ (اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ۔)

(بخاری۔ کتاب التوحید۔ فی باب قول اللہ تعالیٰ یحذرکم اللہ نفسہ۔)

---

1 آنکھیں ضائع ہو جائیں۔ یعنی انسان اندھا ہو جائے۔

"حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا۔ تو ایک کتاب میں سب کچھ لکھ کر عرش پر محفوظ فرمالیا۔ اسی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے لکھا "بیشک میری رحمت غضب پر غالب ہے۔"

اللہ مشرکوں کو پسند نہیں فرماتے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی : اَنَا اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِیْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ ۔ (مسلم، باب تحریم الریاء)

"حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ تمام حصہ داروں کی نسبت اپنے حصہ سے بے پرواہ ہوں جو شخص کوئی عمل کر کے میرے ساتھ کسی غیر کو بھی ساجھی بنائے تو میں اس کے شرک آمیز عمل کو قبول نہیں کرتا۔"

فرشتوں کا نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے وقت زمین پر اُترنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ۔ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

(بخاری۔ کتاب الصلاۃ فی باب فضل صلاۃ العصر وکتاب بدء الخلق فی باب ذکر الملائکۃ۔)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے فرشتے رات کو اور دن کو جمع ہوتے ہیں ان میں سے ایک گروہ نمازِ فجر کے وقت اور ایک گروہ نمازِ عصر کے وقت نازل ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنا اپنا فرض ادا کر کے لوٹ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ باوجودیکہ جاننے کے فرشتوں سے سوال کرتے ہیں۔ کہ تم میرے بندوں کو کیسے چھوڑ کر آئے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جب ہم ان کو چھوڑ کر آتے ہیں۔ تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور جب ان کی طرف جاتے ہیں تو بھی وہ نماز میں مشغول ہوتے ہیں"

فضیلت سُورۃ فاتحہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ۔

(النسائی - باب تاویل قول اللہ عزوجل - ولقد اٰتینٰک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم -)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ نے نہ تو توراۃ اور نہ ہی انجیل میں اُم القرآن (سورۃ فاتحہ)[1] جیسی سات آیتوں والی سورت نازل کی۔ نیز یہ سورۃ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے سو میرا بندہ جو چاہے سوال کرے"

---

(۱) نماز میں سورۃ فاتحہ کا ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔ اس باب میں احادیث قدسیہ کے عنوان کے تحت احادیث کی ان کتب میں موجود ہیں۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۱ پر)

فاتحہ پڑھے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی

حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ ۔ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ . فَهِيَ خِدَاجٌ . هِيَ خِدَاجٌ . هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ . فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ . قَالَ : فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ۔ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ بِنِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِقْرَءُوْا . يَقُوْلُ الْعَبْدُ

---

۱ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸ کا) قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی ۔ ("نماز کی تقسیم میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے")۔

نام کتب	تعداد احادیث قدسیہ
۱۔ صحیح مسلم	۱
۲۔ موطا امام مالک	۱
۳۔ سنن ترمذی	۱
۴۔ سنن نسائی	۲
۵۔ سنن ابی داؤد	
۶۔ سنن ابن ماجہ	

(الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْنَ) يَقُوْلُ اللّٰهُ۔ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی۔
حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَيَقُوْلُ العَبْدُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَقُوْلُ اللّٰهُ أَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَيَقُوْلُ العَبْدُ (مَالِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَيَقُوْلُ العَبْدُ (اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ
عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ يَقُوْلُ العَبْدُ (اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِیْ
وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ)

(موطا امام مالک باب القراۃ خلف الامام فیما لا یجھر فیہ بالقراءۃ)

"ابا سائب کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے سُنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے۔ تین دفعہ یہ الفاظ فرمائے۔ ہشام کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا ابوہریرہ میں کبھی کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ تو انہوں نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا۔ اور کہا کہ اسے فارسی دل میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے۔ آدھی نماز میرے لیے اور آدھی بندے کے لیے۔ بندہ جو سوال کرے گا، اسے ملے گا۔ رسول نے فرمایا پڑھو: بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری حمد تعریف کی ہے۔ الرحمن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ پس یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان

نصف نصف ہے۔ اور میرا بندہ جو سوال کرے گا۔ بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔ پس یہ کلمات میرے بندے کے لیے ہیں۔ اس نے جو سوال کیا ہے اسے ملیگا۔"

واقعۂ معراج اور نماز کا فرض ہونا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ[1] قَالَ كَانَ اَبُوْذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ۔ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَائِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: اِفْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَائِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ نَعَمْ مَعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ هٰذَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ

---

[1] بخاری۔ باب کیف فرضت الصلاۃ فی الاسراء۔

من يمينه ضحك وإذا نظر قبل شماله بكى حتى عرج بي إلى السماء الثانية. فقال لخازنها: افتح فقال له خازنها مثل ما قال الأول ففتح. قال انس فذكر انه وجد في السموات آدم وادريس وموسى وعيسى وابراهيم صلوات الله عليهم ولم يثبت كيف منازلهم. غير انه ذكر انه وجد آدم في السماء الدنيا وابراهيم في السماء السادسة قال انس، فلما مر جبريل بالنبي صلى الله عليه وسلم بإدريس قال مرحبا بالنبي الصالح والأخ الصالح فقلت من هذا؟ قال هذا إدريس ثم مررت بموسى عليه السلام. فقال مرحبا بالنبي الصالح والأخ الصالح قلت من هذا؟ قال هذا موسى ثم مررت بعيسى عليه السلام فقال، مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح قلت من هذا قال هذا عيسى ثم مررت بابراهيم عليه السلام فقال مرحبا بالنبي الصالح والابن الصالح قلت من هذا قال هذا ابراهيم صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب فاخبرني ابن حزم ان ابن عباس وأباحية الانصاري كانا يقولان قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم عرج بي حتى ظهرت لمستوى أسمع فيه صريف الاقلام قال ابن حزم وانس بن مالك قال النبي صلى الله عليه وسلم. ففرض الله عز وجل على امتي خمسين صلاة فرجعت بذالك حتى مررت بموسى عليه

السلام فقال ما فرض الله لك على امتك؟ قلت خمسين صلاة قال فارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعت فوضع عني شطرها الى موسى قلت وضع عني شطرها۔ فقال راجع ربك فان امتك لا تطيق فراجعت فوضع شطرها فرجعت اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعته فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال راجع ربك فقلت قد استحييت من ربي۔ ثم انطلق بي۔ حتى انتهى بي الى سدرة المنتهى وغشيها الوان لا ادري ما هي؟ ثم ادخلت الجنة فاذا فيها حبائل اللؤلؤ واذا ترابها المسك۔

"حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مکہ معظمہ میں تھا۔ میرے گھر کی چھت کھول گئی۔ جبریل علیہ السلام آئے۔ میرا سینہ چاک کیا اور زمزم سے دھویا پھر سونے کی ایک پلیٹ لائی گئی۔ جو حکمت اور ایمان سے پُر تھی۔ اسے میرے سینہ میں ڈال دیا گیا۔ اور میرے سینہ کو دوبارہ بند کر دیا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان دُنیا کی طرف عروج کیا۔ جب میں آسمان دُنیا پر پہنچا تو جبرائیلؑ نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولو فرشتے نے کہا کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا میں جبرائیل ہوں فرشتے نے پوچھا ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرشتہ کیا ان کو بُلایا گیا ہے۔ جبرائیل ہاں تب دروازہ کھولا گیا تو ہم پہلے آسمان پر پڑھ گئے۔ وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دائیں بائیں بہت سی جماعتیں تھیں جب وہ دائیں دیکھتا تو ہنس دیتا اور جب بائیں دیکھتا

تو ر و دیا۔ وہی شخص بولا خوش آمدید، اے نبی صالح اور صالح کے بیٹے تمہارا آنا مبارک ہو۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ شخص کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا۔ یہ اُبوالبشر آدم علیہ السلام ہیں۔ ان کے دائیں بائیں بنی آدم کی رُوحیں ہیں دائیں جانب والے جنتی ہیں۔ اور بائیں والے جہنمی۔ اس لیئے دائیں جانب دیکھ کر ہنستے ہیں اَور بائیں جانب دیکھ کر افسوس کرتے ہیں۔ ہم دوسرے آسمان پر پہنچے۔ جبرائیلؑ نے آسمان کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو تب فرشتہ نے وہی سوال کیا۔ جو پہلے آسمان پر فرشتہ نے پوچھا تھا۔ تب دروازہ کھُلا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت اَبُو ذر نے ذکر کیا۔ کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر حضرت آدم، ادریس، موسٰی، عیسٰی اَور ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہم کو پایا۔ لیکن ان کی جگہوں کو بیان نہ فرمایا۔ صرف اتنا بیان کیا پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام اَور چھٹے پر حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کو پایا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ جب جبرائیلؑ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیئے حضرت ادریسؑ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا اے نبی صالح اَور ابنِ صالح آپ کا آنا مُبارک ہو۔ رسُول اللہ نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبرائیلؑ نے کہا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر حضرت موسٰی علیہ السلام کے قریب سے گزرا ہُوا انہوں نے فرمایا۔ نبیٔ صالح اَور نیک بھائی کا آنا مبارک ہو۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ جبرائیلؑ نے بتایا یہ موسٰی ہیں۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے قریب سے گزرے۔ انہوں نے بھی کہا اے نبیٔ صالح اَور نیک بھائی آپ کی آمد مُبارک ہے۔ میں نے دریافت کیا تو بتایا گیا یہ عیسٰی علیہ السلام ہیں۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزر ہُوا۔ تو انہوں نے فرمایا نبیٔ صالح اَور

صالح بیٹے کا آنا مبارک ہو۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے بتایا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ کہ ابن حزم نے کہا کہ ابن عباس اور ابو حبہ کہا کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مزید بلندی پر لے جایا گیا۔ حتیٰ کہ مستوی میرے لئے ظاہر ہوگیا۔ اور مجھے قلموں کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ تب میری اُمت پر اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کردیں۔ اور میں واپس ہوا جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے واپس گزر ہوا۔ تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ پر کیا چیز فرض کی ہے۔ میں نے بتایا کہ پچاس نمازیں انہوں نے کہا آپ اللہ کے ہاں واپس جائیں۔ آپ کی اُمت اس فرض کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ تخفیف فرمادی۔ میں موسیٰ کے پاس واپس آیا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ تخفیف فرما دی ہے۔ انہوں نے کہا دوبارہ واپس جائیں۔ آپ کی اُمت یہ بوجھ ادا نہ کر سکے گی۔ میں پھر واپس چلا گیا۔ اور دوبارہ مزید تخفیف ہوگئی۔ پھر واپسی پر موسیٰ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پھر واپس جاکر مزید تخفیف کرانے کا مشورہ دیا۔ تو میں پھر واپس گیا۔ تو اس بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب یہ پانچ ہیں جو درحقیقت پچاس ہیں۔ میرے ہاں قول کو بدلا نہیں جاتا۔ میں دوبارہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹا۔ تو انہوں نے دوبارہ جانے کا مشورہ دیا۔ میں نے کہا کہ اب مجھے دوبارہ جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر جبرائیل میرے ساتھ چلے۔ حتیٰ کہ مجھے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچا دیا۔ اس بیری (سدرہ) پر اتنے مختلف اقسام کے رنگ چھا گئے۔ کہ میں نہیں جانتا وہ کیا تھے؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا۔ تو وہاں موتیوں کے بیش بہا ہار تھے۔ اور مٹی کستوری کی تھی۔"

آٹھ جلیلُ القدر نبیوں کا آسمانوں پر قیام

واقعۂ معراجُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بعض دُوسری اَحادیث قدسیہ (۱) میں آٹھ جلیلُ القدر نبیوں کا مختلف آسمانوں پر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مُلاقات کا ثبوت

و رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پر سوار ہوکر بیتُ المُقدّس جانا۔

و بیتُ المقدس میں تمام انبیاء علیہم السّلام کی امامت کرنے کا واقعہ بھی ان ہی اَحادیث سے ثابت ہے۔

فرض نماز کے موضوع پر اَحادیثِ قُدسیہ کی تعداد آٹھ ہے۔

صحیح بخاری	۱۔	صحیح مُسلم	۱۔
سنن ابی داؤد	۱۔	سنن نسائی	۳۔
سننِ ابنِ ماجہ	۲۔		

پہلے آسمان پر : حضرت آدم علیہ السّلام۔

دوسرے ،، ،، : حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت یحیٰی علیہ السّلام۔

تیسرے ،، ،، : حضرت یُوسف علیہ السّلام۔

چوتھے ،، ،، : حضرت ادریس علیہ السّلام۔

پانچویں ،، ،، : حضرت ہارون علیہ السّلام۔

چھٹے ،، ،، : حضرت موسیٰ علیہ السّلام۔

ساتویں ،، ،، : حضرت ابراہیم علیہ السّلام۔

اللہ تعالیٰ کا نزول دُنیاوی آسمان پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

---

(۱) صحیح مسلم۔ بابُ الاسراء برسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فرض الصّلوٰۃ اور سُننُ الترمذی باب فرضُ الصّلوات۔

ـ بی ۔ للہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیۡلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنۡیَا حِیۡنَ یَبۡقٰی ثُلُثُ اللَّیۡلِ الْاٰخِرُ فَیَقُولُ: مَنۡ یَدۡعُوۡنِیۡ فَاَسۡتَجِیۡبَ لَهٗ؟ مَنۡ یَسۡاَلُنِیۡ فَاُعۡطِیَهٗ؟ مَنۡ یَسۡتَغۡفِرُنِیۡ فَاَغۡفِرَ لَهٗ؟

(بخاری فی کتاب الدعوات ـ باب ـ الدعاءُ فی نصف اللیل ۔)

"حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اللہ تعالیٰ رات کے تیسرے حصہ میں آسمان دنیا پر تشریف فرماتے ہیں ۔ اور فرماتے ہیں ۔ کہ ہے کوئی پکارنے والا جس کی میں پکار کو سنوں ۔ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں کوئی بخشش و مغفرت مانگنے والا ۔ میں اس کی بخشش کروں ۔"

زمانہ کو گالی دینا گناہ ہے

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ ۔ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یُؤۡذِیۡنِیۡ ابۡنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهۡرَ وَاَنَا الدَّهۡرُ بِیَدِیۡ الۡاَمۡرُ اُقَلِّبُ اللَّیۡلَ وَالنَّهَارَ ۔

(بخاری ۔ کتابُ التفسیر ۔ سورۃ الجاثیہ)

"حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ۔ ابن آدم زمانہ کو گالی دے کر مجھے اذیت دیتا ہے ۔ میں زمانہ ہوں اور تمام امور میرے ہاتھ میں ہیں ۔ میں ہی دن اور رات کو پلٹتا ہوں ۔"

فضیلت اللہ تعالیٰ کے ذکر کی

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ ۔ قَالَ ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔ اَنَا عِنۡدَ ظَنِّ

عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً۔ [(بخاری۔ کتاب التوحید۔ باب (ویحذرکم اللہ نفسہ] وقولہ جل ذکرہ [تعلم ما فی نفسی ولا أعلم ما فی نفسك]]

" حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں۔ جیسا کہ وہ مجھ پر کرتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے۔ تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے جماعت میں (لوگوں کے اجتماع میں) یاد کرتا ہے۔ تو میں اسے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ آدمی میری طرف ایک بالشت (۱) آتا ہے تو میں

---

(۱) حدیث مذکورہ میں تین الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ شبر یعنی بالشت۔ اس کی لمبائی تقریباً ۸½ انچ ہوتی ہے۔

ذِرَاعًا یعنی ہاتھ کی انگلیوں سے لے کر کہنی تک کا فاصلہ تقریباً ۱۸ انچ کے برابر ہوتا ہے

بَاعًا دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ بشمول کندھوں اور گردن کے۔ یعنی دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے لے کر بائیں ہاتھ کی انگلیوں تک کا فاصلہ ساڑھے پانچ فٹ بنتا ہے۔

مُراد یہاں فاصلے کے ذکر سے صرف ذکر کی فضیلت کا بیان ہے۔ کہ جیسے فاصلہ کی نسبت سے کمی بیشی مُراد لی جاتی ہے۔ اس طرح ذکر کے طریقوں کا ذکر کر کے ذکر کی فضیلت کا معیار بتانا مقصود ہے۔

اس کی طرف ہاتھ برابر آتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ہاتھ برابر آتا ہے تو میں اس کی طرف دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے فاصلے برابر آتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کے آتا ہے تو میں دوڑ کے آتا ہوں۔"

بُرائی اَور نیکی کا بدلہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَیْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَیِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا۔

(مسلم۔ باب تجاوز اللّٰہ تعالیٰ عن حدیث النفس والخواطر بالقلب وبیان حکم انہم بالحسنۃ والسّیّئۃ)

"حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ نے فرمایا ہے۔ کہ جب میرا بندہ کسی بُرائی کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس کی بُرائی نہیں لکھی جاتی۔ اور اگر وہ بُرا کام کر بیٹھے تو صرف ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ مگر جب کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔ اور اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ مگر جب وہ اس پر عمل کرتا ہے۔ تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔"

اَذان اَور نماز کا بدلہ بخشش اَور جنّت

عَنْ عُقْبَةَ بن عامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ یَقُوْلُ یَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِیْ غنم فِیْ رَاسِ شنظِیَّةِ الْجَبَلِ۔ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ۔ عَزَّوَجَلَّ۔ انظروا الی عَبْدِیْ هٰذَا۔

يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلاَةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غُفِرتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ - (سنن النسائی - باب۔ الاذان لمن یصلی وحدہ)

"حضرت عُقبہ بن عامر کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بکریوں کے اس چرواہے پر خوشی اور رضامندی کا اظہار کرتے ہیں۔ جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو پہلے اذان کہے اور پھر نماز ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتوں کو کہ دیکھو میرا بندہ اذان کہہ رہا ہے اور نماز ادا کر رہا وہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اس کی بخشش کر کے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔"

قولی، فعلی، تقریری اور وصفی احادیث کی بعض مثالیں

قولی احادیث

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلَاةِ وَعَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔ (۱)

"جب تم اقامت (تکبیر) سنو تو نماز کے لیے آہستہ آہستہ وقار کے ساتھ چلو۔ نیز جلدی جلدی نہ چلو پس جس حالت میں پہنچو۔ نماز میں مل جاؤ اور جو گزر چکی ہو اسے مکمل کر لو۔"

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَة فَلَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ (۲)

"جب تم تین آدمی ہو۔ تو آپس میں دو ایک کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔"

۳۔ اَخْبَرَنَا انس وَیُوْنُس عَنِ الْحَسَنِ قَالَا۔ قَالَ رَسُوْل

---

(۱) بخاری۔ کتابُ الاذان باب لَا یسعی اِلی الصَّلَاة ولیأت بالسَّکِیْنَة وَالوقار
مسلم "کتابُ المساجد ومواضع الصَّلَاة" کے ابواب میں اسی موضوع پر مختلف الفاظ کے ساتھ روایت بیان کی ہیں۔

موطا میں "مَاجَاءَ فی النداء للصَّلَاة" میں اسی موضوع پر احادیث روایت کی گئی ہیں۔

(۲) ثلاثیات مسند الامام احمد بن حنبل حدیث رقم ۵۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انصر اخاك ظالماً او مظلوماً قیل یا رسول اللہ صلی اللہ! ھذا نصرته مظلوماً فکیف انصرہ ظالما قال تحجزہ تمنعه فان ذلك نصرة۔ (۱)

"حضرت حسن کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا گیا کہ مظلوم کی مدد تو ہو سکتی ہے۔ مگر ظالم کی کیسے تو جواب دیا گیا کہ ظالم کو اس کے ظلم سے روکنا ظالم کی مدد ہے۔"

۴۔ عَنْ جابر بن عَبْد اللہ ان رَسُوْل اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاء اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ االْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (۲)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کوئی اذان سن کر کہتا ہے۔ کہ اے وہ ذات جو اس مکمل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کا رب ہے۔ اور تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ (۳) اور بلند مرتبہ عطا فرما اور انہیں مقام محمود عطا فرما۔ جس کا کہ تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ تو اس کے لیئے روز قیامت

---

(۱) ایضاً حدیث نمبر ۵۵۔

(۲) بخاری۔ کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء۔

(۳) وسیلہ مرتبہ یا درجہ کو کہتے ہیں۔ وسیلہ جنت کا وہ بلند اور اعلیٰ مقام ہے جو عرش رب ذوالجلال کے قریب تر ہے۔ جنت میں یہ بلند ترین مقام صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے مخصوص ہوگا۔

سفارش کرنا مجھ پر ضروری ہوگیا۔"

۵۔ حَدَّثَنِیْ انس بن مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ (۱)

"حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دجّال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا کیونکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیئے فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ میں تین دفعہ زلزلہ لائے گا۔ جس سے اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ میں موجود کافر اور منافق سب لوگوں کو نکال باہر کرے گا۔"

فعلی احادیث

۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الخلاء قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (۲)

"حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو پڑھتے "کہ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں خبیث جنّوں اور جنّیوں سے۔"

۲۔ حَدَّثَنَا الهرماس بن زياد الباهلی قَالَ ، رَأَيْتُ

---

(۱) بخاری کتاب فضائل۔ باب لا یدخل الدجال المدینۃ۔

(۲) ثلاثیات مسند الامام احمد بن حنبل حدیث نمبر ۷۸۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی مردفی خلفہ علی حمار وانا صغیر فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بمنی علی ناقتہ العضباء۔

”ہرماس بن زیاد کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ ان کے پیچھے میرے والد گدھے پر سوار ہیں۔ اور میں اس وقت چھوٹا تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے منیٰ میں خطبہ دیا عضباء نامی اُونٹنی پر۔“

۳۔ عَنْ عَبْدَ الْعَزِیْز قَالَ دَخَلْتُ انا وثابت علی انس بن مالك فقال ثابت یا اباحمزۃ اشتکیت فقال انس: الا ارقیك برقیۃ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ بلٰی قَالَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الباسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشَافِیْ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَایُغَادِرُسَقَمًا۔ (۲)

”عبدالعزیز روایت کرتے ہیں۔ کہ میں اور ثابت حضرت انسؓ بن مالک کے ہاں گئے۔ تو ثابت نے ان سے کہا کہ میں مریض ہوں۔ تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق دم نہ کروں؟ کہا کیوں نہیں تو فرمایا: کہ اے اللہ جو لوگوں کا رَبّ اور تکلیف دُور کرنے والا ہے شفا عنایت فرما، تو ہی شافی ہے تیرے سوا کوئی اَور شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو کسی بھی مرض کو باقی نہ چھوڑے۔“

۴۔ عَنْ اَنَس قَالَ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا قَالَ سُفْيَانُ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ اٰخٰى (۱)

" حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو جب آپس میں حلیف بنایا تھا۔ تو یہ واقعہ ہمارے گھر میں ہوا تھا۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت انس کی مراد حالف سے گویا کہ بھائی چارہ ہے۔"

۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِ عَرَفَةَ، حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ، وَهِيَ مَنْزِلُ الْاِمَامِ الَّذِيْ يَنْزِلُ بِهٖ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ۔ (۲)

" حضرت ابن عمر کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن صبح کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کے بعد روانہ ہوئے۔ حتیٰ کہ عرفات پہنچے۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی نمرہ میں نزول فرمایا۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں عرفات میں امام ٹھہرتا ہے۔ حتیٰ کہ ظہر کے اوّل وقت میں عرفہ کو روانہ ہوئے۔ اور ظہر اور عصر کی نمازیں جمع فرمائیں۔ پھر لوگوں کو خطاب فرمایا اور اپنی اس منزل کو روانہ ہوئے۔ جہاں آپ پہلے قیام فرما چکے تھے۔"

تقریری احادیث

۱- عَن مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی بَکْرِ بن عَوْفٍ قَالَ، سَأَلْتُ اَنَسًا وَنَحْنُ غَادِيَان مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَاتٍ عن التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ (۱)

"ابی بکر بن عوف کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ جبکہ ہم فجر کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے۔ کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلبیہ کیسے کہتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے کوئی تلبیہ پڑھتا اور کوئی تکبیر کہتا (اللہ اکبر) تھا۔ اور اس پر کسی کو منع نہیں کیا گیا۔"

۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحزَاب لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ (۲)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی

---

(۱) متفق علیہ۔ بخاری کتاب فی العیدین والتحمیل فیہ باب التکبیر ایام منی اذ غدا الی عرفۃ، اللؤلؤ والمرجان حدیث نمبر ۸۰۶

(۲) بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظہ و محاصرتہ ایاھم۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوم احزاب (جنگِ خندق) کے دن فرمایا۔ تم بنی قریظہ کی طرف چلو۔ حتیٰ کہ نمازِ عصر بنی قریظہ میں پڑھو۔ چنانچہ راستہ ہی میں نمازِ عصر کا وقت ہوگیا۔ تو بعض صحابۂ کرام نے راستہ میں نماز ادا کرلی مگر بعض نے بنی قریظہ پہنچ کر نماز ادا کی۔ جب اس واقعہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا تو انہوں نے کسی کی بھی تادیب نہ کی۔ بلکہ خاموشی اختیار کی۔"

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ، لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ (اذْبَحْ وَلَاحَرَجَ) فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ (ارْمِ وَلَاحَرَجَ) فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ (اِفْعَلْ وَلَاحَرَجَ) (۱)

" حضرت عبداللہ بن عمر عاص سے روایت ہے۔ کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں قیام فرمایا۔ تاکہ لوگ آپ سے پیش آمدہ مسائل دریافت کرسکیں۔ چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے لاعلمی کی بنا پر قربانی سے پہلے حجامت (۲) کروالی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کرلو تقدیم و تاخیر (۳) میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔ پھر ایک اور شخص نے سوال کیا کہ میں نے لاعلمی میں شیطان

---

(۱) متفق علیہ۔ بخاری کتاب الحج باب اذا رمی بعد ما أمسی أوحلق قبل ان یذبح ناسیا أو جاھلا اللؤلؤ والمرجان حدیث نمبر ۸۲۲۔

(۲) حلق سر منڈانے کو کہتے ہیں۔ (۳) آگے پیچھے۔

کو لنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔ پس اس وقت اس سلسلہ میں یعنی تقدیم و تاخیر کے بارہ میں جو بھی سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب عمل کر لو۔"

۴۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی قَالَ کُنَّا فِی مَسِیرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَت جَارِیَۃٌ فَقَالَ ان سَید الحی سَلِیْم وَان نَفَرَنَا غَیْبٌ فَھَل مِنکُمْ رَاقٍ فَقَام مَعَھَا رَجل مَا کُنَّا نَابِنَہٗ بِرُقْیَۃٍ فرقَاہ فبرأ فأمرلَہ بثلاثین شَاۃً وَسَقَانَا لبنًا فَلَمَّا رجع قُلْنَا لَہٗ اُکنت تحسن رُقْیَۃً اَوْکُنت تَرْقِی قَالَ لَا، مَا رقیت اِلا باُمّ الْکِتَاب قُلْنَا، لَا تُحْدِثُوْا شَیْئًا حَتّٰی نأتی او نسأل النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمنَا الْمَدِیْنَۃ ذکرناہ لِلنَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا کَانَ یُدْرِیہِ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ؟ اُقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِی بِسَھْمٍ (۱)

"حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک سفر کے دوران ہم ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ ایک لڑکی آئی اس نے کہا کہ ہمارے قبیلہ کا سردار ڈسا گیا ہے۔ اور خبرگری کے لیئے کوئی آدمی موجود نہیں۔ کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے۔ پس ہمارا ایک ساتھی اس کے ساتھ چل پڑا۔ جس کے بارہ میں ہم مطمئن نہ تھے۔ اُس نے جاکر سردار قبیلہ کو دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ تو اُس نے تیس بکریاں ہدیۃً دیں۔ اور ہم کو دودھ بھی پلایا۔ جب وہ واپس آیا تو ہم نے پوچھا کیا تو اچھی طرح دم کرنا

---

(۱) بخاری، کتاب فضائل القرآن باب فاتحۃ الکتاب۔

جانتا ہے یا پہلے بھی دم کیا کرتا تھا؟ تو اس نے کہا کہ نہیں۔ میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں لانے سے پہلے کوئی بات نہ کرو۔ مدینہ منورہ پہنچ کر ہم نے اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے۔ بکریاں تقسیم کر لو اور مجھے بھی اس میں سے حصہ دو۔"

۵۔ عَنْ عَوْنِ بن أَبِیْ حجَیْفَه عَنْ أَبِیْهِ قَالَ- آخی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سلمان وَابی الدَّرْدَاء فزار سلمان أبا الدَّرْدَاء فرأی أُمّ الدَّرْدَاء مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ اخوك ابو الدَّرْدَاء لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا۔ فَجَاء ابو الدَّرْدَاء فَصنع لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كل، قَال فَانی صَائم قَالَ مَا أنا باكل حَتّٰی تَاكل قَالَ فأكل فَلَمَّا كَانَ اللَّیْل ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاء یقُوْم قَالَ نَمْ فَنَام ثُمَّ ذَهَبَ یقُوْم فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَان آخر اللَّیْل قَالَ سلمان قُمِ الْآن فَصلیا فَقَالَ لَهٗ سلمان: إِنَّ رَبَّكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَیْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ (۱)

"عون بن ابی جحیفہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے

---

(۱) البخاری۔ کتاب الصوم باب من أقسم علی أخیه لیفطر فی التطوع ولم یر علیه قضاء اذا كان أوفق لَه۔

ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء (آپ کا نام عویمر بن زید تھا) کا ہجرت کے بعد بھائی چارہ کروایا تھا۔ ایک دن حضرت سلمان فارسی نے حضرت اُمِّ درداء[1] یعنی ابودرداء کی بیوی کو پراگندہ حالت میں دیکھا۔ یعنی زیب و زینت نہیں تھی۔ تو حضرت سلمان نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی کو دُنیا سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اسی اثناء میں حضرت اُبو درداء آئے۔ تو ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔ حضرت سلمان فارسی نے کہا کہ کھاؤ۔ حضرت اُبو درداء نے کہا کہ میں نفلی روزہ سے ہوں۔ اس لیئے نہیں کھاؤں گا تو حضرت سلمان نے کہا کہ میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ تب اُبو درداء نے کہا کہ میں کھاتا ہوں۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت اُبو درداء نے قیام کیا (نماز کے لئے) تو حضرت سلمان نے انہیں کہا۔ کہ سو جاؤ وہ سو کر جلدی اُٹھے اور دوبارہ قیام کے لیئے کھڑے ہوئے تو حضرت سلمان نے کہا اب سو جاؤ اور رات کے آخری پہر اُٹھو۔ چنانچہ رات کے آخری پہر حضرت سلمان نے اُبودرداء کو جگایا اور نماز (نفل) پڑھے۔ اس کے بعد حضرت سلمان نے حضرت ابودرداء کو کہا بیشک تیرے رب اور تیرے نفس و جان کا حق تجھ پر ہے ہر ایک کو اس کا حق پہنچاؤ۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا سلمان نے سچ کہا۔"

وصفی اَحادیث

۱۔ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّہٗ سَمِعَ وَاثِلَۃَ ابْنَ الْاَسْقَعِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

---

۱ اُمِّ درداء کا اصل نام خیرۃ بنت ابی حدرد ہے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ۔ (۱)

" واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی اولاد سے کنانہ کو چُنا۔ پھر کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور پھر بنو ہاشم سے مجھے چُنا گیا۔"

۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا۔ (۲)

" حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہٗ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے بہترین خلق والے تھے۔"

۳۔ اَبَا اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ۔ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِیْدُ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ عَظِیْمَ الْجُمَّۃِ اِلٰی شَحْمَۃِ اُذُنَیْہِ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (۳)

" ابواسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء سے سُنا کہ رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کُشادہ سینہ تھے۔ جبکہ کان کی لو تک بال رکھے اور سرخ رنگ کا جُبہ اوڑھے ہوئے تھے۔ تب میں نے رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ

---

(۱) مسلم کتاب الفضائل باب فضل نسب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔
(۲) مسلم کتاب الفضائل باب سخاوۃ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
(۳) مسلم کتاب الفضائل باب صفۃ شعرہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

وسلم سے بڑھ کر کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔"

۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِن كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ أَوْعَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱)

"حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو ریشم اور دیباج سے نرم و گداز پایا۔ اور میں نے نہیں سونگھی ایسی بہترین خوشبو جتنی اچھی خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آتی تھی۔"

۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً (۲)

"حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ یوم حدیبیہ پر لوگ پیاسے تھے۔ اسی اثناء میں آپ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ تو آپ نے اسی برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا۔ تب آپ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح

---

(۱) بخاری۔ کتاب بدأ الخلق باب علامات النبوة فی الاسلام۔

(۲) ایضاً۔

نکلنے لگا۔ پس ہم نے جی بھر کر پیا۔ اور پھر وضو کیا راوی کہتا ہے۔ اس وقت اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو سیراب ہو سکتے تھے۔ مگر اسوقت ہم پندرہ سو افراد تھے۔"

تدوین حدیث

تاریخ حدیث

کتابت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس موضوع پر دو مختلف نظریات پائے جاتے ہیں:۔

پہلا:۔ منع کتابت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوسرا:۔ جواز کتابت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ان دونوں نظریات کے دلائل پیش کر کے قوی اور مضبوط رائے کو واضح کیا جائے گا۔

۱۔ منع کتابت

۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْیَمْحُہٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا حَرَجَ۔ (۱)

"حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قرآن کے بغیر کچھ بھی نہ لکھو۔ نیز جس نے قرآن کے بغیر کچھ لکھا ہو وہ اسے مٹا دے۔"

۲۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الزھد باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم، اس حدیث کو "مسند احمد میں ملتے جلتے الفاظ میں مختصراً روایت کیا گیا ہے۔

بحوالہ ترتیب مسند احمد بن حنبل کتاب العلم باب فی النہی عن کتابۃ الحدیث تقیید العلم نہی الرسول عن الکتاب۔ باب ذکر الروایۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نہی عن کتاب ما سوی القرآن (حدیث نمبر ۵۵، جز اول ص ۴۱)

قُعُودًا نَكْتُبُ مَا نَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا هٰذَا تَكْتُبُوْنَ؟ فَقُلْنَا مَا نَسْمَعُ مِنْكَ فَقَالَ أَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ اُمْحِضُوْا كِتَابَ اللّٰهِ أَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ؟ اَمْحِضُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَخَلِّصُوْهُ قَالَ فَجَمَعْنَا مَا كَتَبْنَا فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اَحْرَقْنَاهُ بِالنَّارِ، قُلْنَا أَیْ رَسُولَ اللّٰهِ اَنَتَحَدَّثُ عَنْكَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوْا عَنِّیْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ فَإِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُوْنَ عَنْهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ كَانَ فِيْهِمْ اَعْجَبُ مِنْهُ۔ (۱)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے لکھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف آئے اور فرمایا کہ تم کیا لکھ رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا وہ لکھ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم اپنا لکھا اللہ کی کتاب سے ملا رہے ہو، کیا تم اپنا لکھا اللہ کی کتاب سے ملا رہے ہو، اللہ کی کتاب کو اکیلا رہنے دو اور اس لکھے سے خلاصی پاؤ۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ تب ہم نے سارے لکھے ہوئے کو جلا ڈالا۔ پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا ہم آپ سے احادیث بیان کرسکتے ہیں؟

---

(۱) ترتیب مسند احمد کتاب العلم باب فی النہی عن کتابۃ الحدیث، حدیث نمبر ۵۶ جزء اول، ص ۱۷۲۔

آپ نے فرمایا ہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ہم نے پھر عرض کیا۔ کیا ہم بنی اسرائیل سے بھی روایت کر سکتے ہیں۔ تو فرمایا ہاں۔ کوئی حرج نہیں تم ان سے کوئی بات بیان نہیں کرو گے۔ مگر ان کے ہاں اس سے بھی عجیب چیزیں ہوں گی۔"

۳۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثَهٗ حَدِيْثًا فَأَمَرَ إِنْسَانًا أَنْ يَكْتُبَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِهٖ فمحاه (۱)

"عبد المطلب بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ زید حضرت معاویہ کو ملے تب انہوں نے حدیث بیان کی اور اسے لکھنے کا حکم دیا تو حضرت زیدؓ نے ان کو کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے سے منع فرمایا۔ اور لکھی حدیث کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔"

۴۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ. خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَكْتُبُ الْأَحَادِيْثَ، فَقَالَ "مَا هٰذَا الَّذِيْ تَكْتُبُوْنَ؟" قُلْنَا، أَحَادِيْثُ سَمِعْنَاهَا مِنْكَ "قَالَ: أَكِتَابًا غَيْرَ كِتَابِ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ، مَا أَضَلَّ الامم مِنْ قَبْلِكُمْ الا ما اكتتبوا من الكتب مع كتاب اللّٰهِ، قَالَ أَبُوْهُرَيْرَه فَقُلْتُ انتحدث عنكَ يَارَسُوْل

---

(۱) ترتیب مسند احمد، کتاب العلم باب فی النہی عن کتابۃ الحدیث، حدیث نمبر ۵۶ جزاول، ص ۱۷۲۔

اللہ قَالَ نَعَمْ تُحَدِّثُوْا عَلَیَّ وَلَا حَرَجَ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ متعمدًا فَلیَتَبَوَّأ مقعدہ مِنَ النَّارِ ۔ (۱)

"حضرت اُبو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم لکھنے میں مشغول تھے۔ کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا لکھ رہے ہو۔ ہم نے کہا جو احادیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنیں وہ لکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ کی کتاب کے بغیر تم لکھ رہے ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں۔ کہ پہلی اُمتیں صرف اس لیئے گمراہ ہوئیں۔ کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے ساتھ اپنا لکھا ملا دیا۔ اُبو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا کیا آپ سے حدیث بیان کر سکتے ہیں۔ تو فرمایا ہاں کوئی حرج نہیں مگر جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنمی ہوگا۔"

۵۔ حَدَّثَنَا کثیر بن زَیْد عَن المطلب بن عَبْد اللہ بن حَنْطب قَالَ: دَخَلَ زَیْد بن ثابت علی مُعَاوِیَۃ فَسَأَلہ عَن حَدِیْث فأمر انسانًا یَکْتبہ فقَالَ لَہٗ زَیْد ان رسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أمرنا أن

---

(۱) تقیید العلم "نہی الرسول عن الکتاب" ذکر الروایۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس موضوع پر حضرت اُبو ہریرہ سے تین احادیث مختلف الفاظ سے مروی ہیں۔ ان تینوں حدیثوں میں ایک راوی "عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم" آتا ہے۔ جو ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ احادیث قوی نہیں۔ بلکہ ضعیف اور ناقابلِ عمل ہیں۔

لا نكتب شَيْئاً من حَدِيثه فَمَحَاه۔ (۱)

"حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کسی حدیث کے متعلق پوچھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وہ حدیث لکھ دینے کو کہا۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا۔ کہ ہم ان کی کوئی حدیث نہ لکھیں۔ لہذا اس نے اس حدیث کو مٹا دیا۔

۶۔ عَن المطّلب بن حَنطب عَنْ زَيْد بن ثابت أن النبي صَلى الله عَلَيْهِ نهى أن يكتب حَدِيْثه۔ (۲)

"مطلب بن حنطب زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔ کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو لکھنے سے منع فرمایا۔"

۷۔ أخبرني عروة بن الزبير ان عمر بن الخطّاب أرد أن يكتب السنن، فاستشار فيها اصحاب رسول الله صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلم فأشار عَلَيْه عَامتهُم بذٰلك عمر شهراً يستخير الله في ذٰلك شاكا فِيه، ثُمّ أصبح يومًا وَقد عزم الله لَهُ، فَقَالَ إني قد كنت ذكرت لكُم من كتاب السنن مَا قدْ علمتم ثُمّ تذكرت فاذا اناس مِنْ أهل الكتٰب قبلكم قد كتبوا مَعَ كتاب الله كتبا فاكتبوا عَلَيْهَا وَتركُوا كتاب الله واني وَالله لا ألبس كتاب الله بشَيْئٍ أبداً فترك كِتاب السنن۔

---

(۱) "تقييد العلم" نهى الرسول عن الكتب" ذكر الرواية عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

(۲) "...

"حضرت عروۃ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ (۱) نے سنن یعنی احادیث کو لکھنے کا ارادہ کیا تو اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا۔ سب نے کتابت حدیث کا مشورہ دیا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہم ایک ماہ تک غور و فکر کے ساتھ ساتھ استخارہ بھی کرتے رہے۔ تو ایک دن صبح کو فرمایا۔ جبکہ وہ اس رائے پر قائم ہو چکے تھے۔ کہ میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ سنن یعنی احادیث کو لکھ لوں۔ لیکن پہلی گزری ہوئی قوموں کی تاریخ سے پتہ چلا کہ انہوں نے کتابیں لکھیں۔ پھر اُن پر یہ منہ کے بل گر پڑیں۔ اور انہوں نے کتاب اللہ کو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم ہے۔ کہ میں اللہ کی کتاب کے ساتھ کسی بھی چیز کی ملاوٹ نہ ہونے دوں گا"

اجازتِ کتابت

۱۔ عَنْ اَبِیْ جحیفہ قَالَ قُلْتُ لِعَلِّی هَلْ عِنْدَکُمْ کِتَابٌ قَالَ لَا اِلَّا کِتَابُ اللّٰهِ اَوْ فَهْمٌ اُعْطِیَهٗ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اَوْمَافِیْ هٰذِهٖ الصَّحِیْفَةَ۔ قَالَ قُلْتُ فَمَا فِیْ هٰذِهٖ الصَّحِیْفَةِ، قَالَ الْعَقْلُ وَفَکَاكُ الْاَسِیْرِ وَلَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ (۲)

" ابوجحیفہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت علی سے پوچھا۔ کہ آپ کے پاس کوئی چیز لکھی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ مگر صرف کتاب اللہ یا عقلِ سلیم جسے اللہ کسی مُسلمان کو عنایت فرمائے۔ یا پھر یہ صحیفہ ہے۔ حضرت ابوجحیفہ کہتے ہیں۔ کہ اس صحیفہ

---

(۱) تقیید العلم۔ عمر یعدل عن کتب السنن۔

(۲) صحیح بخاری کتاب العلم۔

میں کیا ہے۔ تو حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ کہ اس میں مسائل دیت، قیدیوں کے مسائل اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے موجود ہیں۔"

۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ أن خزاعة قتلوا رجلا من بنی لیث عام فتح مکة بقتیل منهم قتلوه فاخبر بذلك النبیَّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فرکب راحلة فخطب فقال: انّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَکَّةَ الْقَتْلَ اَوِ الْفِیْلَ شَكَّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَّطَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَ اِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَ اِنَّمَا حَلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اَلَا وَ اِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی شَوْکُهَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُعْقَلَ وَاِمَّا اَنْ یُقَادَ اَهْلُ الْقَتِیْلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اُکْتُبْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ فُلَانٍ۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یقاد بالقاف فَقَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اَیُّ شَیْئٍ کَتَبَ لَهٗ قَالَ کَتَبَ لَهٗ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ۔ (۱)

---

(۱) صحیح بخاری کتاب العلم۔

ملاحظہ:۔ بخاری اور مسلم کی متفق حدیث میں "ابوشاہ" (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۸ پر)

"حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے بنولیث کے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا۔ جب اس واقعہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر سوار ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کو روک دیا تھا۔ مگر مجھے اور مومنین کو مکہ پر غلبہ عطا فرمایا (فتح نصیب ہوئی) لوگو خبردار رہو۔ مکہ مجھ سے پہلے اور بعد کسی کے لیئے حلال نہیں میرے لیئے بھی کچھ وقت کے لیئے حلال کیا گیا تھا۔ اور اسی وقت سے دوبارہ محترم ہے۔ اس کے کانٹے نہ اکھیڑے جائیں اور نہ ہی درخت کاٹے جائیں۔ اس میں پڑی گمشدہ چیز کو نہ اٹھایا جائے۔ مگر جو شخص اعلان کے لیئے اُٹھانا چاہے۔ جس شخص کا کوئی عزیز قتل کر دیا گیا۔ اسے دو باتوں کا اختیار ہے جسے چاہے پسند کرے یا تو بدلے میں قاتل کو قتل کردے یا خُون بہا اختیار کرے۔ اس اثنا میں ایک یمنی شخص آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم یہ خطبہ میرے لیئے لکھوا دیں۔ آپ نے فرمایا اسے لکھ دو۔ ایک قریشی شخص نے کہا اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اذخر (گھاس خوشبودار) کی استثنار کر دیجئے ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا اذخر (گھاس) کاٹنے کی اجازت ہے۔"

(بقیہ از صفحہ ۱۵۰ کا) کا نام مذکور ہے۔ بخاری نے اس حدیث کو کتاب اللقطۃ باب کیف تعرف لقطہ اھل مکۃ میں روایت کیا ہے۔ اللؤلؤ والمرجان حدیث نمبر ۸۴۱

- : قتیبہ عمم میں یہ حدیث " ذکر الروایۃ عن النبی صلی اللہ ... [illegible]
[illegible] ان بکلتہ [illegible] شاہ " میں موجود ہے۔

۳۔ أخبرني وهب بن منبه عن أخيه قَالَ سمعت أبا هريرة يقول، مَامن اصحاب النبيّ صَلى الله عَلَيه وَسَلَّم اَحَدٌ اكثر حَدِيثاً عَنْه منّي الا مَا كَان من عَبْد الله بن عمرو فَانه يَكتبُ وَلا أُكتبُ (۱)

" وھب بن منبہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے زیادہ حدیث بیان کرنے والا کوئی نہ تھا۔ سوائے عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ حدیث لکھ لیا کرتے تھے۔ اور میں نہیں لکھتا تھا"

۴۔ عَن ابن عَباس قال لَما اشتد بالنبيّ صَلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجعَهُ قَال: ائتُونِي بِكِتَاب أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَاباً لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا عَنِّيْ وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدِي التَّنَازُع فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةَ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ۔ (۲)

" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری، زور پکڑ گئی تو فرمایا۔ کہ میرے پاس لکھنے کا سامان لاؤ۔ تاکہ میں تمہارے لیئے کچھ لکھوا دوں۔ تاکہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آپ

---

(۱) صحیح بخاری کتاب العلم۔
(۲) صحیح بخاری کتاب العلم۔

صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے۔ ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے جو کافی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین جھگڑ پڑے۔ جس سے شور ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلے جاؤ میرے پاس جھگڑا نہ کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آ گئے کہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھوانے کے درمیان حائل ہوگئی یہ سب سے بڑی مصیبت ہوئی۔"

۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (یعنی بن العاص رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمَا) قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ حِفْظَهٗ فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتٰبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُكْتُبْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنِّي اِلَّا حَقٌّ۔ (۱)

"حضرت عبداللہ بن عمرو العاص روایت کرتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہر چیز لکھ لیا کرتا تھا۔ تاکہ یاد کر لیا کروں تو قریش نے مجھے اس سے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں۔ جو کبھی غصہ میں ہوتے ہیں اور کبھی خوشی میں

---

(۱) ترتیب مسند احمد کتاب العلم فصل فی الرخصۃ فی کتابۃ الحدیث، حدیث نمبر ۵۸۔

[illegible]:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص سے اس موضوع پر مختلف اور ملتے جلتے الفاظ میں "تقیید العلم" میں تقریباً بائیس روایات ملتی ہیں۔ "باب ذکر الروایات

اس لئے ان کی ہر بات نہ لکھا کرو! لہذا میں نے لکھنا ترک کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھا کرو اللہ کی قسم ہے۔ جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میرے منہ سے حق کے سوا کچھ بھی نہیں نکلتا۔"

۶۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا سَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ مَا كَانَ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (يعني بن العاص رضي الله عنهما) فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ بِيَدِهٖ وَيَعِيْهِ بِقَلْبِهٖ وَكُنْتُ اَعِيْهِ بِقَلْبِيْ وَلَا اَكْتُبُ بِيَدِيْ وَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابِ عَنْهُ فَاَذِنَ لَهٗ (وَعَنْهُ طَرِيْقٍ اٰخر) قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ (۱)

"اس حدیث کا مفہوم اور حدیث نمبر ۳ کا مفہوم و ترجمہ ایک سا ہے۔"

۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَشْهَدُ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يحفظه فَيَسْاَلُنِيْ، فَاُحَدِّثُهٗ فَشَكَا قلة حفظه اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(۱) ترتیب مسند احمد کتاب العلم باب فی الرخصة فی کتابة الحدیث حدیث نمبر ۵۹۔

وسلم " استعن علیٰ حفظك بيمينك يعنى الكتاب"(۱)

"حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنتا مگر حفظ نہ کر پاتا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حافظہ کی کمزوری کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کہ اپنے حافظ کی مدد کے لئے اپنے ہاتھ سے مدد لیا کرو یعنی لکھ لیا کرو۔"

۸۔ عَنْ اَنَس بْن مَالِكٍ قَالَ شكا رجل إلى النّبيّ صَلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سوء الحفظ فقَالَ: استعن بيَمِينك(۲)

"حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے کمزوریٔ حفظ کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لیا کرو۔"

۹۔ حَدِيْث عَن اَنَس بْن مَالِك وَقَالَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَانى رَسُوْلُ اللهِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ الله فَيَدْخُلَ النَّارَ او تَطْعَمَهُ قَالَ اَنَسٌ فَاَعْجَبَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقُلْتُ لِابْنِي اَكْتُبْهُ

---

(۱) تقيد العلم " اباحة الرسول للكتاب باب ذكر ماروى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه امر الذى شكا اليه سوء الحفظ ان يستعين بالخط۔

(۲) تقيد العلم " كتاب اباحة الرّسول لكتاب باب ذكر ماروى عن النّبي صلى الله عَليه وَسَلم أن امر الذى شكا اليه سوء الحفظ ان يستعين بالخط۔

فَکَتَبَہٗ (۱)

"حدیث انس بن مالک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ اللہ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی نہیں دیتا۔ لوگوں نے کہا وہ زبان سے تو کہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ بات نہیں۔ یہ کہ وہ مخلص نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دے وہ آگ میں نہیں جا سکتا اور نہ آگ اسے کھا ہی سکتی ہے۔ تو حضرت انس نے کہا یہ حدیث مجھے بہت پسند آئی اور میں نے اپنے بیٹے سے کہا اسے لکھ لو۔ تو اس نے لکھ لیا۔"

۱۰۔ حَدَّثَنِیْ اَنَسَ بن مَالِكٍ أن ابا بکر کتب لَہٗ فرائض الصدقة الَّذِیْ سنه رَسُوْل اللہ صَلی اللہ عَلَیْہ (۲)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس کے لیئے صدقہ کے احکام لکھ دیئے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔"

۱۱۔ عَنْ عمرو بن اَبِیْ سَبرة قَالَ، سَمِعت عُمَر بْن الخطَّاب یَقُوْل "قیدوا العلم بِالکتَاب" (۳)

"عمرو بن ابی سبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے سُنا کہ "علم کو لکھ لیا کرو۔"

۱۲ عَنْ طَارق قَالَ، روایت علیاً عَلَی المنبر وَھُوَ

---

(۱) مسلم کتاب الایمان جواز کتابۃ الحدیث۔

(۲) تقیید العلم باب ذکر من رُوی عنه من الصحابۃؓ انه کتب العلم او امر بکتابته۔

(۳) تقیید العلم باب ذکر من رُوی عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم انه کتب العلم او امر بکتابته۔

یقول " مَاعندنا کتاب لقرأہ عَلَیْکُمْ الا کتاب اللّٰہ عَزَّ وَجَل وَھٰذہ الصَّحِیفَۃ وَصحیفۃ معلقۃ فِیْ سَیْفِ عَلَیْہ حلقۃ حَدِیْد وبکراتہ حَدِیْد فِیْھَا فرائض الصَّدقۃ قد أخذھَا مِنْ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ (۱)

" حضرت طارق روایت کرتے ہیں ۔ کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر یہ کہتے سُنا اور نہیں ہے ہمارے پاس کتاب جسے ہم پڑھیں سوائے کتاب اللہ عزوجل کے ۔ اور یہ صحیفہ جو تلوار کے دستہ میں محفوظ ہے اس میں مسائل فرائض اور صدقہ کے ہیں ۔ جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے ۔"

۱۳۔ حَدَّثَنَا حَبِیْب بن جُرْی قَالَ : قَالَ عَلِیٌّ " قیدوا العِلم بالکتاب ۔ (۲)

" حبیب بن جُریٰ کہتے ہیں ۔ کہ حضرت علی کہا کرتے تھے ۔ کہ " علم کو لکھ لیا کرو ۔"

۱۴۔ عَن شرحبیل اَبِیْ سَعد قَالَ دُعَا الْحَسَن بن علی بنیہ وبنی اُخیہ فَقَالَ یَا بَنِیْ وَبَنِیْ اَخِیْ ! انکم صغار قوم یوشك ان تَکُوْنُوْا کبار آخرین فتعلموا العلم فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ مِنکُمْ اَن یرویہ فلیکتبہ وَلیضعہ فِیْ بَیْتِہٖ ۔ (۳)

" حضرت شرحبیل ابو سعد کہتے ہیں ۔ کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے

---

(۱) حوالہ ایضاً (۲) حوالہ ایضاً
(۳) حوالہ ایضاً ۔

اپنے بیٹے اور بھتیجے کو بلایا اور کہا تم ابھی چھوٹے ہو۔ علم حاصل کیا کرو اور اگر تم روایت نہ کر سکو تو لکھ کر گھر میں رکھ لیا کرو۔"

۱۵۔ عَنْ عَبْدُاللہ بن عَباس قَالَ : قَیِدُوا العلم بِالْکِتٰب ۔ (۱)

"عبدالرحمٰن بن عباس کہتے ہیں۔ " علم کو لکھ لیا کرو۔"

۱۶۔ حدثنا خالد الحذا عن ابی المتوکل قال : سألت اباسعید الخدری عن التشہد فقال " التحیات الصلوٰت، الطیبات للہ، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ " قال ابوسعید " وکنا لا نکتب الا القرآن والتشھد" (۲)

" حضرت خالد حذا ابو متوکل سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری سے تشہد کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہم قرآن اور تشہد کے بغیر کچھ نہیں لکھا کرتے تھے۔"

۱۷۔ حدثنی ابی عن عمہ ثمامۃ بن عبداللہ بن انس ان انساً کان یقول لھم "یابنی قیدوا العلم بالکتاب" (۳)

" ثمامہ بن عبداللہ بن انس کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ

---

(۱) حوالہ ایضاً (۲) تقیید العلم باب ذکر من روی عنہ من الصحابۃ رضی اللہ عنھم انہ کتب العلم أو أمر بکتابہ۔

(۳) حوالہ سابق۔

عنہ کہا کرتے تھے "اے میرے بیٹو علم کو لکھ لیا کرو۔"

۱۸۔ عَن الحسن بن جَابُرانه سأل ابا امامة عَن كتابة العِلم فقالَ " لاباس بذلك"۔ (۱)

"حسن بن جابر نے ابو امامہ سے کتابت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا "اس میں کوئی حرج نہیں۔"

۱۹۔ عَنْ عَبْدُ اللهِ بن عمرو قَالَ كَانَ عِندَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاس من أصحابه وَانا مَعَهُمْ وَأنا اصغر القوم فَقَالَ النبی صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "من كذب عَلَیَّ متعمدًا فَلْيَتَبَوأ مقعده مِنَ النار" فلما خَرجَ القوم قلت لَهُم: كَيْفَ تُحَدِّثُون عَن رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَقَدْ سَمِعتُمْ مَا قَالَ وَانْتُمْ تنهمون فِي الْحَدِيْث عَن رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلم قَالَ فضحكُوا وَقَالُوا "يَا ابن أختنا ان كل مَا سَمعنَاهُ مِنهُ هُوَ عِندَنا فِي كِتَاب۔ (۲)

"حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ صحابہ حاضر ہوئے۔ میں بھی ایک انہی میں سے تھا۔ اور سب سے چھوٹا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔ جب لوگ باہر آگئے۔ تو میں نے کہا تم کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بیان کرتے ہو۔ حالانکہ تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا۔ جبکہ تم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے بیان کرتے ہو۔ وہ ہنسے اور کہنے لگے۔ کہ اے بھتیجے ہم نے جو کچھ سنا ہے۔ وہ ہمارے پاس لکھا ہوا ہے۔"

تقیید العلم باب ذکر من روی عنہ من الصحابة رضی اللہ عنہم انه کتب او امر بکتابته۔

۲۰ - مالك عن عبد الله بن ابی بکر بن حزم أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ (۱)

"امام مالک نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تحریری احکام عمرو بن حزم کے ہاتھ یمن کے رؤسا کو لکھ کر بھیجے تھے ان میں ایک حکم یہ بھی تھا کہ کوئی شخص قرآن کو نہ چھوئے مگر طاہر"

(یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا متعلقہ حصہ نقل کیا گیا ہے)

۲۱ - عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَسُئِلَ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلاً الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ؟ فَدَعَا عَبْدُ اللهِ بِصَنْدُوقٍ لَهُ حَلَقٌ، قَالَ: فَأَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَكْتُبُ، إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلاً

---

(۱) الموطا امام مالك باب الْأَمْرِ بِالْوُضُوءِ لِمَنْ مَسَّ الْقُرْآنَ.

[۱] قال الشيخ محمد ناصر الدين الالباني محدث العصر

وفيه دليل على ان الحديث كتب في عهده صلى الله عليه وسلم خلافا كما يظنه بعض الخراصين.

قُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلًا يعني قُسْطَنْطِينِيَّةَ۔ (۱)

وقال حديث حسن الاسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي۔ وهو كما قال۔

"ابو قبیل بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمرو العاص کے پاس تھے کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ ان دو شہروں قسطنطنیہ یا رومیہ سے کون پہلے فتح ہوگا تو انھوں نے مجھے صندوق سے کتاب نکالنے کو کہا۔

پھر انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد لکھ رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ میں سے کونسا شہر پہلے فتح ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر ہرقل یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔"

معروف محدث العصر الشیخ ناصر الدین البانی اس حدیث کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن الاسناد ہے۔ جسے حاکم نے صحیح مانا اور اس کی موافقت علامہ ذہبی نے کی جیسے کہ حاکم کی رائے ہے۔

"کتابنا" کے حاشیہ میں محدث البانی فرماتے ہیں کہ

یہ بہت قوی دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حدیث کی کتابت ہوتی تھی۔ مگر جھوٹے لوگوں کا اس کے برعکس خیال ہے۔ محدث البانی اس حدیث کی فقہ اور فوائد میں لکھتے ہیں۔

---

(۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد اول حدیث ۴ و مسند احمد، والحاکم

کہ شہر قسطنطنیہ بشارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آٹھ سو سال بعد محمد الفاتح عثمانی کے ہاتھوں فتح ہوا اور ان شاء اللہ تعالیٰ رومہ جو کہ اٹلی کا دارالخلافہ ہے۔ وہ بھی بشارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فتح ہوگا اور خلافتِ راشدہ کی طرح حکمرانی ہوگی۔

۲۲ - عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِمْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا۔

قَالَ، اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ ۔ (۱)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی غیر محرم مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں نہ ملے۔ تب ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی حج کرنے چلی گئی ہے کیونکہ میرا نام ایک غزوہ میں لکھا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔"

۲۳ - عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالُوا

---

(۱) البخاری کتاب النکاح باب لا یخلون رجل بامرأۃ ذو محرم، والدخول علی المغیبۃ۔

لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللّٰهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أُمْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ (۱)

" ابی اسحاق روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان صلح حدیبیہ کے دن معاہدہ صلح حدیبیہ لکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ مشرکوں نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ سے کبھی جنگ نہ کرتے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اسے مٹا دو۔ حضرت علیؓ نے مٹانے سے انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کلمات کو مٹا دیا۔ اسی معاہدہ میں یہ شرط بھی تھی کہ

---

(۱) مسلم کتاب الجہاد باب صلح الحدیبیۃ۔

البخاری کتاب الصلح باب کیف یکتب ھذا ما صالح فلان بن فلان وفلان بن فلان وان لم ینسبہ الی قبیلتہ او نسبہ۔

مسند ابی داؤد الطیالسی حدیث ۷۱۳

جب مسلمان مکہ میں داخل ہوں گے تو ان کے پاس میان میں داخل تلوار کے سوا اور کوئی اسلحہ نہ ہوگا اور وہ تین دن تک مکہ معظمہ میں قیام کر سکیں گے۔ راوی حدیث ابی اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ جُلُبّان کیا ہے تو انھوں نے فرمایا میان کے اندر چھپا ہوا اسلحہ (تلوار)

اس حدیث کے علاوہ ایک طویل ترین حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ نے بخاری میں

۴۲ - کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب وکتابۃ الشروط میں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب سہیل بن عمرو نے مشرکین کی طرف سے کہا کہ آؤ معاہدہ لکھیں تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلایا اور فرمایا لکھو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تو سہیل بول اٹھا "الرحمٰن" اللہ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے ۔ مگر باسمک اللّٰھم لکھیں جیسا کہ ہم لکھتے ہیں۔ تو مسلمان پکار اٹھے اللہ کی قسم ہے ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" ہی لکھیں گے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "باسمک اللّٰھم" لکھیے۔

پھر فرمایا یہ وہ معاملہ (قضیہ) ہے جس پر محمد رسول اللہ" نے صلح کی۔ تب مشرکین کا نمائندہ سہیل بن عمرو چلایا" اگر ہم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانتے تو پھر ہم آپ کو بیت سے نہ روکتے اور نہ ہی آپ سے جنگ کے لیے تیار ہوتے مگر آپ "محمد بن عبداللہ" لکھیں تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ہے میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ اور فرمایا لکھو محمد بن عبداللہ آگے آخر تک طویل ترین حدیث ہے)

۲۵۔ محرم ۷ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو اسلام کا پیغام سلامتی پہنچانے کی خاطر بہت سے نامہ مبارک لکھوا کر بعض صحابہ کرام کے ذریعے مختلف اطراف میں روانہ فرمائے۔ مثلاً دحیہ کلبیؓ کو شاہِ ہرقل کی طرف اور عبداللہ بن حذافہ کو خسرو پرویز یعنی کسریٰ ایران کی طرف نامۂ مبارک پہنچانے کا کام سپرد فرمایا تھا۔

یہاں صرف اس حدیث کو پیش کرنا ہے جو شاہِ ہرقل (قیصر روم) کو نامۂ مبارک کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارسال فرمایا تھا، جس سے کتابت عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھوس ثبوت ملتا ہے۔ چونکہ اس حدیث میں حضرت ابوسفیان جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے کے ہوتے ہوئے یہ نامۂ مبارک قیصر روم کے دربار میں پہنچا تھا۔ اور اس سلسلہ میں قیصر روم اور ابوسفیان کا دلچسپ مکالمہ پیش آیا جس کا ملخص یہ ہے۔

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ ہرقل کو حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ اپنا نامۂ مبارک بھیجا اور حکم دیا اس نامۂ مبارک کو والیٔ بُصریٰ[1] کے ذریعے شاہ ہرقل (قیصر روم) کو پہنچایا جائے۔ جب یہ نامۂ مبارک ہرقل کو پہنچایا گیا اس وقت وہ بیت المقدس میں تھا۔ شاہ ہرقل نے نامۂ مبارک وصول کر کے حکم دیا کہ کیا کوئی اس قوم کا شخص موجود ہے جس قوم سے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا ہے۔ شاہ ہرقل سے کہا گیا کہ ہاں قریش کے قبیلہ سے ایک آدمی (ابوسفیان) موجود ہے۔ تب ان کو دربار میں حاضر کیا گیا۔ ان کے

---

[1] حدیث میں عظیم بُصریٰ کے الفاظ وارد ہیں۔
عظیم کے معنی والی یا امیر کے ہیں اور بُصریٰ وہ مضبوط ترین قلعہ بند شہر جس کا نام حوران تھا جو شام اور حجاز کے درمیان واقع تھا۔

ساتھ اور افراد بھی تھے۔ شاہ ہرقل نے پوچھا تم میں سے کون ہے جو اس کے قبیلے سے قریب تر ہو تو ابوسفیان نے کہا میں۔

شاہ ہرقل نے کہا میرے سامنے بیٹھو۔ اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بیٹھنے کا حکم دیا اور ترجمان کو بلایا۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھی میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں بہت باتیں بناتا مگر افسوس اس وقت قیصر کے سامنے مجھے سچ ہی کہنا پڑا۔

قیصر :۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان اور نسب کیا ہے؟

ابوسفیان :۔ شریف وعظیم۔

یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا سچ ہے۔ نبی شریف گھرانے سے ہوتے ہیں۔ تاکہ ان کی اطاعت میں کسی کو عار نہ ہو۔

قیصر :۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی کسی نے عرب میں یا قریش میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان :۔ نہیں۔

یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ وہ پہلے کا رشک کرتا ہے۔

قیصر :۔ کیا دعوئ نبوت سے پہلے یہ شخص جھوٹ بولا کرتا تھا؟

ابوسفیان :۔ نہیں۔

ہرقل نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ جو شخص سچا ہو وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔

قیصر :۔ کیا اس شخص کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

ابوسفیان :۔ نہیں۔

قیصر بولا۔ اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا نبوت کے بہانے سے باپ دادا کی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

قیصر: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے لوگ کمزور ہیں یا سردار اور قوی؟

ابوسفیان:۔ کمزور اور مسکین لوگ۔

ہرقل نے اس پر کہا ہر ایک نبی کے پہلے ماننے والے کمزور اور مسکین لوگ ہی ہوتے رہے ہیں۔

قیصر:۔ ان لوگوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے یا کم ہوتی ہے؟

ابوسفیان: بڑھ رہی ہے۔

ہرقل نے کہا ایمان کا یہی خاصہ ہے کہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور حدکمال تک پہنچ جاتا ہے۔

قیصر: کوئی شخص اس کے دین سے بیزار ہو کر پھر بھی جاتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

تب ہرقل بولا کہ ایمان کی یہی تاثیر ہوتی ہے کہ جب دل میں سما جائے تب جدا نہیں ہوتا۔

قیصر: یہ شخص کبھی عہد و پیمان بھی توڑ دیتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔ لیکن اس سال ہمارا معاہدہ اس سے ہوا ہے۔ دیکھیے کیا انجام ہو۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں اس جواب پر اتنا فقرہ ایزاد کر سکا۔ مگر قیصر نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔

اور بولا کہ نبی عہد شکن نہیں ہوتے۔ عہد شکنی دنیا دار کرتے ہیں۔

قیصر: کبھی اس کے ساتھ تمہاری لڑائی بھی ہوئی ہے؟

ابوسفیان: ہاں۔

قیصر: جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟

ابوسفیان: کبھی وہ غالب رہا (بدر میں) اور کبھی ہم غالب رہے۔ (احد میں)
ہرقل نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نبیوں کا یہی ہوتا ہے۔ لیکن
آخر کار اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح ان کو ہی حاصل ہوتی ہے۔

قیصر: اس کی تعلیم کیا ہے؟

ابوسفیان: ایک اللہ کی عبادت کرو۔ باپ دادا کا طریقہ بت پرستی چھوڑ
دو۔ نماز پڑھو، روزے رکھو، سچائی، پاکدامنی و صلہ رحمی کی پابندی اختیار کرو۔
ہرقل نے کہا نبی موعود کی یہی علامتیں ہم کو بتائی گئی ہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ
نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ لیکن یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ عرب میں پیدا ہو گا۔
اے ابوسفیان! اگر تم نے سچ سچ جواب دیے ہیں تو ایک روز جہاں
میں بیٹھا ہوں (بیت المقدس) وہ یہاں پر بھی قابض ہو جائے گا۔ کاش میں
اس کی خدمت میں پہنچ کر ان کے پاؤں دھویا کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک پڑھا گیا۔ اراکین دربار اسے سن کر چیخنے چلانے
لگے۔ اور ہم کو دربار سے باہر نکال دیا گیا۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ میرے دل میں اس روز سے اپنی ذلت کا نقش اور
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آئندہ عظمت کا مکمل یقین ہو گیا۔ (۱)

یاد رہے شاہ ہرقل عیسائی المذہب بادشاہ تھا۔ موقعہ کی مناسبت اور
ایمان کی تازگی کے لیے یہ واقعہ قلمبند کیا گیا ہے۔ اب حدیث کے آخر میں جو
نامۂ مبارک کی شکل میں تھا وہ اصل الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى
هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اَمَّا
بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدَعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ
وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ

(۱) شاہ ہرقل اور ابوسفیان میں مکالمہ کے عنوان سے مؤلف کا روزنامہ سعادت
فیصل آباد اشاعت ۱۸ نومبر ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ آرٹیکل۔

عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (۱)

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہی رحمان اور رحم کرنے والا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل روم کے بادشاہ کی طرف اس پر سلام ہو جو ہدایت پر ہو۔ اس کے بعد میں تجھے اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لے آؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لے آؤ اللہ اس کا تمہیں دگنا اجر دے گا۔ اگر تو نے انکار کیا تو رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا۔

اے اہل کتاب اس امر پر جمع ہو جاؤ اور ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنا لے۔ اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑ لیں تو صاف کہو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہی ہیں"۔

نوٹ: ۔ یا اھل الکتاب سے بانا مسلمون قرآن پاک کی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۶۴ ہے۔

---

(۱) مسلم کتاب الجھاد والسیر باب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ملخص اور الفاظ نامہ مبارک مسلم سے لیا ہے۔

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں کتاب الجھاد والسیر اور باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام والنبوۃ وان لا یتخذ بعضھم بعضا اربابا من دون اللہ۔

امام بخاری نے محمد عبد اللہ ورسولہ کے الفاظ استعمال کیے ہیں یعنی صرف عبد اللہ کا لفظ زائد ہے۔

کتابتِ حدیث مستشرقین کی نظر میں

منع کتابتِ حدیث اور جوازِ کتابتِ حدیث عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ذکر کردہ احادیث کے مطالعہ سے یہ بات صاف صاف واضح ہو جاتی ہے کہ کتابتِ حدیث عہدِ نبوی کے مبارک زمانہ ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ جس کا اقرار اسلام کے متعصب ترین معاندین علماء مستشرقین بھی کیے بغیر نہ رہ سکے۔ سب سے پہلے جرمنی مستشرق شپرنگر SPRENGER نے جب خطیب بغدادی کی کتاب تقیید العلم (1) کو ترتیب دیتے وقت اس پر مقالہ لکھا تو وہ اس میں ثبوت دیتے ہوئے لکھتا ہے (ان الحدیث کتب منذ عصر الرسول) کہ حدیث رسول اللہ کے عہد ہی میں لکھی جاتی تھی۔ اور اسی رائے پر عیار مستشرق گولڈ زہیر GOLDZIHER نے بھی اعتماد کیا بلکہ اس پر مزید ثبوت پیش کیے کہ حدیث صرف حفظاً جمع ہوئی وہم اور غلطی ہے۔ نیز آئندہ تفصیل سے اور بھی مستند و معتبر اور یقینی معلومات پیش خدمت ہیں تاکہ اس قضیہ میں کوئی الجھن باقی نہ رہے۔

مکتوباتِ نبوی | مکتوباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کتابت حدیث عہدِ نبوی کا وہ ٹھوس اور بیّن ثبوت ہے جس کا انکار ناممکن ہے

---

(1) تقیید العلم (عربی) ص ۱۶

یہ وہی کتاب ہے جس کا ایک مخطوطہ برلن لائبریری مخطوطہ ۱۰۳۵ اور ظاہریہ لائبریری مخطوطہ ۵۶ دمشق میں آج بھی محفوظ ہیں۔

صلح حدیبیہ کے بعد ۷ھ میں جب رسالتمآب نے ملوک، یہود و نصاریٰ، کسریٰ و قیصر غرضیکہ ہر طبقۂ فکر کے افراد کو مکتوب ارسال کرنے کا ارادہ مبارک فرمایا تو صحابہ کرام رضوان اللہ نے عرض کیا کہ کسریٰ اور روم کے بادشاہ اس وقت کسی مکتوب کو معتمد نہیں مانتے جب تک ان پر مہر ثبت نہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک منقش (کندہ) انگوٹھی بنوائی جس پر "محمدٌ رسول اللہ" لکھوایا۔ اپنی انگلی مبارک میں پہنتے اور بوقت ضرورت اس سے مُہر کا کام لیتے۔ مخلص (۱)

طبقات ابن سعد (۲) میں اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

"ابن سعد لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت (۳) سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ ۶ھ سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو انھوں نے بادشاہوں کو دعوت اسلام دینے کے لیے خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ لوگ خط کو اس وقت تک

---

(۱) بخاری کتاب الجہاد والسیر باب دعوۃ الیہودی والنصرانی وعلی ما یُقاتلون علیہ وما کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسریٰ والقیصر والدعوۃ قبل القتال۔

(۲) طبقات ابن سعد۔ ذکر لعثۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرسل بکتبہ الی الملوک یدعوھم الی الاسلام وما کتب بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لناس من العرب وغیرھم جلد اول ص۲۵۸۔

طبقات ابن سعد کا اصل نام الطبقات الکبریٰ لابن سعد ہے۔ (مؤلف)

(۳) متعدد صحابہ کرام

نہیں پڑھتے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگشتری بنوائی جس پر تین سطر ریں

اللہ لکھوایا گیا۔ جس سے مکتوبات پر مہر
رسول
محمد لگائی جاتی۔

پھر آپ نے چھ صحابہ کرام کو ایک ہی دن ماہ محرم میں ۷ھ کو مکتوبات عنایت فرما کر مختلف بادشاہوں کی طرف روانہ کیا۔ ان میں سے ہر صحابی اس قوم کی زبان جانتا تھا جس قوم کی طرف ان کو پیغامبر کی حیثیت سے روانہ کیا گیا تھا۔

(۱)

عمرو بن امیہ الضمری کو شاہ حبش النجاشی کی طرف دو مکتوبات گرامی دے کر بھیجا گیا۔ شاہ حبش نے مکتوبات نبوی کو وصول کرکے اپنی آنکھوں پر لگایا اور تخت شاہی سے احتراماً اتر کر زمین پر بیٹھ گئے اور نعمت اسلام سے سرفراز ہوتے ہوئے کلمۂ شہادت پکار اٹھے۔ پھر حضرت عمرو بن امیہ الضمری کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو سکتا تو ضرور ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا جس میں انھوں نے حضرت جعفر الطیار کے ہاتھ پر اپنے اسلام لانے کی سعادت کا ذکر کیا۔ پھر ان مکتوبات نبوی کو ہاتھی دانت کے ایک خوبصورت ڈبے میں بڑے احترام سے رکھوایا اور اپنی قوم کو خطاب کرکے فرمایا کہ جب تک یہ مکتوبات نبوی حبش میں رہیں گے حبشہ زوال پذیر نہ ہوگا

---

(۱) بادشاہ حبش کا نام اصحمہ اور لقب نجاشی تھا۔ حبش کو اب "الفقوپیا" کہا جاتا ہے
صحیح مسلم شرح النووی جزء صفحہ ۲۳ حاشیہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بادشاہ حبش کا لقب نجاشی، روم کا قیصر، فرس کا کسریٰ، ترک کا خاقان، قبط کا فرعون، مصر کا عزیز اور یمن کا تبع معروف تھا۔

بلکہ محفوظ و مامون رہے گا۔ یہ مکتوب جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ دو یہ ملی ہیں ارسال کیا گیا تھا۔

مکی دور کے ایک مکتوب مبارک کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہو گا۔ جو نبی آخر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار کے ہاتھوں شاہ حبشہ کو ارسال فرمایا تھا۔ جب مکہ معظمہ میں مسلمانوں پر کفار مکہ کی اذیتیں ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ اچھا ہو ① کہ تم لوگ نکل کر حبش چلے جاؤ۔ وہاں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اور وہ بھلائی کی سرزمین ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو رفع کرنے کی کوئی صورت پیدا نہ کرے تم لوگ وہاں ٹھیرے رہو۔ یہ نبوت کے دور کے پانچویں سال کی بات ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان ذوالنورین کی قیادت میں چودہ افراد کا مختصر قافلہ ہجرت حبشہ کے لیے روانہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی۔ ②

حبشہ میں مہاجرین کے ساتھ بہت اچھا سلوک روا رکھا گیا۔ وہ اپنے دین کے معاملہ میں پورے امن سے تھے۔ اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ کوئی اذیت ان کو نہ پہنچائی گئی۔ تو کفار قریش یہ سن کر بہت سٹپٹائے لہٰذا انھوں نے حضرت عمرو بن العاص جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوتے تھے اور ایک دو ساتھیوں کے ہمراہ شاہ حبش اصحمہ نجاشی کے پاس تحفے تحائف دے کر بھیجا تاکہ مسلمان واپس لائے جا سکیں۔ مگر اس نیک اور صالح بادشاہ نے

---

① سیرت سرور عالم۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ ص ۵۶۷

② " " " " " " ص ۵۶۹

کفارِ قریش کی بات نہ مانی اور انھیں ناکام لوٹنا پڑا۔

حبش کی طرف سلسلہ ہجرت مسلسل جاری رہا۔ حتیٰ کہ نبوت کے آٹھویں سال حضرت جعفر طیار کی قیادت میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جس کی تعداد ایک سو تین افراد پر مشتمل تھی ہجرت حبشہ کے لیے نکل کھڑی ہوئی اسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکتوب گرامی شاہ حبش کے نام حضرت جعفر طیار کو لکھوا کر دیا تھا۔

شاہِ حبش کے نام مکتوب نبوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ رحمن رحیم کے نام سے۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی شاہ حبش کے نام۔ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو تمام کائنات کا حاکم مطلق ہے۔ پاک ہے امان دینے والا اور سلامت رکھنے والا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ عیسیٰ ابن مریم اللہ کی روح اور اس کا حکم ہیں۔ جن کو پاک اور برائی سے محفوظ مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا گیا اور عیسیٰ بطن مریم علیہا السلام سے پیدا ہوئے۔ اللہ نے ان کو اپنی روح سے اس اس طرح پیدا کیا جیسے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا۔ پھر آپؐ نے دعوتِ اسلام کی ترغیب اور حضرت جعفر اور دوسرے مسلمانوں سے بہتر سلوک کی ہدایت کی۔

آخر میں اس پر سلامتی ہو جس نے راہِ راست کی پیروی کی۔ ①

---

① مکتوباتِ نبوی اردو از مولانا سید محبوب رضوی نذیر سنز پبلشرز اردو بازار لاہور
مکتوبات نبوی کی جمع و ترتیب کے سلسلہ میں مؤلف کی ایک (باقی اگلے صفحہ پر)

قیصرِ روم کے نام

چھٹی صدی عیسوی میں دنیا کی سیاسی قوتوں کے دو بڑے مرکز تھے۔ جزیرہ نمائے عرب کے مشرق میں خلیج فارس کے ساحل پر ایرانی حکومت قائم تھی۔ اس کا رقبہ فرغانہ و افغانستان سے لے کر یمن تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ اس وقت ایشیا کی سب سے بڑی سلطنت اور ایک عظیم الشان تہذیب کا گہوارہ تھی اور مغرب میں بحر احمر کے کناروں سے لے کر بحر اسود تک وہ سلطنت پھیلی ہوئی تھی جو تاریخ میں روم (بازنطین) کے نام سے مشہور ہے۔ دونوں حکومتوں کی سرحدیں عرب کے شمال میں عراق کے مشہور دریاؤں دجلہ و فرات پر آ کر ملتی تھیں۔ یہ اپنے زمانے کی طاقتور ترین سلطنتیں تھیں۔ اور اپنے جاہ و جلال اور قوت و سطوت کے لحاظ سے دنیا کی سب سے زیادہ پُرشوکت و عظمت حکومتیں سمجھی جاتی تھیں۔

روم اس زمانہ میں اٹلی کے دارالسلطنت کا نام ہے۔ عرب بازنطین BYZANTINE کو روم کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ چوتھی صدی عیسوی کے اوائل میں بازنطین کی سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اس کے مشرقی علاقے میں جو ایشیائے کوچک، مصر، شام اور فلسطین وغیرہ ممالک پر مشتمل تھا، کا نام کونسٹنٹائن CONSTANTINE رکھا جو اب قسطنطنیہ یا استنبول کہلاتا ہے۔ مغربی حصے کا دارالسلطنت بدستور روم رہا۔ اسلامی تاریخوں میں روم سے مراد رومی بادشاہت کا مشرقی حصہ مراد ہے۔ روم کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اچھی کوشش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین اجر عنایت فرمائے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ ان شاء اللہ بہت سود مند رہے گا۔

شاہ قیصر CAESAR کہلاتا تھا۔ (۱)

اسی قیصر کے نام حضرت دحیہ کلبی کو مکتوب نبوی دے کر بھیجا گیا تھا جس کی تفصیل "اجازت کتابت" میں حدیث ۲۵ میں بیان کر دی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ کو کسریٰ ایران کی طرف نامہ مبارک دے کر بھیجا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مکتوب کو والی بحرین کے ذریعہ سے کسریٰ کو بھیجا جائے۔

کسریٰ ایران کے نام

روم کی طرح فارس بھی قدیم ترین شہنشاہیت کا گہوارہ تھا۔ فارس وسط ایشیا کا عظیم تاریخی ملک ہے۔ اس کی حدود سلطنت ایک طرف سندھ تک پھیلی ہوئی تھیں اور دوسری طرف عراق اور عرب کے اکثر حصے یمن، بحرین اور عمان بھی فارس کے زیر اقتدار تھے۔ یہ ایشیاء کی عظیم الشان سلطنت تھی اور شان و شوکت میں دنیا کی ساری حکومتوں سے بازی لے گئی تھی۔ روم و فارس کی سلطنتوں پر صدیاں گزر چکی تھیں۔ اس لیے وہ ساری خرابیاں جو امتداد سلطنت کا لازمی نتیجہ ہیں ان میں جڑ پکڑ چکی تھیں۔ دنیوی تعیش کو انھوں نے اپنی زندگی بنا لیا تھا۔ ہر شخص دولت اور سرمائے کی تلاش میں سرگرداں نظر آتا تھا۔ عزت و عظمت کا مدار سرمایہ داری بن گیا تھا۔ داد عیش دینے کے لیے نئے نئے طریقے ایجاد کیے جاتے تھے۔ دنیا کے گوشے گوشے سے ایسے لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے جو ان کی تعیش پسندی کے لیے نت نئے طریقے دریافت کرتے اور اسباب عیش مہیا کرنے کے لیے عجیب و غریب دقیقہ سنجیوں اور نکتہ آفرینیوں

---

(۱) اقتباس از مکتوبات نبوی اردو مولانا سید محبوب رضوی۔

سے کام لیتے تھے۔ امراء سلطنت اور فوجی حکام اس جدوجہد میں مشغول نظر آتے کہ اسباب تعیش میں کس طرح دوسروں پر بازی لے جائیں۔ ایک دوسرے پر فخر و مباہات کے لیے ضروری قرار دیا گیا کہ ان کے پاس عالی شان اور سربفلک محل ہوں جن کے گرد بے نظیر باغیں باغ ہوں۔ سونے اور چاندی کے برتن ہوں۔ (۱)

جب حضرت عبداللہ بن حذافہ مکتوب مبارک لے کر شاہ کسریٰ کے پاس پہنچے وہ اس وقت نینوا میں مقیم تھا۔ اور قیصر روم سے جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔ فارس کے معمول کے مطابق بڑے جاہ و جلال اور شان و شوکت کے ساتھ خسرو تخت سلطنت کسریٰ پر متمکن تھا کہ نقیب کی آواز پر ایک شخص دربار میں حاضر ہوا۔ حاضرین نے بڑی حیرت اور استعجاب کے ساتھ اسے دیکھا۔ آپنے معمولی لباس اور اس قدر سادگی اور بے باکی سے آج تک خسرو کے دربار میں کوئی نہ آیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ نے نامۂ مبارک شاہ فارس کے سامنے پیش کر دیا جس میں لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ شاہ فارس کے نام

جو ہدایت کی پیروی کرے اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اس پر سلام ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا جو اکیلا اور لاشریک ہے۔ کوئی معبود نہیں اور محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اللہ نے مجھے تمام دنیا کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ ہر انسان کو خدا کا خوف دلاؤں۔ اسلام قبول کر لیجیے اور محفوظ ہو جائیے۔ اگر آپ نے انکار کیا تو تمام مجوسی (زرتشتی) کا گناہ بھی آپ کے ذمہ ہو گا۔ (۲)

---

(۱) اقتباس مکتوبات نبوی ص ۱۳۸

(۲) مکتوبات نبوی ص ۱۴۲

بخاری کی روایت ہے کہ جب شاہِ کسریٰ نے مکتوب گرامی سنا تو اسے غصہ سے چاک کر دیا۔ سفیرِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہ کسریٰ کے دربار سے واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اس نے آپ کا نامۂ مبارک چاک کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اَنْ یُمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ ① کہ اس نے اپنی سلطنت کو چاک کر دیا۔ اس فرمانِ نبوی کے پورے ایک ماہ بعد شیرویہ کو اس کے اپنے بیٹے نے قتل کر دیا اور خود حکومت پر قابض ہو گیا۔ اس طرح یہ فرمانِ نبوی پورا ہوا۔ پھر عہدِ فاروقی میں اس سلطنت کی سطوت و جبروت کے پرخچے قدسیانِ اسلام نے اڑا کر رکھ دیے اور کسریٰ کا پرغرور تخت و تاج مسلمان قدسیوں کی پاؤں کی ٹھوکر بن کے رہ گیا ؎

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

صدیوں رہنے والی پرشکوہ سلطنت چاک چاک ہو کر رہ گئی۔

خسرو پرویز کے نام مکتوبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دریافت ②

مئی ۱۹۶۳ء مطابق ۱۳۸۲ھ میں بیروت کے اخبارات نے یہ خبر شائع کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا کہ لبنان کے سابق وزیر خارجہ ہنری فرعون کے آبائی ذخیرے میں مکتوبِ نبوی بنام کسریٰ دریافت ہوا ہے۔ ہنری فرعون نے جو مذہباً عیسائی ہیں تحقیق کے لیے یہ مکتوبِ نبوی ڈاکٹر صلاح المنجد کو دیا۔

---

① بخاری کتاب الجہاد والسیر باب دعوۃ الیہودی والنصرانی اور کتاب المغازی باب کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسریٰ وقیصر۔

② مکتوباتِ نبوی سے اقتباس ص ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹۔

ڈاکٹر المنجد نے بیروت کے اخبار "الحیات" مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۳ء مطابق ۱۳۸۲ھ
میں مکتوب نبوی بنام کسریٰ پرویز ایک مفصل تحقیقی مقالہ شائع کیا ہے۔
ہنری فرعون لاکھوں ڈالر کے معاوضے پر بھی اس متاعِ عزیز کو فروخت کرنے
کے لیے تیار نہیں۔

مشہور محقق ڈاکٹر حمید اللہ نے بھی اس مکتوب نبوی کی بچشم خود زیارت کی
ہے۔ اور ڈاکٹر المنجد کے مضمون پر اپنے مشاہدات کا مزید اضافہ کیا ہے۔

ڈاکٹر المنجد روزنامہ "الحیات" کے صفحۂ اول پر رقم طراز ہیں۔

گزشتہ نومبر ۱۹۶۲ء کے اواخر میں ہنری فرعون نے میرے پاس کھال کا ایک
ٹکڑا بھیجا اس پر کوفی رسم الخط سے ملتی جلتی تحریر تھی۔ کھال کی حفاظت کے
لیے اور اس کو ایک فریم میں لگا دیا تھا۔ لیکن مرورِ زمانہ کی وجہ سے کپڑا بالکل
بوسیدہ ہو چکا تھا۔ صرف فریم کے سہارے وہ کھال باقی رہ گئی تھی جب میں
نے اس خط کے الفاظ دقتِ نظر سے حل کرنے اور پڑھنے شروع کیے تو یہ عظیم انکشاف
ہوا کہ یہ وہی خط ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہِ فارس کسریٰ کے
نام تحریر فرمایا تھا جس میں اس کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔

میری زندگی کے وہ لمحات بڑے مبارک تھے جبکہ میں نے نامۂ مبارک پڑھا
گزشتہ چند مہینے اس مکتوب کے حروف و الفاظ کے حل و تحقیق پر میں نے صرف
کیے۔ میں نے اس سلسلے میں تاریخ و سیر کے تمام ماخذوں کا مطالعہ کیا اور اب
اپنی اس کوشش کا نتیجہ شائع کرتے ہوئے مجھے مسرت محسوس ہوتی ہے کہ ہجرتِ
مدینہ کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرۃ العرب کے سلاطین اور ملحقہ
شہروں کے فرمانرواؤں کے پاس دعوت نامے ارسال فرمائے تھے۔

بحرین، عمان اور یمن کے سلاطین یہ سب کسریٰ فارس کے زیرِ اثر تھے۔
بلقاء اور حوران کے عیسائی بادشاہ یہ سب بازنطینی بادشاہت کے
تابع فرمان تھے۔

، ہرقل بازنطینی بادشاہت کا حکمران تھا اور شام پر اس کی حکومت تھی۔
اور مقوقس بازنطینی بادشاہت کی طرف سے مصر کا حکمران تھا۔
نجاشی حبش کا بادشاہ تھا اور کسریٰ فارس پر بادشاہی کر رہا تھا۔ عراق بھی اس کے تابع فرمان تھا۔

نیز اس زمانہ میں عرب صرف ایسی چیزوں پر لکھنے کے عادی تھے جو ان کے ہاں میسر تھیں۔ مثلاً ہڈی، پتھر، کھجوروں کے پتے اور کھال۔ ان دنوں کھال پر کتابت عام تھی۔ اونٹ یا ہرن کی کھالوں کو بالفعل تیل کر کے اس پر لکھا کرتے تھے۔ ان کی اصطلاح میں کتابت کے مصرف کے لیے جو کھال ہوتی اُس کو رَق کہا جاتا تھا۔ رَق ایک خاص قسم کی باریک جھلی کو کہتے ہیں جو کاغذ کی ایجاد سے پہلے لکھنے کے لیے چمڑے سے تیار کی جاتی تھی۔ رَق کو انگریزی میں RACHMENT کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں تورات و انجیل وغیرہ جیسی کتابیں رَق پر ہی لکھی جاتی تھیں۔ رَق تیار کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ بھیڑ بکری وغیرہ کی کھال لے کر اسے چُونے میں ڈال دیتے تھے۔ اس عمل سے کھال پر سے بال اتر جاتے پھر اسے خشک کر کے اس پر کھریا مٹی ملتے اور پتھر سے رگڑ رگڑ کر اس کی سطح کو صاف اور ہموار بنا لیتے تھے۔ اس دور میں یہی رَق قیمتی چیز سمجھی جاتی تھی۔ لہٰذا اس کو اہم قیمتی دستاویزوں اور نوشتوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا اور بادشاہوں کو بھی اس رَق پر خطوط لکھوائے جاتے تھے۔

چونکہ یہ خط کھال پر لکھا ہوا تھا۔ لہٰذا بالفعل چاک نہیں ہوا تھا۔ اس مکتوب کی دستیابی کتابتِ حدیث عہدِ نبوی میں کاتبین اور واضح ثبوت ہے۔

شاہ مقوقس کے نام

شاہ مقوقس مصر اور اسکندریہ کا بادشاہ تھا۔ عہدِ نبوی کے وقت مصر میں دو قومیں آباد تھیں۔ ایک قبطی جو اصل باشندے تھے۔ دوسرے رومی (بازنطینی)

جنھوں نے مصر کی نئی نو آبادی بنا رکھا تھا۔ شاہ مقوقس بازنطینی سلطنت کی طرف سے مصر کا نائب السلطنت تھا اور اپنے مذہب کا معروف عالم تسلیم کیا جاتا تھا۔

مصر کا مشہور اور قدیم شہر اسکندریہ اس کا دارالخلافہ تھا۔

شاہِ رسالت کی طرف سے حضرت حاطب ابن بلتعہ کو مکتوب گرامی دے کر بھیجا گیا۔ نامہ مبارک و مقدس کے الفاظ یہ تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم قبط۔

سلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یوتک اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم اھل القبط۔ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاۗءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (۱)

• شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

محمد بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑے قبطی بادشاہ کی طرف۔ اس پر اللہ کی سلامتی ہو جو ہدایت پر ہے۔ میں آپ کو اسلام لانے کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلم ہو جاؤ سلامتی پاؤ گے اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ دوہرا عنایت فرمائیں گے۔ اگر اسلام نہ لاؤ گے تو اپنا اور اپنی قوم کا گناہ تجھ پر ہو گا۔

اے اہل کتاب اس امر پر جمع ہو جاؤ جو ہمارے اور تمھارے

---

(۱) زاد المعاد ج ۲ جزء ۳ ص ۶۱۔

درمیان مشترک ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنائے۔ اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑلیں تو صاف کہو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔"

اس خط اور قیصر کے نام خط کا مضمون تقریباً ایک سا ہے۔ شاہ مقوقس نے اس نامۂ مبارک کا بڑا احترام کیا۔ اور اس کو ہاتھی دانت کے ڈبہ میں محفوظ کرلیا اور سفیر رسالت کو کہا کہ واقعی یہ رسول سچا اور برحق ہے کیونکہ علامات نبوۃ میں یہ اس کے مصداق ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عریضہ لکھنے کا حکم دیا۔ اس عریضہ کی عبارت یہ تھی۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لمحمد بن عبد اللّٰہ من المقوقس عظیم القبط

سلام علیک اما بعد فقد قرأت کتابک وفہمت ما ذکرت فیہ وما تدعوا الیہ وقد علمت ان نبیا بقی وکنت أظن أنہ یخرج بالشام وقد اکرمت رسولک وبعثت الیک بجاریتین لہما مکان فی القبط عظیم وبکسوۃ واہدیت الیک بغلۃ لترکبہا والسلام علیک (۱)

" شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے۔ آپ کا مکتوب گرامی پڑھا اور جو کچھ اس میں آپ نے ذکر فرمایا وہ سمجھا۔ اور جس کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں۔ یہ تو سمجھتا تھا کہ نبی صادق آنیوالا ہے۔ مگر میں یہ خیال رکھتا تھا کہ وہ شام سے

---

(۱) زاد المعاد جلد ۲ جزء ۳ ص ۶۱

ظہور پذیر ہوگا۔ میں نے آپ کے پیغام کی حتی الوسع عزت و احترام کیا ہے۔ اور ان کے ہاتھوں آپ کی خدمتِ عالیہ میں دو دوشیزائیں ارسالِ خدمت کر رہا ہوں جن کا وقار قومِ قبط میں معروف ہے۔ اور مزید بعض تحائف کے علاوہ آپ کی سواری کے لیے ایک دُلدل نامی خچر حاضر ہے۔ قبول فرمائیں۔ اور آپ پر سلامتی ہو۔"

یہ دو معزز خواتین ماریہ اور سیرین بھنیں ہوں گی بہنیں تھیں۔ حضرت حاطب کی تبلیغ سے یہ دونوں گھرانا اب راستہ ہی میں نعمتِ اسلام سے سرفراز ہو چکی تھیں۔

حضرت حاطب بن بلتعہ نے یہ تحائف بارگاہِ رسالت میں پیش کیے تو آپ نے قبول فرما لیے۔

حضرت ماریہ کو ام المومنین کا بلند رتبہ ملا اور وہ حرمِ نبوی میں داخل کر لی گئیں۔ نبی کے ہی بطنِ مبارک سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔

اور حضرت سیرین شاعرِ رسالت حضرت حسان بن ثابت کی زوجہ محترمہ کے اعزاز سے مشرف ہوئیں۔

دلدل نامی خچر حضرت معاویہ کے زمانہ تک زندہ رہا۔ مقوقس باوجود صداقتِ نبی کو تسلیم کرنے کے نعمتِ اسلام سے محروم رہا۔

مقوقس کے نام مکتوبِ مقدس کی دریافت

مقوقس کے نام جو نامہ مبارک بھیجا گیا تھا اور جس کو اس نے احترام کے ساتھ ہاتھی دانت کے ڈبے میں رکھوا دیا تھا وہ حسنِ اتفاق سے انیسویں صدی کے وسط میں فرانس کے مستشرق موسیو بارتلمی BORTHLAMY کو مصر میں آخمیم کی ایک عیسائی خانقاہ سے دستیاب ہوا ہے۔ یہ ایک قبطی راہب

کی انجیل پر چپکا ہوا تھا۔ یہ ورق (کھال) پر لکھا ہوا ہے۔ اس فرمانِ رسالت کو موسیو بارتلمی نے ترکی کے سلطان عبدالمجید (۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء – ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۱ء) کو ایک سو پونڈ میں فروخت کر دیا تھا۔

سلطان نے اس دُرِّ بے بہا کو سونے کے فریم میں لگوا کر قصر شاہی کے خزانے میں دوسرے تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بحفاظت رکھوا دیا۔

قصر شاہی توپ کاپی (TOP KAPI) کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد یادگاریں محفوظ ہیں۔ توپ کاپی ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں "توپ کا دروازہ" اس محل کو سلطان محمد فاتح نے فتح قسطنطنیہ کے بعد ۸۶۳ھ / ۱۴۵۸ء میں تعمیر کرایا تھا۔ ایک عرصے تک یہ محل قصرِ خلافت رہا۔ بعد میں اس کو میوزیم (عجائب گھر) کی شکل دے دی گئی۔ اس میں متعدد ہال ہیں۔ ایک ہال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو تلواریں چاندی کے ایک صندوق میں رکھی ہوئی ہیں۔ یہاں سونے کے دو صندوق ہیں۔ ایک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جُبّہ مبارک ہے اور دوسرے میں آپ کا جھنڈا ہے۔ ایک دوسرے ہال میں جسے قاعۃ العرش کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مکتوب گرامی بنام مقوقس سونے کے فریم میں رکھا ہوا ہے۔ یہ ہال میوزیم کا سب سے زیادہ مقدس حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی جگہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک اور مہر مبارک ہے جو گلابی رنگ کے عقیق کو تراش کر بنائی گئی ہے۔ اس کی شکل بیضوی ہے۔ میوزیم کے اس حصے میں ہر وقت سنگین پہرہ رہتا ہے۔ (مکتوباتِ نبوی ص ۱۶۷)

جیسا گزشتہ صفحات میں تفصیل سے آپ مطالعہ کر چکے ہیں کہ

قیصرِ روم ہرقل کی طرف حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

کسریٰ ایران خسرو پرویز کی طرف حضرت عبداللہ بن حذافہ

شاہ حبشہ اصحمہ النجاشی کی طرف حضرت عمرو ابن امیہ الضمری

اور شاہ مصر مقوقس عظیم کی طرف حاطب بن بلتعہ کو سفیر کی حیثیت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان بادشاہوں کو مکتوبات گرامی کا مشن سپرد کیا تھا۔ اسی طرح حدیث کی کتب مثلاً بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد، مسند احمد بن حنبل اور سیرت و تاریخ کی کتب مثلاً السیرۃ النبویہ لابن ھشام اور زاد المعاد میں جزئیات تک کی تفصیل کا بیان ملتا ہے وہاں مختلف لوگوں کی طرف مکتوبات نبوی پہنچانے کا کام مختلف اور متعدد صحابہ کرام کے ذمہ لگایا تھا۔ کا بھی بیان ملتا ہے۔

حضرت شجاع بن وھب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی

حضرت سلیط بن عمرو العامری کو موذہ بن علی الحنفی

حضرت عمرو بن العاص کو جُیفَر اور عبد ابنی الجلندی

یہ دونوں قبیلے اندسے متعلق رکھتے تھے۔

حضرت معاذ بن جبل اور حضرت مالک بن مُرارہ کو یمن کے لیے مکتوبات دے کر بھیجا گیا تھا۔

دیں متعدد قبیلوں اور رؤسا مثلاً

اہل ایلہ، اہل ھجر، اساقفہ نجران، حضرموت، مختلف قبائل عرب مسیلمہ کذاب، اکیدر اہل اذرح، شاہ بصری وغیرہ کو مکتوبات نبوی جن میں دعوت اسلام، تبلیغ اسلام، مسائل اسلام کے حل سے متعلق جامع معلومات آج بھی محفوظ ملتی ہیں۔ جو کتابت عہد نبوی میں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اسی طرح مختلف قبیلوں، لوگوں، رؤسا، بادشاہوں سے سیاسی، دینی اور متعدد اقسام کے معاہدات اس پر مستزاد ہیں۔ (عکس مکتوبات نبوی ص۲۵۵ پر دیکھیں)

صحائف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح مکتوباتِ نبوی کتابتِ عہد رسول کا منہ بولتا ثبوت ہیں

اسی طرح صحائف نبوی جو آپ کی زندگی مبارک میں تحریر کیے گئے تھے بھی ایک جیتا جاگتا ٹھوس ثبوت ہے۔ یہاں پر کچھ صحائف کا ذکر کیا جائے گا جو دور نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لکھے گئے تھے۔

صحیفۂ مدینہ

مکہ معظمہ میں پرستاران حق پر جب کفار کی ایذا رسانیاں عروج پر پہنچیں تو مسلمانوں کا جینا مشکل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت موجزن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ہجرت مدینہ کا حکم ملا۔ چنانچہ مکہ مکرمہ سے مسلمانوں کی ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں ورود مسعود صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کی ہجرت کے پہلے سال ہی سے اسلام کی ایک نوزائیدہ مملکت کا مقام حاصل ہوا تو اس مملکت کے لیے ایک دستور CONSTITUTION ترتیب دے کر اسے لکھا گیا۔ جس میں اہل مدینہ کے یہودیوں اور عربوں اور مسلمان مہاجرین و انصار کے حقوق و فرائض کا تعین کیا گیا۔

اس دستور کی باون دفعات تھیں جس کی کتابت INSCRIPTION آپ کے حکم سے کی گئی تھی۔ اس دستور یعنی تحریر WRITING میں "اهل هذه الصحيفة" (۱) کے الفاظ پانچ دفعہ ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ صحیفہ صحابہ کرام میں بہت مشہور تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس صحیفہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ آپ کے پاس کوئی مخصوص کتاب موجود ہے تو انھوں نے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس صرف قرآن مجید ہے یا پھر عقل سلیم جو اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو عطا فرما دیتے ہیں اور یا پھر یہ صحیفہ۔ جس میں دیت، قیدیوں سے متعلق احکام کے علاوہ مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل نہیں کیا جا سکتا مرقوم تھے۔ نیز اس صحیفہ سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ صحیفہ لیتے تھے جس کا ذکر "اجازت کتابت" میں درج شدہ حدیث ۱ : ۱۲ میں ہے۔

---

(۱) سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص ۵۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحیفۂ مدینہ

۱۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاہدہ مہاجرین، قریش اور اہل مدینہ میں قیام پذیر مسلمانوں اور ان لوگوں کے لیے نافذ ہوگا جو مذکورہ بالا جماعتوں کے ساتھ متفق ہوں اور ان کے ساتھ جنگ میں برابر شریک رہیں گے۔

۲۔ معاہدین، غیر معاہدین کے مقابلے میں ایک جماعت ہوگی۔

۳۔ مہاجرین قریش خود ایک جماعت متصور ہوگی۔ یہ جماعت اپنے مجرموں کی طرف سے خون بہا کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوگی۔ نیز اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور عدل و انصاف پر مبنی ہوں گے۔

۴ سے ۱۱ دفعات تک: بنی عوف، بنی الحارث، بنی ساعدہ، بنی جُشَم، بنی النجار، بنی عمر، بنی النبیت اور بنی الاوس اپنی اپنی جماعت کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ اور دفعہ ۳ یعنی دیت کی ادائیگی مل کر ادا کریں گے۔ اور اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ یہ امور عدل و انصاف کے اصولوں پر مبنی ہوں گے۔

۱۲۔ مسلم جماعت سے اگر کوئی نادار فرد کسی ایسے جرم کا مرتکب ہو جس سے دیت آتی ہو۔ یا کہیں قید ہو جائے اور فدیہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ ایسے مسلمان بھائی کا خون بہا یا فدیہ ادا کر کے اسے رہائی دلائیں تاکہ مسلمانوں میں باہمی تعلقات میں نیکی اور ہمدردی و محبت پیدا ہو۔

۱۳۔ کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان بھائی کے آزاد کردہ غلام کی مخالفت

نہیں کرے گا۔

۱۴۔ سب مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ ہر ایسے فرد کی مخالفت کریں جو فتنہ و فساد برپا کرنا چاہے۔ ایسے سرکش کی سزا کے لیے سب مسلمان متحد رہیں گے خواہ وہ سرکش ان میں سے کسی کا فرزند ہی کیوں نہ ہو۔

۱۵۔ کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل کر دے یا کسی مسلمان کے مقابل کسی کافر کی مدد کرے۔

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا عہد و پناہ اور ذمہ داری ایک ہی ہے۔ یہ کہ اگر کسی مسلمان نے کسی کو پناہ دی گویا اس کی پناہ تمام مسلمانوں کی طرف سے پناہ ہوگی، خواہ پناہ دینے والا کمزور مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ سب مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں بھائی بھائی ہیں۔

۱۷۔ جن یہودیوں نے ہمارے ساتھ معاہدہ کیا ہے وہ تمام مسلمانوں کی طرف سے ہمدردی کے مستحق ہوں گے بلکہ ان کے دشمنوں کی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔

۱۸۔ تمام مسلمانوں کی صلح ایک ہوگی۔ جنگ کی صورت میں کوئی مسلمان دوسرے مسلمانوں کو چھوڑ کر اس وقت تک صلح نہیں کرے گا جب تک تمام مسلمان صلح نہیں کریں گے۔

۱۹۔ ان تمام معاہدین کو آرام کا موقع باری باری دیا جائے گا جو جنگ میں ہمارے ساتھ شامل رہیں گے۔

۲۰۔ اگر کوئی مسلمان جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو جائے تو اس کے پس ماندگان کی کفالت مسلمانوں پر فرض ہوگی۔

۲۱۔ بے شک سب متقی مسلمان راہ راست اور بہتر طریقے پر ہیں۔

۲۲۔ کوئی غیر مسلم فریق۔ قریش کی جان و مال کو کسی طرح کی پناہ نہ دے گا اور نہ کسی غیر مسلم کو کسی مسلمان کے مقابلے میں امداد دے گا۔

۲۳۔ اگر کسی مسلمان کو کوئی قتل کر دے اور اس کا ثبوت مل جائے تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ یا مقتول کے ورثاء دیت لے کر راضی ہو جائیں تو پھر قصاص نہیں لیا جائے گا۔ تمام مسلمان اس کی پیروی کریں گے۔

۲۴۔ ہر مسلمان جو اس معاہدہ کو تسلیم کرے اور اس کی پابندی کا اقرار بھی کرے اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان بھی رکھے اس کے لیے ہرگز جائز نہ ہوگا کہ وہ کسی ایسے شخص سے واسطہ رکھے جو اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتا ہو۔ تو اس پر اللہ کی لعنت و ناراضگی اور غضب نازل ہوگا۔

۲۵۔ اگر معاہدین میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو اس کے فیصلہ کے لیے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

۲۶۔ معاہدہ کی رو سے یہودیوں پر لازم ہوگا کہ وہ مسلمانوں کی حالتِ جنگ میں مسلمانوں کی مالی امداد کریں گے۔

۲۷ سے ۳۶ شق تک۔ بنی عوف، بنی النجار، بنی الحارث، بنی ساعدہ، بنی الاوس، بنی ثعلبہ، بنی جفنہ کے یہود جو اس معاہدہ میں شریک و فریق ہیں نیز مسلمانوں کے حلیف ہیں سب اپنے اپنے مذہب کے پابند رہیں گے اور مسلمان اپنے مذہب کے پابند ہوں گے۔ مذہبی امور کے علاوہ مسلمان اور یہود ایک جماعت متصور ہوں گے۔ اگر ان معاہدین میں سے کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ اس جرم کی سزا کا مستحق ہوگا۔

۳۷۔ یہود کے مذکورہ قبیلوں کی ذیلی شاخوں کو بھی وہی حقوق و مراعات حاصل ہوں گی جو ان کو حاصل رہیں گی۔

۳۸۔ معاہدین میں سے کوئی فریق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی اجازت کے بغیر کوئی فوجی اقدام نہیں کر سکے گا۔

۳۹۔ معاہدین میں جو بھی اس عہد کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ مستوجبِ سزا

ہوگا۔ جو معاہد اس معاہدہ کی تعمیل اخلاص سے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے۔

۴۰۔ اگر مسلمانوں اور یہود کے خلاف کوئی تیسری طاقت جنگ کرے گی تو دونوں قومیں مل کر اس کے خلاف جنگ کریں گے۔ دونوں فریق اپنے اپنے مصارف جنگ خود ادا کریں گے۔

۴۱۔ معاہدین پر لازم ہوگا کہ وہ آپس میں خلوص اور خیر خواہی سے سلوک روا رکھیں نیز کوئی کسی پر ظلم اور نا انصافی نہ کرے۔

۴۲۔ یہود اس وقت تک مسلمانوں کے اخراجات برداشت کریں گے جب تک وہ مل کر جنگ کرتے رہیں گے۔

۴۳۔ یثرب (۱) (مدینہ طیبہ) کا میدان جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے آئندہ کے لیے

---

(۱) اس معاہدہ میں یثرب کا نام مدینہ کی بجائے وارد ہوا ہے۔ جبکہ بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو یثرب کہنے پر مغفرت کرنی چاہیے فرمایا۔ حدیث یہ ہے۔

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ عزوجل ھی طابۃ ھی طابۃ۔ (رواہ احمد فی مسندہ و ابو یعلیٰ)

قال الھیثمی فی مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۳۰۰ ورجالہ ثقات۔

براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ کو یثرب پکارے وہ اللہ عزوجل سے بخشش مانگے کیونکہ وہ طابہ (پاکیزہ) ہے۔ وہ پاکیزہ ہے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

صاحب مجمع الزوائد الہیثمی جلد ۳ ص ۳۰۰ میں بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔ اس لیے یہ حدیث صحیح ہے۔

وہ محترم ہو گا۔

۴۴۔ پناہ حاصل کرنے والا بھی پناہ دینے والے کی طرح سلوک کا مستحق ہو گا پناہ گزین پر بھی اس معاہدے کی تعمیل لازم ہو گی۔

۴۵۔ پناہ گاہ کے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی پناہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

۴۶۔ اگر خدانخواستہ معاہدین کے درمیان کوئی نزاع پیدا ہو جائے تو اس کے فیصلہ کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا جو شخص اس معاہدہ کی جتنی تعمیل خلوص سے کرے گا اللہ اس کا اتنا زیادہ ساتھ دے گا۔

۴۷۔ قریش مکہ اور ان کے حامیوں کو پناہ نہیں دی جا سکے گی۔

۴۸۔ مدینہ پر حملہ آور کا متفقہ کر دفاع کیا جائے گا۔

۴۹۔ مسلمان کی صلح یہود کی صلح اور یہود کی صلح مسلمانوں کی صلح متصور ہو گی البتہ مذہبی جنگ میں ہر فریق آزاد ہو گا۔

۵۰۔ مدینہ پر حملہ کی صورت میں ہر فریق اس حصہ کی مدافعت کرے گا جو اس کے سامنے ہو گا۔

۵۱۔ قبیلۂ اوس کو بھی وہی حقوق حاصل رہیں گے جو دوسرے معاہدین کو ہوں گے بشرطیکہ وہ اس معاہدہ کی وفاداری کا اظہار کریں جو اس معاہدہ کی اخلاص کے ساتھ پیروی کرے گا۔ اللہ اس کا حامی و ناصر ہو گا۔

۵۲۔ معاہدین میں سے اگر کسی فریق کو جنگی ضرورت سے مدینہ سے باہر جانا پڑے تو وہ امن کا مستحق ہو گا اور جو مدینہ میں رہے اس کے لیے بھی امن ہو گا۔ کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا اور نہ کسی کے لیے عہد شکنی جائز ہو گی جو اس معاہدہ کا سچے دل سے احترام کرے گا اس کے لیے اللہ اور اس کا رسول اس پر نگہبان ہیں۔

صحیفہ صادقہ :۔ عہد رسالت میں تحریر کردہ صحائف میں سے صحیفۂ صادقہ

سب سے مشہور صحیفہ ہے۔ یہ صحیفہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عہد نبوی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ترتیب دیا تھا۔ بقول ابن الاثیر اس میں ایک ہزار احادیث درج تھیں۔ (۱) اس صحیفہ کی تمام احادیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند احمد میں محفوظ کر لیا ہے (۲) جو اس وقت ایک معتبر ترین تاریخی اور دستاویزی ثبوت ہے۔ اس سلسلہ سے متعلق اس کتاب کا اجازت کتابت کے باب میں حدیث ۳، ۵ اور ۶ کا مطالعہ کریں۔

صحیفہ ہمام بن منبہ: یہ وہ صحیفہ ہے جو اگرچہ عہد نبوی میں مرتب نہیں کیا گیا مگر یہ صحیفہ حضرت ابوہریرہؓ کے شاگرد رشید ہمام بن منبہ نے ان سے روایت کر کے لکھا ہے۔ چونکہ اس صحیفہ کو تمام و کمال امام احمد نے مسند ابن حنبل میں (۳) سمو دیا ہے۔ اس میں کل ۱۳۸ حدیثیں ہیں۔ اس میں بیشتر احادیث صحیح بخاری کے مختلف ابواب میں موجود ہیں۔ نیز اس کے دو مخطوطے جن میں ایک برلن اور دوسرا دمشق کی لائبریری میں ملے ہیں۔ ان مخطوطوں اور مسند احمد بن حنبل میں سموئی گئی احادیث میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں۔ یہ ایک ٹھوس ثبوت ہے جو کتابت حدیث سے متعلق ملتا ہے اور یہ ثبوت منکرین حدیث کے منہ پر زبردست طمانچہ ہے۔

اسی طرح متعدد صحائف مثلاً صحیفہ جابر بن عبداللہ جس میں حج کے مسائل اور وائل بن حجر کا صحیفہ جس میں نماز کے مسائل تھے۔ نیز صحیفہ سعد بن عبادہ انصاری صحیفہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ، صحیفہ ابوموسیٰ اشعری، نسخہ سمرۃ بن جندب، صحیفہ ابی ہریرہ، صحیفہ ابی سلمۃ نبیط الشجعی وغیرہ۔

خلاصہ: منع کتابت کے سلسلہ میں جتنی احادیث اوپر بیان کی گئی ہیں

---

(۱) ترجمہ عبداللہ بن عمرو العاص از اسد الغابہ لابن اثیر۔
(۲) دیکھیے مسند احمد بن حنبل میں مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص ج ۲ ص ۱۵۸-۲۲۶
(۳) مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۱۲ - ۳۱۹

ان میں سے سب سے قوی حدیث اس موضوع میں حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے جو صحیح مسلم نے روایت کی ہے۔ علاوہ ازیں دوسری احادیث متابع اور شواہد کی سی حیثیت رکھتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث سے منع فرمایا تھا۔

جب کہ اجازت کتابت حدیث کی حمایت میں زیادہ صحیح اور ٹھوس احادیث موجود ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث لکھنے کی اجازت دی تھی۔

حقیقت میں منع کتابت کا امر ابتدائی زمانہ خاص کر مکی دور کا ہے۔ جبکہ کتابت حدیث کی اجازت کا دور مدنی ہے۔

اس کی حکمت صرف یہ تھی کہ قرآن پاک اور حدیث کو ایک صحیفہ میں نہ لکھا جائے۔ اگر کوئی حدیث کو قرآن کے بغیر لکھنا چاہتا تو اسے اجازت تھی۔ لہذا ثابت ہوا کہ اجازت کتابت کا حکم قوی اور راجح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب قرآن مجید کے ساتھ حدیث کے خلط ملط (۱) کا مسئلہ باقی نہ رہا تو مخالفین کتابت حدیث نے بھی کتابت حدیث کی موافقت اختیار کر لی۔

اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کتابت حدیث عام طور پر رائج کیوں نہ تھی؟

اس قضیہ کو سمجھنے کے لیے اُس دور کے حالات کو پیش نظر رکھ کر اگر غور کیا جائے تو بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و نبوت کے وقت عرب لوگ فطرتاً اُمی تھے۔ لوگ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ اسی لیے یہ لوگ قوی الحافظہ تھے اور ان کا اکثر و بیشتر انحصار حافظہ پر تھا۔ قبل اسلام عرب کتابت پر انحصار

---

(۱) جب وحی مکمل ہو گئی تو حدیث اور قرآن کے خلط کا مسئلہ باقی نہ رہا۔

کرتے ہی نہ تھے بلکہ وہ اشعار، خطبے اور تقاریر، نسب نامے، قصے کہانیاں سب زبانی حفظ کرتے تھے اور اس میں ہی وہ اپنا کمال سمجھتے تھے۔ یہی چیز اس وقت عربوں میں رائج تھی۔ اسی لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مبارک میں فرمایا ہے کہ

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ (سورۃ الجمعۃ آیت ۲)

"وہی اللہ کی ذات بابرکات ہے کہ جس نے اَن پڑھ لوگوں میں سے خود انہی میں سے رسول بھیجا۔"

ثابت یہ ہوا کہ عام طور پر عرب قوم میں لکھنا پڑھنا رائج نہ تھا اس دور میں یمنی لوگ لکھنا جانتے تھے اور اس وقت اس کے خط کو خطِ مسند کہا جاتا تھا۔ وہاں بھی کتابت عام نہ تھی بلکہ بعض خواص تک محدود تھی۔

پھر یمن سے یہ کتابت منتقل ہو کر حیرہ پہنچی۔

اس خط کتابت کا نام "خطِ جزم" تھا۔ کیونکہ یہ خط خطِ مسند حمیری سے اخذ کیا گیا تھا۔ پھر یہ خط کتابت حرب بن امیہ کے ذریعہ مکہ معظمہ پہنچی اور اس کے عہد میں فن کتابت کا آغاز ہوا تو مکہ کے چند قریشی لوگ فن کتابت سے آگاہ ہو گئے۔

قبل اسلام یمن، حیرہ اور مکہ معظمہ میں جزوی طور پر کتابت کا رواج پایا جاتا تھا۔

چونکہ اسلام انسان کو علم و آگاہی کا درس دیتا ہے۔ لہٰذا یہ فن کتابت بھی مسلمانوں کے لیے علم و آگہی کا سرچشمہ ثابت ہوا۔

جب اسلام کا آغاز ہوا تو مکہ معظمہ میں صرف سترہ اشخاص فن کتابت سے واقف تھے۔ جن میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

- حضرت عمر بن خطاب
- حضرت علی ابن ابی طالب
- حضرت عثمان بن عفان
- حضرت ابو عبیدہ بن الجراح
- حضرت طلحہ
- یزید بن ابی سفیان

- حضرت معاویہ بن سفیان • حضرت ابوسفیان بن حرب
- حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ
- حضرت حاطب بن عمرو • حضرت عبداللہ بن عمرو العاص
- حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی

اور خواتین میں سے

- حضرت شفا بنت عبداللہ عدویہ • حضرت حفصہ بنت عمر
- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ • حضرت کریمہ بنت مقداد

اور چند دیگر خواتین

مگر جب اسلام کی اشاعت وسیع ہونا شروع ہو گئی اور پہلی اسلامی مملکت کا مدینہ طیبہ میں قیام واقع ہو گیا تو کاتبین کی تعداد بھی بڑھنا شروع ہو گئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سیکھنے کی ترغیب مسلمانوں کو خود دی تھی۔

مثلاً غزوہ بدر کے قیدیوں کو دس مسلمان بچوں کو فدیہ کے طور پر پڑھانے کا حکم دیا گیا تھا۔

حتیٰ کہ کاتبین کی تعداد بڑھنا شروع ہو گئی۔ مسجد نبوی میں باقاعدہ رسمی طور پر کتابت کی تعلیم دینا شروع کر دی گئی اور جن معلمین و اساتذہ کا تقرر کیا گیا ان میں سے چند اسماء یہ ہیں۔

• حضرت عبداللہ بن سعید بن العاص۔ حضرت سعد بن الربیع۔ حضرت بشیر بن سعد بن ثعلبہ۔ حضرت ابان بن سعید ابن العاص۔ یہ حضرات فن کتابت کے علاوہ قرآن کریم، قرأۃ، اور اسلامی تعلیمات کا درس اپنے مسلمان بھائیوں کو دیا کرتے تھے حتیٰ کہ کاتبین وحی کی تعداد چالیس جید علماء تک پہنچ گئی تھی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقات، عہد اور دیگر قسم کے رسائل تحریر کرتے۔

کاتبینِ وحی • رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں سب سے پہلے

حضرت عبداللہ بن ابی سرح کو اپنا کاتب وحی مقرر فرمایا۔ کچھ عرصہ مرتد رہنے کے بعد فتح مکہ کے موقع پر دوبارہ مسلمان ہوئے۔

- مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے کاتب وحی حضرت ابی بن کعب تھے۔ جب یہ موجود نہ ہوتے تو آپ زید بن ثابت سے لکھواتے۔
- فتح مکہ پر جب حضرت امیر معاویہ سعادت اسلام سے بہرہ مند ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کاتب وحی مقرر فرمایا۔
- حضرت ابوبکر صدیق
- حضرت عمر فاروق
- حضرت عثمان ذوالنورین
- حضرت علی اسداللہ
- حضرت ابان بن سعید
- حضرت زید بن ارقم
- حضرت حنظلہ بن ربیع

اور متعدد صحابہ کرام یہ جلیل القدر خدمت انجام دیا کرتے تھے۔

کتابت کی توسیع اس وقت اتنی وسیع تو نہ تھی جتنی اس ایٹمی دور میں ہے اُس وقت نہ تو کاغذ دستیاب تھا اور نہ ہی بڑے بڑے برقی طباعت خانے بہرحال حسب استطاعت فن کتابت کے لیے نبوی دور میں جو کوشش ہو سکتی تھی کی گئی جس کا ثمرہ آج کے مسلمان کو چودہ صدیوں بعد مل رہا ہے۔ کیونکہ اگر اس وقت فن کتابت کی طرف توجہ نہ دی جاتی تو اس وقت ذخیرۂ حدیث جو ہم تک پہنچا ہے بھلا کیسے پہنچ سکتا تھا۔

حفاظتِ حدیث کے ذرائع

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گراں قدر ذخائر تیرہ سو سال کے عرصہ میں کن کن مراحل کو طے کرتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں۔ اور وہ کون کون سے پاکباز نفوس تھے جنھوں نے حکمت و ہدایت کے ان بیش بہا خزانوں کو آئندہ نسلوں تک محفوظ شکل میں منتقل کرنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں

وسا کر نو تو آ یا تو اس راہ میں جان کی بازی لگا دینے سے بھی گریز نہ کیا۔

حفاظت حدیث کے تین ذرائع

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم تک ہمیں قابل اعتماد ذرائع سے پہنچی ہیں۔

۱۔ تعامل حدیث

۲۔ تحریری یادداشتیں اور صحیفے۔

۳۔ حافظہ کی مدد سے روایت یعنی سلسلہ درس و تدریس اس لحاظ سے جمع و ترتیب اور تصنیف و تالیف کے پورے زمانے کو چار ادوار (۱) میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

کتابت حدیث کے ادوار

- پہلا دور: عہد نبوی سے پہلی صدی ہجری کے خاتمہ تک۔
- دوسرا دور: یہ دوسرا دور تقریباً دوسری صدی ہجری کے نصف پر منتہی ہوتا ہے۔
- تیسرا دور: یہ دور تقریباً دوسری ہجری کے نصف آخر سے چوتھی صدی ہجری کے خاتمہ تک پھیلا ہوا ہے۔
- چوتھا دور: تقریباً پانچویں صدی ہجری سے شروع ہوتا ہے اور اس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

---

(۱) مقدمہ "انتخاب حدیث" از استاذ المکرم مولانا عبدالغفار حسن۔ مذکورہ تالیف میں ادوار کی ترتیب و تفصیل بہت جامع ہے۔ لہذا بعض اضافوں کے ساتھ ان ادوار کو من وعن سمو دیا گیا ہے۔ (مؤلف)

کتابتِ حدیث کے ادوار

دورِ اول

عہدِ نبوی سے پہلی صدی ہجری کے خاتمہ تک

مکتوباتِ نبوی، صحائفِ نبوی، معاہداتِ نبوی، مسائلِ زکوٰۃ، نماز صدقات، حج وغیرہ عہدِ نبوی ہی میں لکھے جاتے تھے۔ احادیثِ نبوی فردی طور پر لکھی جاتی تھیں۔ جیسا کہ عبداللہ بن عمرو العاص احادیثِ نبوی کو باقاعدہ اجازتِ نبوی سے لکھا کرتے تھے۔ یا ابی شاہ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ لکھ کر دیا گیا تھا۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازتِ خاص سے لکھا گیا تھا۔

اسی طرح معاہدہ مدینہ جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے جس کے ابتدائی الفاظ اس طرح شروع ہوتے ہیں۔

هذا كتاب محمد النبي رسول الله بين المؤمنين والمسلمين من قريش واهل يثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس (۱)

" یہ تحریر محمد نبی رسول اللہ مومنین اور مسلمین جو قریش سے ہیں اور اہل یثرب اور جو ان کے حامی ہیں وہ سب ایک فریق ہیں۔"

اس میں "هذا كتاب" عہدِ نبوی میں تحریر کا بیّن اور واضح ثبوت ہے۔

---

(۱) سیرۃ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۵۰۱ سے ۵۰۴ تک۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ عہدِ رسالت کے مبارک دور میں گوناگوں مسائل کو تحریری شکل دی جاتی تھی۔ اس چیز سے انکار وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کی عقل پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال رکھا ہو۔ اور اس سے حق کو ذاتِ باری نے چھین رکھا ہو۔ العیاذ باللہ۔

الحمد للہ یہ بات صاف صاف واضح ہوگئی کہ حدیث نبوی عہدِ نبوی ہی میں مرتب ہونا شروع ہوگئی تھی اور اس کے بانی خود سید مرسل صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ کیونکہ ان کے حکم سے حدیث کی تحریر شروع کی گئی تھی۔

"کتابتِ حدیث مستشرقین کی نظر میں" (۱) کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوا کہ جرمنی مستشرق شپرنگر SPRENGER لکھتا ہے کہ حدیث رسول اللہ کے عہد ہی میں لکھی جاتی تھی اور اسی رائے پر عیار مستشرق گولڈ زھیسر GOLDZIHER نے بھی اعتماد کیا ہے بلکہ اس پر مزید ثبوت پیش کیے کہ حدیث صرف حفظاً جمع ہوئی وہم اور غلطی ہے۔

خلاصہ: حدیث عہدِ نبوی سے حفظاً اور تحریراً ہم تک پہنچی ہے جس کی تفصیل یہ ہے

پہلا دور

عہدِ نبوی سے پہلی صدی ہجری کے خاتمہ تک۔

اس دور کے جامعینِ حدیث اور قلم بند کی ہوئی یا داشتوں اور مجموعوں (تحریروں) کی تفصیل یہ ہے۔

---

(۱) اس کتاب میں "کتابتِ حدیث مستشرقین کی نظر میں" کا مطالعہ فرمائیں۔

مشہور حافظین حدیث (۱)

۱۔ حضرت ابو ہریرہ اصل نام عبدالرحمٰن وفات سنہ ۵۹ھ بعمر ۷۸ سال۔
تعداد روایات ۵۳۷۴۔ ان کے شاگردوں کی تعداد آٹھ سو ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس وفات سنہ ۶۸ھ بعمر ۷۱ سال۔
تعداد روایات ۲۶۶۰ (احادیث)

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین وفات سنہ ۵۸ھ بعمر ۶۷ سال۔
تعداد روایات ۲۲۱۰ (احادیث)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر وفات سنہ ۷۳ھ بعمر ۸۴ سال
تعداد روایات ۱۶۳۰ (احادیث)

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ وفات سنہ ۷۸ھ بعمر ۹۴ سال
تعداد روایات ۱۵۶۰ (احادیث)

۶۔ حضرت انس بن مالک وفات سنہ ۹۳ھ بعمر ۱۰۳ سال
تعداد روایات ۲۲۸۶ (احادیث)

۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ وفات سنہ ۷۴ھ بعمر ۸۴ سال
تعداد روایات ۱۱۷۰ (احادیث)

یہ وہ سات جلیل القدر صحابہ ہیں جن کو مکثرین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ ان میں ہر ایک کو ایک ہزار سے زیادہ احادیث حفظ تھیں۔
ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص وفات سنہ ۶۳ھ
حضرت علیؓ وفات سنہ ۴۰ھ۔ حضرت عمرؓ وفات سنہ ۲۳ھ کا شمار ان میں

---

(۱) اس باب میں تمام مذکور صحابہ اور تابعین خواہ وہ حفاظ حدیث ہوں یا کاتبین حدیث ان کا مکمل تعارف اس کتاب کے باب "تعارف راویان حدیث" کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہیں ہوتا ہے جن کی روایات کی تعداد پانچ سو سے ایک ہزار کے درمیان ہے
اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات ۱۳ھ
حضرت عثمان ذوالنورین وفات ۳۶ھ
حضرت ام سلمہ وفات ۵۹ھ
حضرت ابوموسیٰ اشعری وفات ۵۲ھ
حضرت ابوذر غفاری وفات ۳۲ھ
حضرت ابوایوب انصاری وفات ۵۱ھ
حضرت ابی بن کعب وفات ۱۹ھ
حضرت معاذ بن جبل وفات ۱۸ھ
ان صحابہ کرام سے ایک سو سے زیادہ اور پانچسو سے کم روایات منقول ہیں۔

تابعین

ان کے سوا اس دور کے ان کبار تابعین کو بھی نہیں بھلایا جا سکتا جن کی سرفروشانہ اور پرخلوص کوششوں کی بدولت سنت کے خزانوں سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک مالا مال ہوتی رہے گی۔

چند بزرگوں کا تعارف درج ذیل ہے

۱- **سعید بن مسیب**: عہد فاروقی کے دوسرے سال مدینہ میں ان کی ولادت ہوئی اور ۹۴ھ میں وفات پائی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انھوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

۲- **عروہ بن زبیر**۔ آپ کا شمار مدینہ کے ممتاز اہل علم میں ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے خواہرزادے (۱) تھے۔ زیادہ تر انھوں نے اپنی خالہ

---

(۱) بھانجے

محترمہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ نیز حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن ثابت سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔ صالح بزرگ ابن اور امام زہری جیسے اہل علم ان کے تلامذہ ہیں۔ آپ کی وفات ۹۴ھ میں ہوئی۔

۳۔ **سالم بن عبداللہ بن عمر**۔ مدینہ کے سات فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد محترم اور دوسرے صحابہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ نافع، زہری اور دوسرے مشہور تابعین آپ کے شاگرد ہیں۔ ۱۰۶ ہجری میں رحلت فرمائی۔

۴۔ **نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر**۔ یہ صاحب حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے خاص شاگرد اور امام مالک کے استاد ہیں۔ محدثین کے نزدیک یہ سند (مالک عن نافع عن عبداللہ ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سلسلۃ الذھب (طلائی زنجیر) یعنی سونے کی زنجیر شمار ہوتی ہے۔ آپ کی وفات ۱۱۷ھ میں ہوئی۔

دورِ اول کا تحریری سرمایہ

۱۔ **صحیفہ صادقہ**: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وفات بعمر ۷۷ سال کا مرتب کردہ ہے۔

آپ کو تصنیف و تالیف کا خاص ذوق تھا۔ یہ جو کچھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے اسے قلمبند کر لیا کرتے تھے۔

اس بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت (۱) دی ہوئی تھی۔ یہ مجموعہ تقریباً ایک ہزار احادیث پر مشتمل تھا۔ عرصہ تک ان کے خاندان میں محفوظ رہا۔ اب یہ مسند احمد میں تمام و کمال مل سکتا ہے۔ آپ کا

---

(۲) تفصیل کے لیے اسی کتاب کے باب "اجازتِ کتابت" میں حدیث ۵، ۶ ملاحظہ فرمائیں۔

شمار ان چند جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے جو اس عہد میں فن کتابت سے آشنا تھے۔

۲۔ **صحیفہ صحیحہ** - مرتبہ ہمام بن منبہ وفات ۱۰۱ھ

یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے استاد محترم کی روایات کو یکجا قلم بند کر لیا تھا۔ اس کے قلمی نسخے (مخطوطے) برلن اور دمشق کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ نیز امام احمد بن حنبل نے اپنی مشہور مسند میں ابوہریرہ کے عنوان سے یہ پورا صحیفہ بجنسہ سمو دیا ہے۔ (۱)

ملاحظہ ہو مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۱۲ تا ۳۱۸۔

یہ مجموعہ کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی کوشش سے طبع ہو کر حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ۱۳۸ روایات ہیں۔

یہ صحیفہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمام روایات کا ایک حصہ ہے اس کی اکثر روایات بخاری اور مسلم میں بھی ملتی ہیں۔ الفاظ ملتے جلتے ہیں کوئی نمایاں فرق نہیں۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے دوسرے شاگرد بشیر بن نہیک نے بھی ایک مجموعہ مرتب کیا تھا جس کی انھوں نے رخصت ہوتے وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کر تصدیق کرا لی تھی۔ (۲)

۴۔ **مسند ابوہریرہ** - اس کے نسخے عہد صحابہ ہی میں لکھے گئے تھے۔ اس کی ایک نقل حضرت عمر بن عبدالعزیز کے والد عبدالعزیز بن مروان گورنر مصر وفات ۸۶ھ کے پاس بھی تھی۔

انھوں نے کثیر بن مرۃ کو لکھا تھا کہ تمہارے پاس صحابہ کرام کی جو حدیثیں

---

(۳) دیباچہ صحیفہ ہمام بن منبہ مرتبہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب بحوالہ انتخاب حدیث۔

(۴) تہذیب التہذیب جلد اول صفحہ ۴۷۰

بدں ان کو لکھ کر بھیج دو لیکن حضرت ابوہریرہ کی روایات بھیجنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ہمارے پاس لکھی ہوئی موجود ہیں (۱) مسند ابوہریرہ کا ایک نسخہ امام ابن تیمیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا برلن کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ (۲)

۵۔ **صحیفہ حضرت علی** ۔ امام بخاری کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجموعہ کافی ضخیم تھا۔ اس میں زکوٰۃ، حرمت مدینہ، خطبہ الوداع اور اسلامی دستور کے نکات درج تھے۔

۶۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تحریری خطبہ۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوشاہ یمنی کی درخواست پر ایک مفصل خطبہ قلمبند کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ خطبہ حقوقِ انسانی کی اہم تفصیلات پر مشتمل ہے۔ (۳)

۷۔ **صحیفہ حضرت جابر**۔ حضرت جابر بن عبداللہ کی روایات کو ان کے تلامذہ وھب بن منبہ وفات ۱۱۰ھ اور سلیمان بن قیس لشکری نے تحریری طور پر مرتب کر لیا تھا یہ مجموعہ مناسک حج اور خطبہ حجۃ الوداع پر مشتمل تھا۔ (۴)

۸۔ **روایات حضرت عائشہ صدیقہ**۔ حضرت عائشہ ام المومنین کی احادیث ان کے شاگرد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے قلم بند کر لی تھیں۔ (۵)

۹۔ **احادیث ابن عباس** ۔ حضرت عبداللہ بن عباس کی روایات کے متعدد مجموعے تھے۔ حضرت سعید بن جبیر تابعی بھی ان کی روایات تحریری

---

(۱) مقدمہ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ص ۱۶۵ بحوالہ انتخابات حدیث۔

(۲) صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

باب ما یکرہ من التعمق والتنازع فی العلم والغلو فی الدین والبدعۃ

(۳) اس کتاب کے باب "اجازتِ کتابت" میں تفصیل کے لیے دیکھیے حدیث ۲

(۴) تہذیب التہذیب جلد چہارم ص ۲۱۴، ۲۱۵

(۵) تہذیب التہذیب جلد ہفتم ص ۱۸۰

طور پر مرتب کرتے تھے۔ (۱)

۱۰۔ **انس بن مالک کے صحیفے**۔ سعید بن بلال کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ اپنی قلمی یادداشتیں نکال کر ہمیں دکھاتے اور فرماتے یہ روایات میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہیں اور قلمبند کرانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کر تصدیق بھی کرالی ہے۔ (۲)

۱۱۔ **عمرو بن حزم**۔ جن کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریری ہدایت نامہ دیا تھا (۳) انھوں نے نہ صرف یہ کہ اس ہدایت نامہ کو محفوظ رکھا بلکہ اس کے ساتھ اکیس دوسرے فرامین نبوی بھی شامل کر کے ایک اچھی خاصی کتاب مرتب کرلی تھی۔ (۴)

۱۲۔ **رسالہ سمرہ بن جندب**۔ یہ ان کے صاحبزادے کو وراثت میں ملا۔ یہ روایات کے ایک بہت بڑے ذخیرے پر مشتمل تھا۔ (۵)

یہ وہی رسالہ ہے جس کے متعلق حضرت ابن سیرین کہا کرتے تھے کہ اس میں بہت زیادہ علم جمع کر دیا گیا ہے۔

۱۳۔ **مکتوبات حضرت نافع**۔ سلیمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر املا کرا رہے تھے اور نافع لکھتے جاتے تھے۔ (۶)

۱۴۔ معن سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود نے میرے سامنے کتاب نکالی اور حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ میرے والد عبداللہ بن مسعود کے

---

(۱) دارمی بحوالہ انتخاب حدیث (۲) دیباچہ صحیفہ ہمام بحوالہ انتخاب حدیث

(۳) دیباچہ صحیفہ ہمام بحوالہ انتخاب حدیث۔

(۴) الوثائق السیاسیہ ۔ " " "

(۵) تہذیب التہذیب جلد چہارم ص ۲۳۶

(۶) دیباچہ صحیفہ ہمام بحوالہ انتخاب حدیث۔

ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ (۱)

۱۵۔ صحیفہ سعد بن عبادہ انصاری (۲)

۱۶۔ صحیفہ عبداللہ بن اوفی (۳)

۱۷۔ صحیفہ ابی سلمۃ نبیط بن شریط الاشجعی (۴)

۱۸۔ کتاب ابی رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۵)

۱۹۔ کتاب اسماء بنت عمیس (۶)

۲۰۔ کتاب محمد بن سلمۃ الانصاری (۷)

اگر تحقیق و تفتیش کا سلسلہ جاری رکھا جائے تو ان کے علاوہ بہت سی مزید مثالیں اور واقعات مل سکتے ہیں۔ اس دور میں صحابہ کرام اور کبار تابعین نے زیادہ تر اپنی ذاتی یادداشتوں کو قلمبند کرنے پر توجہ دی لیکن دوسرے دور میں جمع و تدوین کا کام مزید وسعت اختیار کر گیا۔ جامعین حدیث نے اپنی ذاتی معلومات کے ساتھ ساتھ اپنے شہر یا علاقہ کے اہلِ علم سے مل کر ان کی روایات منضبط کرلیں۔

---

(۱) مختصر جامع العلم بحوالہ انتخاب حدیث۔

(۲) انتخاب حدیث صفحہ ۲۲۔

(۳) بحوث فی تاریخ السنۃ المشرفۃ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴

(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

(۵) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

(۶) السنۃ قبل التدوین صفحہ ۳۴۶

(۷) 〃 〃 〃 〃 〃

دوسرا دور

یہ دوسرا دور تقریباً دوسری صدی ہجری کے نصف پر منتہی (ختم) ہوتا ہے۔ اس دور میں تابعین کی ایک بڑی جماعت تیار ہوگئی تھی جس نے دیوانوں کے تحریری سرمایہ کو وسیع تر تالیفات میں سمیٹ لیا۔

جامعینِ حدیث

۱۔ محمد بن شہاب زُہری وفات ۱۲۴ھ

یہ اپنے زمانے کے ممتاز محدثین میں سے شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے علم حدیث مندرجہ ذیل جلیل القدر شخصیتوں سے حاصل کیا ہے۔

صحابہ میں سے عبداللہ بن عمر (۱) انس بن مالک، سہل بن سعد اور دیگر صغار صحابہ کرام۔

تابعین میں سے سعید بن مسیب۔ ابی امامہ بن سہل، محمود بن ربیع اور دیگر کبار تابعین۔

آپ کے تلامذہ (شاگردوں) میں امام اوزاعی، امام مالک اور سفیان بن عیینہ جیسے ائمہ حدیث کا شمار ہوتا ہے۔

ان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ۱۰۰ھ میں احادیث جمع کرنے کا حکم دیا تھا۔ (۲) چنانچہ انھوں نے اس فرمان کی تعمیل میں بہت تحریری سرمایہ جمع کیا۔ علامہ ذہبی معمر کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ زہری کے مجموعے کئی اونٹوں پر لادے گئے تھے۔ اسی طرح الرسالۃ المستطرفہ (۳) میں ذکر کیا گیا ہے کہ سب سے

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۱۰۹

(۲) تاریخ افکار و علوم اسلامی صفحہ ۳۸۳، ۳۸۴ (حاشیہ)

(۳) الرسالۃ المستطرفۃ صفحہ ۴

پہلے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسمی تدوین محمد بن مسلم المعروف شہاب زہری نے کی جیسا کہ حلیۃ الاولیاء تالیف ابو نعیم اصفہانی میں سلیمان بن داؤد سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حدیث کی تدوین (۱) امام ابن شہاب زہری نے کی اور خود ان کا بیان ہے کہ اس علم کو سب سے پہلے میں نے مدون کیا ہے۔

ان کے علاوہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے گورنر ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم کو ہدایت بھیجی تھی۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے۔

كتب عمر بن عبد العزيز الى ابى بكر بن حزم انظر ما كان من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكتبه فانى خفت دروس العلم وذهاب العلماء ولا نقبل الا حديث النبى صلى الله عليه وسلم ولتفشوا العلم ولتجلسوا حتى يعلم من لا يعلم فان العلم لا يهلك حتى يكون سرا (۲)

"حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم (گورنر مدینہ) کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو قلمبند کر لو مجھے خدشہ ہے کہ دنیا سے علماء کرام کے اٹھنے کے سبب کہیں علم دین مٹ نہ جائے۔ لہٰذا صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی کو قبول کرنا۔ نیز علماء کو چاہیے کہ وہ علم کی اشاعت کریں تعلیم

---

(۱) حکومتی سطح پر رسمی تدوین کا کام حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں امام ابن شہاب زہری نے سرانجام دیا۔ مگر حقیقتاً حدیثِ نبوی کی کتابت کا کام عہد رسالت ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بعض صحابہ نے شروع کر دیا تھا تفصیل کے لیے اسی کتاب میں اجازتِ کتابت اور مدون اول کا تحریری سرمایہ کے ابواب کا مطالعہ فرمائیں (مؤلف)

(۲) صحیح بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم۔

دینے کے لیے مجلس لگایا کریں تاکہ علم نہ جاننے والے سی کو سکھیں کیونکہ جہاں علم پوشیدہ اور خفیہ رکھا گیا وہ مٹ جاتا ہے۔"

چنانچہ گورنر موصوف نے جمع احادیث کا کام شروع کر دیا۔ اور قبل اس کے کہ ابوبکر بن حزم اپنی جمع کردہ احادیث عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں بھیجتے حضرت عمر بن عبدالعزیز دار فانی سے رفیق اعلیٰ کی طرف کوچ کر گئے۔

اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز نے

کتب عمر بن عبدالعزیز الی الآفاق انظروا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجمعوہ الخ

"حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مملکت کے تمام اطراف و جوانب میں لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تلاش کرو اور ان سب کو جمع کرو" (۱)

اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کو تاکید کی تھی کہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن انصاریہ متوفیہ ۹۸ھ اور قاسم بن محمد بن ابوبکر متوفی ۱۰۶ھ کے سرمایۂ حدیث کو لکھ کر میرے پاس بھجوا دیں۔ نیز اس کے علاوہ تمام بڑے بڑے اسلامی شہروں کے حکام کو حکم بھجوایا کہ حدیث رسول کو جمع کرو۔ یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی مملکت میں ذخائر حدیث کے جمع و تدوین کرنے کا تاکیدی فرمان جاری کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں احادیث کے دفتر کے دفتر دار الخلافہ دمشق پہنچ گئے۔ خلیفۂ وقت نے ان کی نقلیں مملکت کے گوشے گوشے میں پھیلا دیں۔ (۲)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ کارنامہ تاریخ حدیث میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا کیونکہ انھوں نے مدوّن شدہ سرمایۂ حدیث کو محفوظ کرنے کے لیے سرکاری فرمان جاری کیا اور پھر اس پر اس وقت کے علماء نے بار کیا اور بہترین اجر

---

(۱) فتح الباری بحوالہ تاریخ افکار و علوم اسلامی ص ۳۸۲ (۲) انتخاب حدیث ص ۲۳

کے مستحق ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفۃ المسلمین کے حکم کی صحیح تعمیل فرما کر احادیث کے ذخیرہ کے ذخیرے محفوظ کر دیے جو مسلمان قوم کا سرمایہ عظیم ہے کیونکہ اسلام کی بنیادی اساس کے دو بنیادی پتھر قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

اصل دین آمد کتاب اللہ معظم داشتن　　پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

امام زہری کے مجموعہ احادیث مرتب کرنے کے بعد اس دور کے دوسرے اہل علم نے بھی تدوین و تالیف کا کام شروع کر دیا۔

جیسا کہ درج ذیل نقشہ سے ظاہر ہے۔

نمبر شمار	اسم	نام شہر	وفات
۲	ابن جریج	مکہ	سنہ ۱۵۰ھ
۳	ابن اسحٰق	"	سنہ ۱۵۱ھ
۴	سفیان بن عُیینہ	"	سنہ ۱۹۸ھ
۵	سعید بن ابی عروبہ	مدینہ	سنہ ۱۵۶ھ
۶	ربیع بن صبیح	"	سنہ ۱۶۰ھ
۷	امام مالک	"	سنہ ۱۷۹ھ
۸	حماد بن سلمۃ	بصرہ	سنہ ۱۶۷ھ
۹	شعبہ بن حجاج	"	سنہ ۱۶۰ھ
۱۰	لیث بن سعد	مصر	سنہ ۱۷۵ھ
۱۱	سفیان ثوری	کوفہ	سنہ ۱۶۱ھ
۱۲	ابو عمرو اوزاعی	شام	سنہ ۱۵۶ھ
۱۳	ہیثم	واسط	سنہ ۱۸۸ھ
۱۴	عبداللہ بن مبارک	خراسان	سنہ ۱۸۱ھ
۱۵	معمر	یمن	سنہ ۱۵۳ھ
۱۶	جریر بن عبدالحمید	رے	سنہ ۱۸۸ھ

مندرجہ بالا علماء محدثین ہم عصر تھے۔ مگر اولیت کا شرف کس کو حاصل ہوا کوئی نہیں جانتا۔ حضرت امام مالک بن انس ولادت سنہ ۹۳ھ وفات سنہ ۱۷۹ھ امام زہری کے بعد مدینہ میں حدیث نبوی کی تدوین کا شرف آپ ہی کو حاصل تھا۔ آپ نے حضرت نافع اور امام زہری اور دوسرے ممتاز اہل علم سے استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ کی تعداد ۹ سو تک پہنچتی ہے۔ آپ کے چشمۂ فیض سے براہِ راست حجاز، شام، عراق، فلسطین، مصر، افریقہ اور اندلس کے ہزاروں تشنگانِ سنت سیراب ہوئے۔ آپ کے تلامذہ میں لیث بن سعد سنہ ۱۷۵ھ، عبداللہ ابن مبارک سنہ ۱۸۱ھ، امام شافعی سنہ ۲۰۴ھ اور امام محمد بن حسن الشیبانی سنہ ۱۸۹ھ جیسے مشاہیر حدیث شامل تھے۔

دوسرے دَور کا تحریری سرمایہ

۱۔ مؤطا امام مالک۔ اس دَور میں حدیث کے بہت سے مجموعے مرتب ہوئے جن میں امام مالک کی مؤطا کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس کا زمانہ تالیف سنہ ۱۳۰ھ اور سنہ ۱۴۱ھ کے درمیان ہے۔
کل روایات کی تعداد ۱۷۰۰ ہے جن میں سے
مرفوع ۶۰۰
موقوف ۶۱۳
مرسل ۲۲۸
اقوال تابعین ۲۸۵
۲۔ جامع سفیان ثوری سنہ ۱۶۱ھ
۳۔ جامع ابن مبارک سنہ ۱۸۱ھ
۴۔ جامع امام اوزاعی سنہ ۱۵۷ھ
۵۔ جامع ابن جریج سنہ ۱۵۰ھ

۶۔ کتاب الخراج قاضی ابو یوسف ۱۸۲ھ
۷۔ کتاب الآثار امام محمد ۱۸۹ھ

اس دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث آثار صحابہ اور فتاوی تابعین سب کو ایک ہی مجموعہ میں مرتب کر لیا جاتا تھا لیکن ساتھ ہی یہ بھی وضاحت ہو جاتی تھی کہ یہ صحابی یا تابعی کا قول ہے یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس دور کے جامعین حدیث مختلف ابواب کو یکجا کر دیا کرتے تھے۔ جہاں تک ایک ہی باب میں باہم مشابہ و متماثل احادیث ذکر کرنے کا تعلق ہے تو اس میں سبقت کرنے والے امام شعبی ہیں۔ کیونکہ امام صاحب موصوف سے منقول ہے کہ "یہ طلاق کے مسائل پر مشتمل بڑا باب ہے۔" اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ امام شعبی ہی باب بندی میں اولین محدث ہیں۔ جنھوں نے باب بندی کی بنا ڈالی۔

تیسرا دور

یہ دور تقریباً دوسری صدی ہجری کے نصف آخر سے چوتھی صدی ہجری کے خاتمہ تک پھیلا ہوا ہے۔

خصوصیات: اس دور کی خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ احادیث نبوی کو آثار صحابہ اور اقوال تابعین سے الگ کر کے مرتب کیا گیا۔

۲۔ قابل اعتماد روایات کے الگ مجموعے تیار کیے گئے اور اس طرح چھان بین اور تحقیق و تفتیش RESEARCH کے بعد دوسرے دور کی تصانیف تیسرے دور کی ضخیم کتابوں میں سما گئیں۔

۲۔ اس دَور میں نہ صرف یہ کہ روایات جمع کی گئیں بلکہ علم حدیث کی حفاظت کے لیے محدثین کرام نے ایک سو سے زیادہ علوم حدیث کی بنیاد ڈالی۔ جن پر اب تک ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ "شکر اللہ سعیہم وجزاہم عنا احسن الجزاء"

یہاں پر بعض علوم حدیث کا مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

عُلومِ حدیث

۱۔ علوم اسماء الرجال ANALYSIS یعنی الجرح والتعدیل:۔

اس علم میں راویوں کے حالات زندگی HISTORY SHEET یعنی پیدائش، وفات، نام، لقب، کنیت، والد کا نام، قبیلہ سے نسبت اساتذہ، شاگرد، طلب علم کے لیے سفر و مصائب) مرتبہ، طبقہ، اس کی بیان کردہ حدیثوں کی تعداد، اس کے سچ یا جھوٹ غرضیکہ اس کی زندگی کی جزئیات تک کی تفصیلات کے بارے میں ماہرین علم حدیث کے ٹھوس فیصلے درج ہیں۔

یہ علم: نادر اور بے مثال علم ہے جس کی مثال مسلمان قوم کے علاوہ اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث بیان کرنے والے راویوں کی سند کو ثقہ یا غیر ثقہ ثابت کرنے کے لیے اس کسوٹی کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے زرگر یا صرّاف سونے اور پیتل میں تمیز کرنے کے لیے کسوٹی استعمال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مستشرقین ① بھی یہ اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے کہ اس فن کی بدولت پانچ لاکھ راویوں کے حالات زندگی

---

① مقدمہ الاصابہ انگریزی شائع شدہ ۱۸۶۴ء از کلکتہ مرتبہ مستشرق اسپرنگر بحوالہ انتخاب حدیث ص ۲۶

مسلمان قوم نے محفوظ کر لیے ہیں۔

اس علم میں سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں۔

۱۔ تہذیب الکمال مؤلفہ امام یوسف مزی وفات سنہ ۷۴۲ھ

اس علم میں یہ سب سے زیادہ اہم اور مستند کتاب ہے۔

۲۔ تہذیب التہذیب مؤلفہ علامہ ابن حجر شارح بخاری

یہ بارہ جلدوں میں ہے۔ متعدد کتب خانوں سے شائع ہو چکی ہے جدید ترین طباعت دار الفکر بیروت کی ہے۔

۳۔ تذکرۃ الحفاظ مؤلفہ علامہ ذہبی وفات سنہ ۷۴۸ھ

۴۔ خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال۔

مؤلفہ علامہ صفی الدین احمد الخزرجی وفات سنہ ۹۲۳ھ

اس کتاب میں کتب ستہ کے رجال کا مختصر مگر جامع تعارف ہے

کتب ستہ یہ ہیں:

۱۔ صحیح بخاری

۲۔ صحیح مسلم

۳۔ سنن ابی داؤد

۴۔ سنن الترمذی

۵۔ سنن النسائی

۶۔ سنن ابن ماجہ

یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید اور ضروری ہے۔

مکتب مطبوعات الاسلامیہ حلب بیروت کی شائع شدہ ہے۔

۵۔ تقریب التہذیب مؤلفہ علامہ حجر عسقلانی وفات سنہ ۸۵۲ھ

یہ تہذیب التہذیب کا مختصر مگر جامع اور مختصر خلاصہ ہے

طالبان علم حدیث کے لیے مفید تحفہ ہے۔ کتب ستہ کے رجال کا خلاصہ ہے۔

دار نشر الکتب الاسلامیہ۔ گوجرانوالہ۔ پاکستان سے شائع شدہ ہے۔

۶۔ الجرح والتعدیل مؤلفہ ابن ابی حاتم رازی وفات ۳۲۷ھ
اس فن میں یکتائے روزگار تصنیف ہے۔ اس میں ۱۸۰۵۰ اشخاص
کے تراجم و تعارف ہیں۔

۷۔ لسان المیزان مؤلفہ علامہ ابن حجر عسقلانی وفات ۸۵۲ھ
اس کتاب میں ۳۴۳۴۱ اشخاص کے تراجم ہیں۔ اس فن میں ثقہ کتاب ہے۔

۸۔ اللباب فی تہذیب الانساب مؤلفہ ابن اثیر جزری تعریفِ انساب
میں مستند اور مفید ترین کتاب ہے۔

۲۔ علم مصطلح الحدیث (اصولِ حدیث) PRINCIPLES OF HADEES

یہ وہ عظیم تر علم ہے جس کے قواعد و ضوابط کی روشنی میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقسام و اصطلاحات معلوم کر کے حدیث کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس عظیم علم کی میراث کے مالک بھی مسلمان قوم ہی ہے۔ نیز کوئی غیر مسلم قوم اس علم کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ یہ علم میزان یا ترازو کی مانند ہے جس سے متن حدیث کا میزان کیا جاتا ہے۔ (۱)

اس علم میں بے شمار کتب ہیں بعض کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مقدمہ ابن الصلاح (علوم حدیث) علامہ ابن الصلاح وفات ۵۷۷ھ
۲۔ توجیہ النظر علامہ طاہر بن صالح الجزائری وفات ۱۳۳۸ھ
۳۔ قواعد التحدیث علامہ جمال الدین قاسمی وفات ۱۳۳۲ھ
۴۔ تدریب الراوی علامہ جلال الدین سیوطی وفات ۹۱۱ھ

---

(۱) تفصیل کے لیے اس کتاب میں ان عنوانات کا مطالعہ فرمائیں۔
• متواتر و آحاد • حدیث کی اقسام
• حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی مشترک اقسام
• حدیث ضعیف کی اقسام، اور حدیث قدسی۔

۵۔ المحدث الفاصل بین الراوی والواعی۔
مؤلفہ قاضی ابوالحسن بن عبدالرحمٰن وفات ۳۶۰ھ
۔ معرفۃ علوم الحدیث مؤلفہ عبداللہ الحاکم نیشاپوری وفات ۴۰۵ھ
۔ الکفایۃ فی علوم الروایۃ مصنفہ خطیب البغدادی وفات ۴۶۳ھ
۔ الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع
مصنفہ خطیب بغدادی وفات ۴۶۳ھ

۳۔ علم غریب الحدیث

اس علم میں احادیث کے مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کی گئی ہے۔ اس علم میں
۱۔ الفائق تالیف علامہ زمخشری وفات ۵۳۸ھ
۲۔ النہایۃ تالیف علامہ ابن اثیر وفات ۶۰۶ھ

۴۔ علم تخریج الاحادیث

اس علم کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ مشہور کتب مثلاً کتب تفسیر، فقہ، تصوف و عقائد، تاریخ وغیرہ میں جو روایات درج ہیں ان کا اصل ماخذ اور سرچشمہ کیا ہے؟

مثلاً ھدایۃ از برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی وفات ۵۹۲ھ

اور احیاء العلوم امام غزالی وفات ۵۰۵ھ میں بہت سی روایات بلاسند اور بلاحوالہ مذکور ہیں۔ اب اگر کسی کو یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ روایات کس پایہ کی ہیں اور کون کون سی حدیث کی کتابوں میں ان کا ذکر ہے تو اول الذکر کے لیے حافظ زیلعی ف ۷۶۲ھ کی نصب الرایہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی ف ۸۵۲ھ کی الدرایہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور آخر الذکر کے لیے حافظ زین الدین عراقی ف ۸۰۶ھ کی تالیف المغنی عن حمل الاسفار موزوں رہے گی۔ علاوہ ازیں اس موضوع پر بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

- تلخیص الحبیر تالیف علامہ ابن حجر العسقلانی ف ۸۵۲ھ جو کہ شرح الوجیز تالیف امام ابی قاسم رافعی کی احادیث کی تخریج ہے۔
- مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء۔

تالیف علامہ جلال الدین سیوطی ف ۹۱۱ھ جو کہ الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ جو کہ قاضی عیاض بن موسیٰ ف ۵۴۴ھ کی تالیف ہے کی احادیث کی تخریج ہے۔

۵۔ علم الاحادیث الموضوعہ

اس فن میں اہل علم نے مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں اور موضوع (من گھڑت) روایات کو الگ چھانٹ دیا ہے۔ اس بارے میں درج ذیل کتب زیادہ نمایاں ہیں۔

۱۔ الفوائد المجموعہ تالیف علامہ شوکانی ف ۱۲۵۵ھ

۲۔ اللآلی المصنوعۃ تالیف علامہ جلال الدین سیوطی ف ۹۱۱ھ

۳۔ تذکرۃ الموضوعات علامہ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی ف ۵۰۷ھ

۴۔ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ
تالیف علامہ ابی الحسن علی بن محمد (ابن عراق) ف ۹۶۳ھ

۵۔ المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع۔
تالیف شیخ علی قاری ف ۱۰۱۴ھ

۶۔ الموضوعات الکبریٰ تالیف شیخ علی قاری ف ۱۰۱۴ھ

۷۔ المقاصد الحسنۃ تالیف علامہ سخاوی ف ۹۰۲ھ

۸۔ کتاب الموضوعات تالیف علامہ جمال الدین معروف ابن الجوزی ف ۵۹۷ھ

۹۔ تحذیر المسلمین من الاحادیث الموضوعۃ علی سید المرسلین۔
تالیف ابی عبداللہ ظافر المالکی ف ۱۳۲۵ھ

۱۰۔ کشف الخفاء و مزیل الالباس تالیف علامہ العجلونی ف ۱۱۶۲ھ

۱۱۔ سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ تالیف علامہ ناصر الدین البانی

یہ اس دور کے محدث العصر کی اس موضوع پر مایہ ناز کتاب ہے۔

۶۔ علم الناسخ والمنسوخ

اس فن میں کتاب الاعتبار تالیف محمد بن موسیٰ حازمی وفات ۵۸۴ھ

بعمر ۳۰ سال زیادہ مستند اور مشہور ہے۔

۷۔ علم التوفیق بین الاحادیث

اس علم میں ان روایات کی صحیح توجیہہ بیان کی گئی ہے جن میں بظاہر تعارض اور باہمی ٹکراؤ معلوم ہوتا ہے۔ اس فن کی بعض مستند کتب کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مختلف الحدیث تالیف امام شافعی وفات ۲۰۴ھ

۲۔ مشکل الآثار تالیف امام طحاوی وفات ۳۲۱ھ

۳۔ تاویل مختلف الحدیث تالیف امام ابن قتیبہ الدینوری وفات ۲۷۶ھ

۸۔ علم المختلف والمؤتلف

اس علم میں خاص طور پر ان راویوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے اپنے نام، کنیت، لقب، آباؤ اجداد کے نام یا اساتذہ کے نام ملتے جلتے اور اس اشباہ کی بنا پر ایک ناواقف انسان مغالطہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس فن کی بعض مستند کتب کے نام یہ ہیں۔

۱۔ کتاب الکنی والاسماء تالیف ابی بشیر محمد بن احمد دولابی وفات ۳۲۰ھ

۲۔ کتاب الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف من الاسماء والکنی والانساب تالیف ابن ماکولا البغدادی وفات ۴۸۶ھ

۳۔ المؤتلف والمختلف تالیف عبد الغنی بن سعید۔

۴۔ المشتبہ فی اسماء الرجال تالیف حافظ بن عثمان الذھبی وفات ۷۴۸ھ

۵۔ کتاب الانساب تالیف ابن منصور السمعانی وفات سنہ ۵۶۲ھ

۶۔ تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ تالیف علامہ ابن حجر عسقلانی وفات سنہ ۸۵۲ھ

۹۔ علم اطراف الحدیث

اس علم کے ذریعے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں روایت کس کتاب میں ہے۔ اور اس کے راوی کون کون سے ہیں۔ مثلاً آپ کو "انما الاعمال بالنیات" حدیث کا ایک جملہ یاد ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس کے تمام ماخذ روایت کے پورے الفاظ اور راوی معلوم ہو جائیں تو آپ کو اس علم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اس عنوان پر معروف کتب کے چند نام یہ ہیں۔

۱۔ تحفۃ الاشراف تالیف حافظ مزی وفات سنہ ۷۴۲ھ

اس کتاب میں صحاح ستہ کی روایات کی پوری فہرست آ گئی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں مؤلف موصوف کے ۲۶ سال صرف ہوئے۔ انتہائی محنت شاقہ کے بعد یہ کتاب مکمل ہوئی۔

۲۔ اطراف الصحیحین تالیف ابی مسعود دمشقی وفات سنہ ۴۰۱ھ

۳۔ الاشراف علی معرفۃ الاطراف تالیف ابن عساکر وفات سنہ ۵۷۱ھ

۴۔ اطراف الصحیحین تالیف ابن الواسطی وفات سنہ ۴۰۲ھ

۵۔ اتحاف المہرۃ باطراف العشرۃ علامہ ابن حجر عسقلانی سنہ ۸۵۲ھ

۶۔ اطراف المسانید العشرۃ (۱) تالیف ابی عباس البوصیری وفات سنہ ۸۴۰ھ

---

(۱) وہ دس کتابیں یہ ہیں۔

۱۔ مسند ابی داؤد الطیالسی	۲۔ مسند ابی بکر الحمیدی
۳۔ مسند مسدد بن مسرہد	۴۔ مسند محمد بن یحییٰ العدنی
۵۔ مسند اسحاق بن راہویہ	۶۔ مسند ابی بکر بن ابی شیبہ
۷۔ مسند احمد بن منیع	۸۔ مسند عبد بن حمید
۹۔ مسند الحارث بن محمد بن ابی اسامہ	۱۰۔ مسند ابی یعلیٰ الموصلی

۷۔ ذخائرالمواریث تالیف عبدالغنی النابلسی وفات ۱۱۴۳ھ

۸۔ یورپ کے مستشرقین نے الیسی ہی کتابوں سے خوشہ چینی کرکے تینتیس سال کی محنت سے صرف اس لیے المعجم المفہرس بالفاظ حدیث النبوی مرتب کی تاکہ احادیث نبوی پر طعن کیا جا سکے۔ یہ کتاب پہلے انگریزی زبان میں شائع ہوئی تھی جس کا عربی ترجمہ ۱۹۳۶ء میں مصر سے شائع ہوا سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کتاب سے احادیث کی تلاش میں بہت آسانی ہوتی ہے (پوری تفصیل تعارف بعض علوم حدیث وکتب) (۱)

۱۰۔ مفتاح کنوز السنۃ تالیف ڈاکٹر ونسنک WENSINK

یہ کتاب بھی ایک یورپی مستشرق کی ترتیب ہے جسے عربی میں ایک مصری سکالر محمد فواد عبدالباقی نے ترتیب و ترجمہ کے بعد مصر سے شائع کیا تھا اب پاکستان میں سہیل اکیڈمی لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔ اس میں اطراف حدیث سے حدیث کی چودہ کتابوں کی احادیث تلاش کرنے میں بہت آسانی رہتی ہے۔ مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ترین ہے۔

۱۱۔ فقہ الحدیث

اس علم میں احکام پر مشتمل احادیث کے اسرار اور حکمتیں بے نقاب کی گئی ہیں۔ اس موضوع کی چند معروف کتابیں یہ ہیں ۔

۱۔ اعلام الموقعین تالیف علامہ ابن قیم وفات ۷۵۱ھ

۲۔ حجۃ اللہ البالغہ تالیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وفات ۱۱۷۶ھ

ان کے علاوہ اہل علم نے زندگی کے مختلف مسائل پر الگ الگ تصانیف مرتب کی ہیں۔ مثلاً :

---

(۱) تعارف بعض علوم حدیث وکتب اس کتاب کی دوسری جلد میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۔ کتاب الاموال تالیف ابوعبید قاسم بن سلام وفات ۲۲۴ھ
یہ کتاب مالی معاملات سے متعلق ہے۔

۴۔ کتاب الخراج تالیف امام ابویوسف (۱) وفات ۲۸۲ھ
اس کتاب میں زمین، عشر اور خراج وغیرہ کے مسائل پر بحث کی گئی ہے۔

نیز سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماخذ شریعت ہونے اور منکرین حدیث کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا پردہ چاک کرنے کے لیے درج ذیل تصانیف کا مطالعہ ضروری ہے۔

- کتاب الام تالیف امام شافعی
- الرسالۃ 〃 〃
- الموافقات تالیف علامہ شاطبی وفات ۷۹۰ھ
- صواعق مرسلہ تالیف علامہ ابن قیم وفات ۷۵۱ھ
- الاحکام تالیف علامہ ابن حزم اندلسی وفات ۴۵۶ھ
- سنت کی آئینی حیثیت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
- انکارِ حدیث کا منظر اور پس منظر افتخار احمد بلخی۔
- تاریخ افکار و علوم اسلامی راغب طباخ ترجمہ افتخار احمد بلخی۔
- السنۃ قبل التدوین ڈاکٹر محمد عجاج خطیب
- علوم حدیث ڈاکٹر صبحی صالح ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری۔
- السنۃ ومکانتھا ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی۔ اس کتاب کا ترجمہ بنام حدیثِ رسول کا تشریعی مقام شائع ہو چکا ہے۔ مترجم پروفیسر غلام احمد حریری ہیں۔

---

(۱) ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مشہور شاگرد تھے۔ الرسالۃ المستطرفۃ ص ۳۹

- تاریخ حدیث و محدثین محمد ابو زھو مصری مترجم پروفیسر غلام احمد حریری۔
- تدوین حدیث مولانا مناظر احسن گیلانی
- حجیت حدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی۔
- صیانۃ الحدیث مولانا عبد الرؤوف جھنڈا نگری
- علوم الحدیث محمد علی قطب
- انتخاب حدیث استاذی المکرم مولانا عبد الغفار حسن جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
- بحوث فی تاریخ السنۃ المشرفۃ استاذی المحترم الدکتور اکرم ضیاء العمری جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ۔
- مصطلح الحدیث والحدیث علامہ ناصر الدین البانی

تاریخ علم حدیث اور متعلقہ مباحث پر مندرجہ ذیل کتب اپنے اندر جامعیت اور افادیت کا پہلو رکھتی ہیں۔

- مقدمہ فتح الباری تالیف علامہ ابن حجر عسقلانی وفات ۸۵۲ھ
- جامع بیان العلم واھلہ تالیف علامہ ابن عبد البر وفات ۴۶۳ھ
- معرفت علوم الحدیث تالیف امام حاکم وفات ۴۰۵ھ
- مقدمہ تحفۃ الاحوذی مؤلفہ مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری وفات ۱۳۵۳ھ
- مقدمہ صحیح مسلم شرح امام نووی وفات ۶۷۶ھ وغیرہ

تیسرے دور کے جامعین حدیث

اس دور کے ممتاز اور مشہور جامعین حدیث اور مستند تالیفات کا تعارف ذیل میں کرایا جاتا ہے۔

۱۔ امام احمد بن حنبل ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ ۔ آپ کی اہم تالیف "مسند احمد" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ تیس ہزار روایات (۱) احادیث

---

(۱) تفصیل کے لیئے تعارف بعض علوم حدیث وکتب" اس کتاب کی دوسری جلد میں ملاحظہ کریں۔

پرمشتمل ہے۔ اس کی سات ضخیم جلدیں ہیں۔ اس میں آٹھ سو صحابہ کرام
کی روایات درج ہیں۔ ہر صحابی کی تمام روایات کو یکجا مرتب کیا گیا ہے۔
اس کتاب کی تبویب (باب بندی) اخوان المسلمون کے بانی
حسن البنا شہید کے والد بزرگوار احمد عبدالرحمان ساعاتی نے کی ہے۔
جو ضخیم گیارہ جلدوں میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ حدیث کی کتابوں
میں انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

۲۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری ولادت ۱۹۴ھ وفات ۲۵۶ھ
امام موصوف کی تصانیف میں سے سب سے زیادہ اہم اور مستند
کتاب صحیح بخاری ہے۔ اس کا پورا نام یہ ہے۔
(الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سننہ وایامہ)
اس کتاب کی تالیف میں سولہ سال صرف ہوئے۔ آپ سے براہ راست
صحیح بخاری پڑھنے والے تلامذہ (شاگردوں) کی تعداد نوّے ہزار
تک پہنچتی ہے۔ بعض دفعہ ایک ہی مجلس میں حاضرین کی تعداد تیس
ہزار تک پہنچ جایا کرتی تھی۔ اس قسم کے اجتماعات میں املا والوں کا
شمار تین سو سے متجاوز ہو جاتا تھا۔
کل تعداد احادیث مع مکررات (۱) معلقات (۲) متابعات
و موقوفات کل تعداد سات ہزار تین سو ستانوے ۷۳۹۷ ہیں۔

---

(۱) وہ احادیث جن کو کئی بار دہرایا گیا ہو۔
(۲) معلقات، متابعات اور موقوفات کی تفصیل کے لیے اسی کتاب میں
"باب حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی مشترک اقسام" میں موقوف، معلق اور
متابع کا ملاحظہ فرمائیں۔

بغیر مکررات کے ان کی تعداد چار ہزار احادیث بنتی ہے جبکہ صرف متصل السند احادیث کی کل تعداد صرف ۲۶۰۲ دو ہزار چھ سو بنتی ہے۔

اس میں اسم الکتاب ستانوے ۹۷ ہیں جبکہ ابواب کی تعداد تین ہزار چار سو پچاس ۳۴۵۰ ہے۔

قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح احادیث کی اس کتاب پر امت مسلم کا اجماع ہو چکا ہے۔ (۱)

۳۔ امام مسلم ابن حجاج قشیری ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۶۱ھ۔ آپ امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کے شاگرد تھے۔ اور امام ترمذی، ابو حاتم رازی اور ابو بکر بن خزیمہ، امام مسلم کے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔

آپ کی کتاب صحیح مسلم حسن ترتیب کے لحاظ سے زیادہ ممتاز مانی جاتی ہے۔ احادیث کی صحت کی بنیاد پر صحیح بخاری کے بعد اس کا درجہ مانا جاتا ہے اور دونوں کو صحیحین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کی متفقہ روایت کو متفق علیہ کا درجہ دیا جاتا ہے۔ معروف عالم احمد بن سلمہ کہتے ہیں صحیح مسلم کی ترتیب پر حضرت امام مسلم کو پندرہ سال کا طویل عرصہ صرف کرنا پڑے۔

۴۔ امام ابو داؤد اشعث بن سلیمان سجستانی ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ ان کی اہم تالیف "سنن ابو داؤد" کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں زیادہ تر احکام پر مشتمل روایات کو پوری جامعیت کے ساتھ یکجا کر

---

(۱) مزید تفصیل کے لیے اس کتاب میں باب "تعارف بعض علوم حدیث و کتب" کا مطالعہ فرمائیں۔

دیا گیا ہے۔ فقہی اور قانونی مسائل کا یہ بہترین ماخذ ہے۔ یہ کتاب چار ہزار آٹھ سو احادیث ۴۸۰۰ پر مشتمل ہے۔

۵۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ۔ ان کی کتاب جامع ترمذی میں احادیث سے فقہی مسالک کی تفصیلی وضاحت ہوتی ہے۔ اس کو سنن ترمذی بھی کہتے ہیں۔

۶۔ امام احمد بن شعیب نسائی وفات ۳۰۳ھ
ان کی تصنیف کا نام "سنن نسائی" ہے۔

۷۔ امام محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی وفات ۲۷۳ھ۔
ان کی کتاب "سنن ابن ماجہ" کے نام سے مشہور ہے۔

مسند احمد بن حنبل کے علاوہ ان چھ کتابوں کو محدثین کی اصطلاح میں صحاح ستہ یا کتب ستہ کہا جاتا ہے۔

ان کتب کے علاوہ اس دور میں اور بھی بہت سی مفید اور جامع تالیفات شائع ہوئی ہیں۔

- بخاری، مسلم اور ترمذی جامع کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں عقائد، عبادات اخلاق، معاملات وغیرہ تمام عنوانات پر احادیث موجود ہیں۔ اور ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ سنن کہلاتی ہیں کیونکہ ان میں زیادہ تر عملی زندگی سے متعلق روایات مرقوم ہیں۔ ترمذی کو جامع کے علاوہ سنن میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔

طبقات کتب حدیث

محدثین نے روایات کی صحت و قوت کے لحاظ سے تمام کتب حدیث کو چار طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

- طبقہ اوّل۔ موطا امام مالک، صحیح بخاری اور صحیح مسلم یہ تینوں کتابیں

صحت سند اور راویوں کی ثقاہت اور مرتبہ کے اعتبار سے اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔

- طبقۂ دوم - سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور مسند احمد ان کتابوں کے بعض راوی ثقاہت کے اعتبار سے طبقۂ اول سے کم تر ہیں لیکن ان کو بہرحال قابل اعتماد مانا جاتا ہے۔
- طبقۂ سوم - دارمی، سنن ابن ماجہ، بیہقی، دارقطنی، کتب امام طبرانی تصانیف امام طحاوی، مسند امام شافعی، مستدرک حاکم۔

ان کتابوں میں صحیح، ضعیف ہر قسم کی روایات موجود ہیں مگر قابل اعتماد یعنی صحیح روایات کا عنصر غالب ہے۔

- طبقۂ چہارم - تصانیف ابن جریر طبری
تصانیف خطیب بغدادی
تصانیف ابونعیم اصفہانی
تصانیف ابن عساکر
تصانیف دیلمی صاحب فردوس
کامل تالیف ابن عدی
کتاب الضعفاء لابن حبان
مسند تالیف خوارزمی
کتب واقدی
وفاء الوفاء تالیف مورخ سمہودی

اور اسی قبیل کی دوسری کتب اس طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔

یہ تالیفات رطب و یابس کا مجموعہ ہیں۔ موضوع (من گھڑت) روایات بکثرت ان میں موجود ہیں۔ زیادہ تر عام واعظین، مؤرخین اور اصحاب تصوف کا سہارا یہی کتابیں بنی ہیں۔ جو علوم حدیث سے بے بہرہ اور ناواقف ہیں۔

چوتھا دَور

اس دَور میں کام کی نوعیت۔

اس عرصے میں تیسرے دَور کا انداز تدوین اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ اس طویل مدت میں جو کام ہوا اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ حدیث کی اہم مدون شدہ کتب کی شرحیں۔ حواشی اور دوسری زبانوں میں تراجم لکھے گئے۔

۲۔ جن علوم حدیث کا ذکر اوپر آیا ہے۔ ان پر بہت سی تصانیف اسی دَور میں وجود میں آئی ہیں اور ان کی شرحیں اور خلاصے لکھے گئے ہیں۔

۳۔ اہل علم نے اپنے ذوق یا ضرورت کے مطابق تیسرے دَور کی تالیفات سے احادیث منتخب کر کے مفید کتابیں مرتب کیں تاکہ عام و خواص سب علم حدیث سے آگاہ ہوسکیں۔

ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

ا۔ مشکوٰۃ المصابیح مؤلفہ ولی الدین خطیب۔

اس میں عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق، آداب اور حشر و نشر سے متعلق روایات جمع کر دی گئی ہیں۔

ب۔ ریاض الصالحین۔ مرتبہ امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شارح صحیح مسلم وفات ۶۷۶ھ

یہ زیادہ تر اخلاق و آداب پر مشتمل احادیث کا انتخاب ہے۔ ہر باب کے شروع میں عنوان کے مطابق قرآنی آیات سلیقے اور مناسبت باب کے لیے ذکر کی گئی ہیں۔ یہی اس کی اہم خصوصیت ہے۔ صحیح بخاری کا بھی انداز تالیف یہی ہے۔

۴۔ منتقی الاخبار۔ مؤلف مجدالدین ابوالبرکات عبدالسلام بن
وفات ۶۵۲ھ۔ آپ مشہور شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن تیمیہ وفات
۷۲۸ھ کے جدِ امجد ہیں۔ اس کتاب کی شرح چار ضخیم جلدوں میں قاضی شوکانی
نے نیل الاوطار کے نام سے مرتب کی ہے۔

۵۔ بلوغ المرام مرتبہ علامہ ابن حجر عسقلانی وفات ۸۵۲ھ۔ شارح بخاری
بنام فتح الباری۔

اس میں زیادہ تر عبادات اور معاملات سے متعلق احادیث جمع کی گئی
ہیں۔ اس کی شرح
سبل السلام عربی میں محمد بن اسماعیل صنعانی وفات ۱۱۸۲ھ کے قلم سے
شائع ہوئی ہے اور مسک الختام کے نام سے فارسی زبان میں نواب
صدیق الحسن وفات ۱۳۰۷ھ نے ترتیب دی ہے۔ ان کتب کے اردو
میں بھی تراجم ہو چکے ہیں۔

۶۔ فقہ السنۃ السید سابق مصری
اشاعت کتاب ۱۳۹۶ھ طبقہ الاولیٰ

اس کتاب کا مقدمہ اخوان المسلمون کے بانی حسن البنا شہید نے تحریر
فرمایا ہے۔ تین نفیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
عام مسائل پر علمی سیر حاصل بحث کے بعد سنتِ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ترجیحی پہلو سے اجاگر کیا گیا۔
طہارۃ، صلاۃ، صیام، حج، زکوٰۃ، مسائل زواج، مسائل نرقہ
فضل جہاد، مسائل قرض، مزارعت، فرائض اور دیگر روزمرہ مسائل
اس میں درج ہیں۔ عام فہم اسلوب کا بہترین مرقع ہے۔

پاک و ہند میں علم حدیث

بن سیف الدین ترک وفات ۱۱۷۶ھ اور ان کی اولاد، احفاد اور تلامیذ رشدہ کی جانفشانیوں اور محنتوں سے اس ملک کی سرزمین نورِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جگمگا اٹھی و اشرقت الارض بنور ربھا۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سے اس ملک میں تراجم، شروح اور منتخب احادیث کے مجموعوں کی ترتیب و اشاعت کا مقدس مشن اب تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا ان شاء اللہ۔

یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے: انتخاب حدیث کے مجموعہ کے مرتب (۱) اور مؤلف علوم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خادمین حدیث سے نسبت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ ورنہ کہاں یہ ناچیز اور کہاں وہ بزرگ ہستیاں جنھوں نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ و تدوین کے لیے اپنی قیمتی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔

احب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحا (میں صالح لوگوں میں سے نہیں ہوں مگر ان کو پسند کرتا ہوں شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے)

اس پوری تفصیل کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اب تک کوئی دور بھی ایسا نہیں گزرا جس میں حدیث کے لکھنے اور روایت کرنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہو۔ یہ وہ سلسلۂ علم ہے جس کا دن بھی روشن ہے اور جس کی رات کا دامن بھی درخشانیوں اور تابناکیوں سے بھرپور ہے۔ لیلھا کنھارھا (۲)

---

(۱) استاذی المکرم مولانا عبد الغفار حسن۔

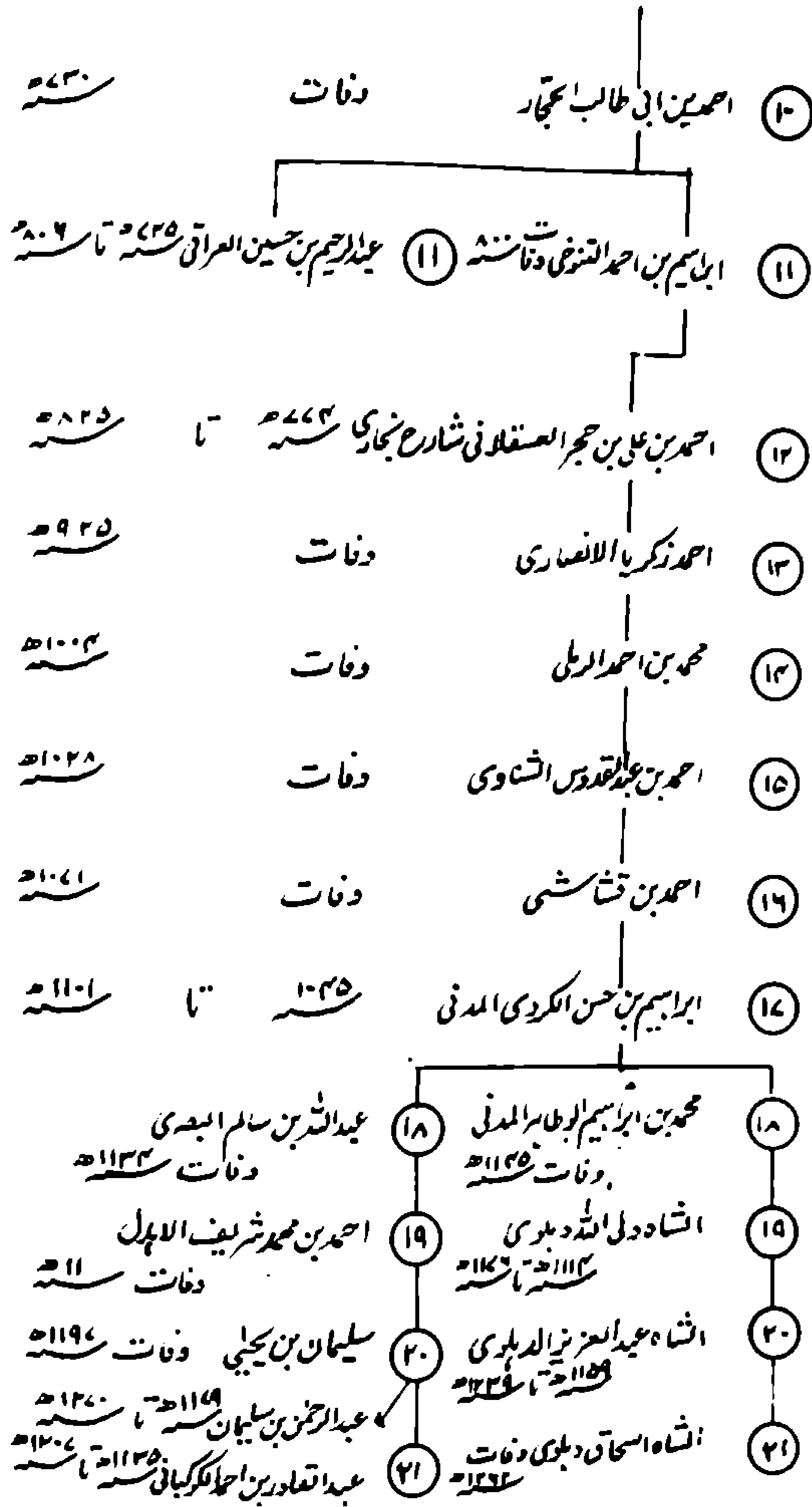
(۲) کتاب السنۃ ابن ابی عاصم۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اسی کتاب کے مقدمہ میں ہم امیں پوری حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

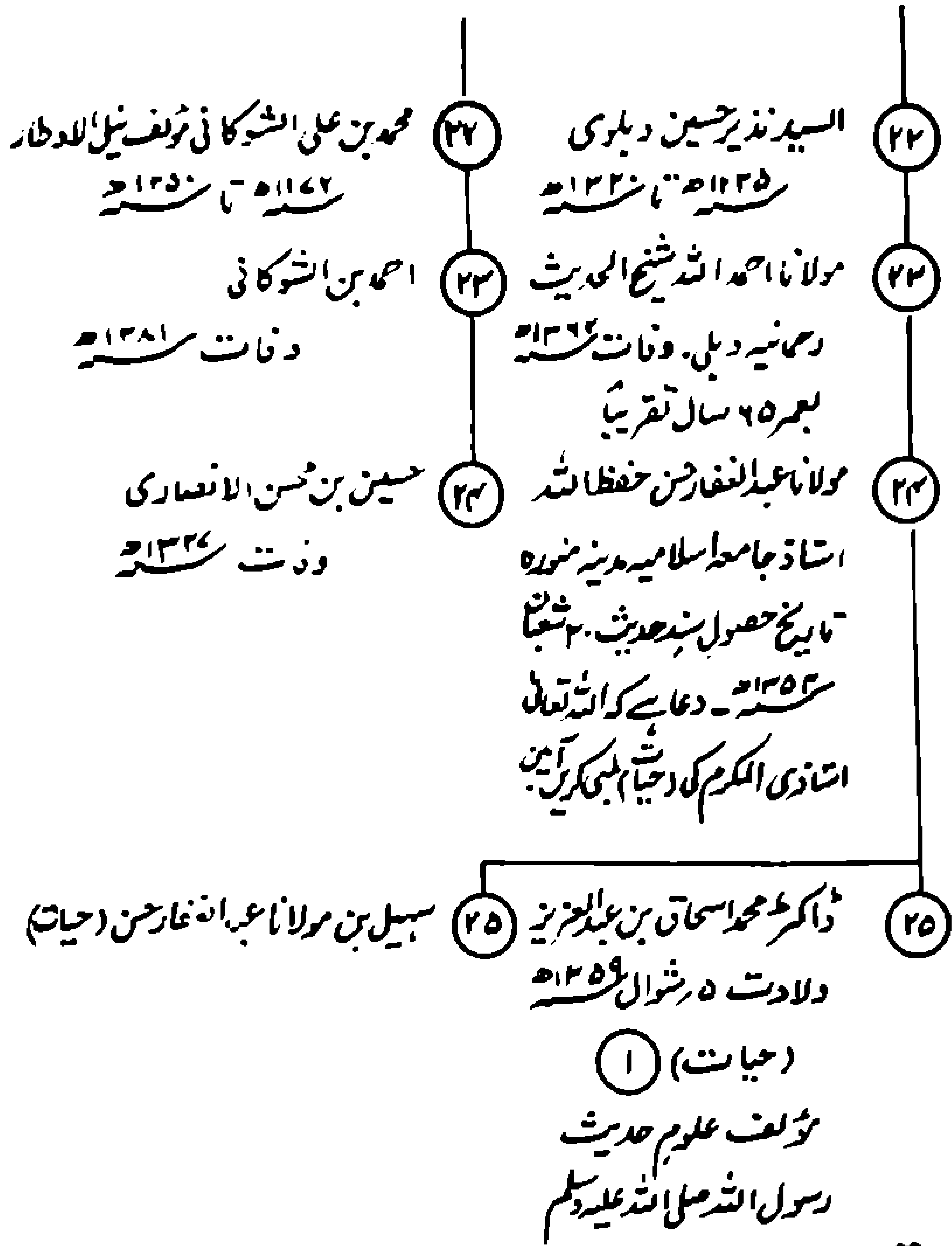
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موجودہ دور کے طالبینِ حدیث کے درمیان اساتذہ کے ۲۴ یا ۲۵ واسطے ہیں۔ محدثین کی اتباع میں مؤلف اور ان کے استاذ المکرم مولانا عبدالغفار حسن کی سند کا ایک نقشہ پیش کیا جاتا ہے جس سے چودہ سو سال کے راویانِ حدیث کا پورا تسلسل آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ والحمد للہ۔

شجرۂ علم حدیث

حضرت محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۱	انس بن مالک رضی اللہ عنہ	وفات		سنہ ۹۳ھ
۲	حمید الطویل ابن ابی حمید	سنہ ۶۸ھ	تا	سنہ ۱۴۳ھ
۳	محمد بن عبداللہ الانصاری	سنہ ۱۱۸ھ	تا	سنہ ۲۱۵ھ
۴	محمد بن اسماعیل البخاری	سنہ ۱۹۴ھ	تا	سنہ ۲۵۶ھ
۵	محمد بن یوسف الفربری	سنہ ۲۳۱ھ	تا	سنہ ۳۲۰ھ
۶	عبداللہ بن احمد السرخسی	وفات		سنہ ۳۸۱ھ
۷	عبدالرحمٰن بن مظفر الداودی	سنہ ۳۷۴ھ	تا	سنہ ۴۶۷ھ
۸	عبدالاول بن عیسی السجزی	سنہ ۴۵۸ھ	تا	سنہ ۵۵۳ھ
۹	حسین بن مبارک الزبیدی	سنہ ۵۴۶ھ	تا	سنہ ۶۳۱


(۱۰) احمد بن ابی طالب حجار وفات سنہ ۷۳۰ھ
(۱۱) ابراہیم بن احمد التنوخی وفات سنہ ۸۰۰ھ
(۱۱) عبدالرحیم بن حسین العراقی سنہ ۷۲۵ھ تا سنہ ۸۰۶ھ
(۱۲) احمد بن علی بن حجر العسقلانی شارح بخاری سنہ ۷۷۳ھ تا سنہ ۸۲۵ھ
(۱۳) احمد زکریا الانصاری وفات سنہ ۹۲۵ھ
(۱۴) محمد بن احمد الرملی وفات سنہ ۱۰۰۴ھ
(۱۵) احمد بن عبدالقدوس الشناوی وفات سنہ ۱۰۲۸ھ
(۱۶) احمد بن قشاشی وفات سنہ ۱۰۷۱ھ
(۱۷) ابراہیم بن حسن الکردی المدنی سنہ ۱۰۲۵ تا سنہ ۱۱۰۱ھ
(۱۸) محمد بن ابراہیم الطاہر المدنی وفات سنہ ۱۱۴۵ھ
(۱۸) عبداللہ بن سالم البصری وفات سنہ ۱۱۳۴ھ
(۱۹) الشاہ ولی اللہ دہلوی سنہ ۱۱۱۴ھ تا ۱۱۷۶ھ
(۱۹) احمد بن محمد شریف الاہدل وفات سنہ ۱۱ھ
(۲۰) الشاہ عبدالعزیز الدہلوی سنہ ۱۱۵۹ھ تا ۱۲۳۹ھ
(۲۰) سلیمان بن یحیی وفات سنہ ۱۱۹۷ھ
عبدالرحمن بن سلیمان سنہ ۱۱۷۹ھ تا سنہ ۱۲۷۰ھ
(۲۱) الشاہ اسحاق دہلوی وفات سنہ ۱۲۶۲ھ
(۲۱) عبدالقادر بن احمد الکوکبانی سنہ ۱۱۳۵ھ تا سنہ ۱۲۰۷ھ



توضیح

١- استاد محترم مولانا عبدالغفار حسن کے استاد محترم مولانا احمد اللہ رحمہ اللہ

---

(١) اجازت روایت صحیح بخاری بتاریخ ٣ رشوال سنہ ١٣٨٢ھ کو محلہ حارۃ المنصر بن سلطان مدینہ منورہ میں بندہ کو استاذی المکرم جناب مولانا عبدالغفار حسن نے مرحمت فرمائی۔ جزاہ اللہ فی الدارین خیرا۔

نے حدیث کا علم اپنے زمانے کے دو مشہور اساتذہ حدیث سے حاصل کیا تھا۔

۱۔ مولانا سید نذیر حسین مرحوم

۲۔ علامہ حسین بن محسن الانصاری مرحوم

اوّل الذکر چار واسطوں سے شیخ محترم ابراہیم بن حسن کردی کے شاگرد ہیں۔ اور ثانی الذکر چھ واسطوں سے قاضی محمد بن علی شوکانی کے صاحبزادے احمد بن محمد سے اپنے والدِ محترم سے بھی علم حدیث حاصل کیا ہے اور علامہ عبدالرحمٰن بن سلیمان سے بھی۔ علامہ موصوف اپنے والد سلیمان بن یحییٰ سے براہِ راست فیض یاب ہوئے ہیں اس صورت میں شیخ محترم حسین ابن محسن انصاری اور ابراہیم بن حسن کردی کے درمیان بجائے چھ کے پانچ واسطے رہ جاتے ہیں مولانا سید نذیر حسین دہلوی مرحوم اور علامہ حسین بن محسن انصاری کے اسنادی سلسلے اوپر جا کر علامہ ابراہیم بن حسن کردی سے ایک ہو جاتے ہیں۔

۲۔ یہاں شجرۂ علم حدیث کے نام سے صرف صحیح بخاری کا سلسلہ سند پیش کیا گیا ہے۔ امام بخاری سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کے بہت سے سلسلے ہیں۔ یہاں صرف ایک سند کو پیش کیا گیا ہے۔

۳۔ استاذی المکرم مولانا عبدالغفار حسن حفظہ اللہ نے مولانا احمد اللہ مرحوم کے علاوہ مولانا عبدالرحمٰن نگر نہسوی مرحوم مولانا محمد صورتی مرحوم مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک پوری مرحوم سے بھی حدیث کی بعض کتابیں پڑھی ہیں۔ نیز مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری شارح ترمذی سے بھی جزوی طور پر استفادے کا موقع ملا ہے۔

۴۔ راقم الحروف (۱) نے کتب حدیث میں سے مؤطا امام مالک جامعہ سلفیہ

(۱) مؤلف علوم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں جامعہ ازہر کے مقرر کردہ مصری عالم دکتور نووی سے پڑھی۔

جبکہ صحیح مسلم کے بعض ابواب دو سعودی علماء جناب شیخ عبدالقادر حبیب اللہ سندھی اور ڈاکٹر ربیع ابہادی المدخلی سے پڑھے۔

صحیح بخاری جامعہ ازہر کے دو معروف علماء جو کلیۃ الحدیث الشریف والدراسات اسلامیہ جامعہ اسلامیہ میں استاذ متعین تھے۔

استاذ شیخ عوض موض حفظہ اللہ اور استاذ محمد رشدی بن محمد اسماعیل حفظہ اللہ سے سبقاً پڑھی۔ مگر روایت صحیح بخاری کی اجازت خاص استاذ الکرام مولانا عبدالغفار حسن نے عنایت فرمائی۔ والحمد للہ۔

علومِ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید معلومات کے لیے دیکھئے
بین الاقوامی علومِ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
خط و کتابت کورس

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے میں محدثین کی مشکلات، حدیث رسول اللہ ہم تک کیسے پہنچی (سند کی مثال)

علومِ حدیث مثلاً جرح و تعدیل (حدیث کی سند جانچنے کی کسوٹی) اور سند جانچنے کی عملی مثالیں مصطلح الحدیث (حدیث کے متن کے میزان کرنے کا علم) اور متنِ حدیث جانچنے کی عملی مثالیں، نیز دیگر بیسیوں علومِ حدیث پر جامع معلومات، کتب حدیث کا تعارف اور ان کے درجات سے متعلق قیمتی علمی معلومات، صحابہ کرام، تابعین کرام، محدثین عظام کے طبقات اور مراتب کی تفصیلات، حدیث کے بغیر اسلام کی حیثیت، جرح اور تعدیل کے راویوں کی تفصیلات اور پہچان سے متعلق قیمتی معلومات نیز محدثین کے فیصلوں کی تفصیلات، آئمہ کرام، محدثین عظام کی کتب اور ان کا جامع تعارف رموزِ احادیث اور علمی اصطلاحات، سچی اور جھوٹی سندوں کا ذکر، جھوٹے راویوں اور ان کی جھوٹی کتب احادیث کی حقیقت، غرضیکہ جملہ علومِ حدیث کے تمام معروف پہلوؤں پر شائقین علوم حدیث کیلئے ایک بیش بہا مرقع ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

کتبِ ماخذ و مصادر

۱۔ الباعث الحثیث حافظ ابن کثیر ترتیب احمد محمد شاکر دار الکتب العلمیہ بیروت۔
۲۔ الحطہ ذکر صحاح الستہ، اسلامی اکاڈمی لاہور۔
۳۔ ارواء الغلیل، محمد ناصر الدین البانی، المکتب اسلامی بیروت۔
۴۔ الحافظ الخطیب البغدادی واثرہ فی علوم الحدیث دکتور محمود الطحان دار القرآن الکریم بیروت۔
۵۔ الاحادیث الصحیحہ۔ ″ ″ ″ ″ ″
۶۔ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۷۔ الاحادیث القدسیہ۔ دار الکتابت العربی بیروت لبنان۔
۸۔ السنۃ ومکانتہا الدکتور مصطفی الباعی المکتب الاسلامی بیروت۔
۹۔ السنۃ قبل التدوین الدکتور عجاج الخطیب، دار الفکر بیروت۔
اصول التخریج ——— دکتور محمود الطحان مطبعۃ العربیۃ حلب۔
۱۰۔ الفتح الربانی ترتیب مسند الامام احمد بن حنبل مرتب احمد عبد الرحمن البنا الساعاتی الناشر دار الحدیث القاہرہ۔
۱۱۔ اللؤلؤ والمرجان، مرتب محمد فواد عبد الباقی الناشر المکتبۃ الاسلامیہ لصاحبہا الحاج ریاض الشیخ۔
۱۲۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم محمد فواد عبد الباقی دار احیاء التراث العربی بیروت۔
۱۳۔ ″ ″ ″ الحدیث مستشرقین کی شائع کردہ۔
۱۴۔ المفردات فی غریب القرآن أبی القاسم حسین بن محمد معروف علامہ راغب اصفہانی دار المعرفۃ بیروت۔
۱۵۔ المقاصد الحسنہ علامہ شمس الدین أبی الخیر محمد بن عبد الرحمن السخاوی دار الکتب العلمیہ بیروت۔
۱۶۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف علامہ ابن قیم الجوزیہ مکتب مطبوعات الاسلامیہ

۱۷۔ انتخاب حدیث، مولانا عبدالغفار حسن عمر پوری، اسلامک پبلیکیشنز لاہور۔

۱۸۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، علامہ ابن اثیر مبارک بن محمد الجزری المکتبۃ الاسلامیہ لصاحبھا الحاج ریاض الشیخ۔

۱۹۔ بحوث فی التاریخ السنۃ المشرفہ۔ الدکتور اکرم ضیاء العمری۔ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔

۲۰۔ بلوغ المرام، علامہ ابن حجر العسقلانی الناشر دار الکتابت العربی۔

۲۱۔ تاریخ افکار و علوم اسلامی تالیف علامہ راغب الطباخ ترجمہ افتخار احمد بلخی، اسلامک پبلیکیشنز لاہور۔

۲۲۔ تاریخ حدیث و محدثون محمد ابو زهو، قرآن لمیٹڈ لاہور (ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری)

۲۳۔ تاویل مختلف الحدیث۔ امام ابن قتیبہ الدینوری دار الکتب العربی بیروت۔

۲۴۔ تدریب الراوی، علامہ جلال الدین سیوطی، المکتبۃ العلمیۃ المدینۃ المنورہ۔

۲۵۔ تدوین حدیث مولانا مناظر احسن گیلانی، ادارہ مجلس علمی کراچی۔

۲۶۔ ترجمہ قرآن مجید، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور۔

۲۷۔ ترجمہ قرآن مجید، شاہ عبدالقادر، تاج کمپنی لاہور۔

۲۸۔ تفسیر غریب القرآن، ابی محمد عبداللہ بن مسلم قتیبہ دار الکتب العربی لاہور۔

۲۹۔ تفصیل آیات القرآن الحکیم جول لابوم، دار الکتب العربی بیروت۔

۳۰۔ تقریب التہذیب، علامہ ابن حجر عسقلانی، دار نشر الکتب الاسلامیہ گوجرانوالہ، پاکستان۔

۳۱۔ تقیید العلم مؤرخ ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی تحقیق

۳۲۔ تیسیر المصطلح الحدیث دکتور محمود الطحان، مطبعۃ المدینۃ الریاض۔

۳۳۔ تذکرۃ الحفاظ علامہ ذہبی دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

۳۴۔ تہذیب التہذیب علامہ ابن حجر عسقلانی، دار الفکر بیروت۔

۳۵۔ ثلاثیات مسند احمد بن حنبل ترتیب شیخ محمد السفارینی الحنبلی مکتب اسلامی لاہور۔

۳۶۔ حدیث رسول کا تشریعی مقام ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری ملک برادرز کارخانہ بازار فیصل آباد۔

۳۷۔ خلاصۃ تذہیب الکمال، علامہ صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی انصاری مکتب المطبوعات اسلامیہ۔

۳۸۔ دلیل القاری الی مواضع الحدیث فی صحیح البخاری عبداللہ محمد الغنیمان مطبوعات الجامعۃ اسلامیہ مدینہ منورہ۔

۳۹۔ سنت کی آئینی حیثیت، سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلامک پبلیکیشنز لاہور۔

۴۰۔ سنن ابوداؤد، تحقیق احمد شاکر وحامد الفقی، مکتبۃ السنۃ المحمدیہ قاہرہ۔

۴۱۔ سنن الترمذی " " " مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی۔

۴۲۔ سنن النسائی تعلیقات السلفیہ استاذ محمد عطاء اللہ بھوجیانوی، لاہور۔

۴۳۔ سنن ابن ماجہ طبع محمد فواد عبدالباقی عیسی البابی الحلبی۔

۴۴۔ سیرت سرور عالم، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔

۴۵۔ شرف اہل الحدیث، علامہ ابن حجر العسقلانی، تحقیق محمد سعید خطیب اوعلی دار احیا السنۃ النبویہ انقرہ۔

۴۶۔ صیانۃ الحدیث مولانا عبدالرؤف رحمان جھنڈانگری ترائی نیپال

۴۷۔ صحیح بخاری، حاشیہ سندھی الامام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری دار احیاء الکتب العربیہ۔

۴۸۔ صحیح مسلم، بشرح النووی الامام ابوالحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری دار احیا التراث العربی، بیروت۔

۴۹۔ طبقات الکبریٰ لابن سعد دار صادر دار بیروت۔

۵۰۔ علوم الحدیث ــــــــ ڈاکٹر صبحی صالح، دار العلم للملایین، بیروت۔

۵۱۔ علوم الحدیث تالیف ڈاکٹر صبحی صالح، ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد۔

۵۲۔ علوم الحدیث، محمد علی قطب دار الحدیث للطباعۃ والنشر والتوزیع حمص، شام۔

۵۳۔ فضل الصلاۃ النبی، محمد ناصر الدین البانی، مکتب الاسلامی بیروت۔

۵۴۔ قواعد التحدیث، علامہ محمد جمال الدین القاسمی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

۵۵۔ لمحات فی المکتبۃ والبحث والمصادر دکتور محمد عجاج الخطیب موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

۵۶۔ مسند احمد بن حنبل، طبع مکتب الاسلامی، بیروت۔

۵۷۔ مصباح اللغات، ایچ۔ایم سعید کراچی۔

۵۸۔ مصطلح الحدیث، والحدیث محمد ناصر الدین البانی، مکتب الاسلامی، بیروت۔

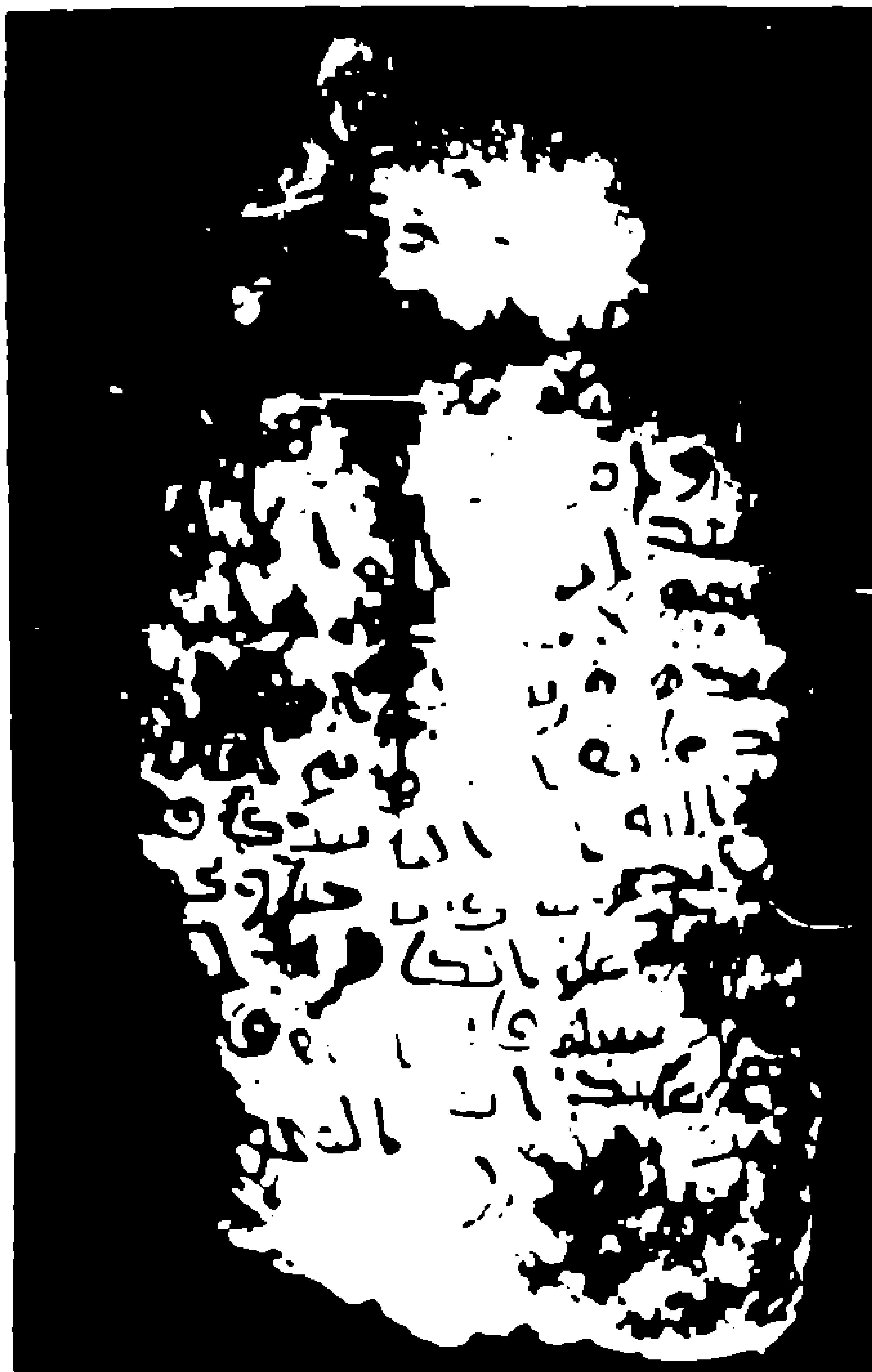
۵۹۔ مفتاح کنوز السنۃ، محمد فواد عبد الباقی، سہیل اکیڈمی، لاہور۔

۶۰۔ مقدمہ تحفۃ الاحوذی شرح الترمذی، علامہ محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم المبارکپوری، ناشر محمد عبد المحسن الکتب، مدینہ منورہ۔

۶۱۔ موطا امام مالک، شرح تنویر الحوالک، مطبعہ مصطفی البابی الحلبی۔

۶۲۔ نظم المتناثرہ من الحدیث المتواتر مولانا جعفر الحسینی الادریس الکتانی دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۶۳۔ نیل الاوطار، امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی مطبعۃ مصطفی الحلبی، مصر۔



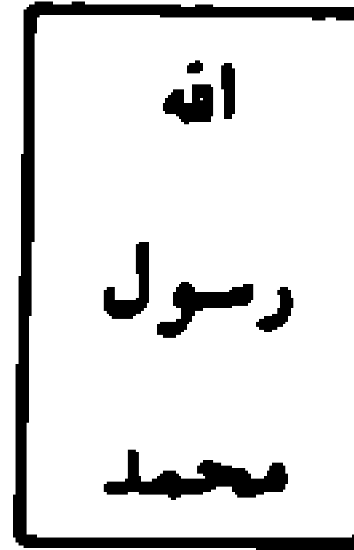
مکتوب نبوی صلی الله علیه وسلم بنام کسری ایران

كتابه صلى الله عليه وسلم الى كسرى . وثيقة (٥٣)

(بحوزة مالكه السيد هنري فرعون)

ـك إلى الله عز وجل وقد بلّغـ
ـتُ ونصحتُ فاقبلو (كذا) نصيحتي . والسلام
على من اتبع (كذا بتائين) الهدى .

علامة الختم



(١٧) اتبع . كذا بتائين مخصصين أعلاه . راجع لمثل هذا الرسم في القرآن (سورة الذاريات آية ٤٧) . حيث « بأييد » بدل « بأيد »

٢٢

إلى النجاشي أيضاً

عن سيرة ابن إسحاق (خطبة القرويين نسخة ثانية) ورقة ١١٢ (رقم ٣٠٦ من المطبوع) — البداية ج٣ ص٨٣ — صبح ج٩ ١٠٩ (كلاهما عن البيهقي عن ابن إسحاق) — مستدرك للحاكم ٢ ، ٦٢٣

قابل طـ ج ١ — شرح المواهب للزرقاني ج ٣ ص ٣٤٦

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتاب من محمد النبي إلى النجاشي الأصحم عظيم الحبشة .
٢ سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله ورسوله ، وشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له . لم يتخذ صاحبةً ولا ولداً . وأنّ محمداً عبده ورسوله

٦ وأدعوك بدعاية الله . فإني أنا رسوله فأسلم تسلم و « يا أهلَ الكتاب تعالوا إلى كلمةٍ سواءٍ بيننا وبينكم الاّ نَعْبُدَ إلاّ الله

مکتوب نبوی نجاشی کے نام



مکتوب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شاہ نجاشی کے نام

كتابه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي

وثيقة (٢١) (مأخوذ عن الأستاذ دنلوب)

شاہ ہرقل عظیم روم کے نام

عن عبد الله صلى الله عليه وسلم إلى أبرويز ملك الفرس . في جريدة بيروت الجديدة ، المحبة ، السنة
٢١ ، ١٢ ، ١٣٨٢ هـ ، ٢٢/٥/١٩٦٣ ، ص ١ ، ٧ مع صورة – مقالة له أيضاً في مجلة قومي ،
كراتشي ، باكستان اكتوبر ١٩٦٣ ، ص ١ ، ١١ مع صورة –

– – Hamidullah, Original de la lettre du Prophète à Kisra, découverte dans : Rivista degli Studi orientali, Roma, XL, 1965, p. 57-69 — Le même, Le Prophète de l'Islam, sa vie et son oeuvre § 612-617 — A. I. Kolesnikov, Dve redaktsii pisma Mukhammeda sasanidskomu shakhu Khusrovu II parvizu, in Palestinskii Sbornik, v. 17 (80), Akademiya Nauk, Leningrad 1967, pp. 74-83.

ونحتفل بالرسالة عند الصفحة إليها . ونقل إلى العربية محققاً الأصل ذكرها تحقيقاً وبحثاً

[بسم الله الرحمن الرحيم]

من محمد رسول الله إلى كسرى عظيم فارس :

سلام على من اتّبع الهدى ، وآمن بالله ورسوله ، وشهد أن لا ٣

إله إلّا اللّهُ وحدَه لا شريك له ، وأنّ محمداً عبدُه ورسولُه .

وأدعوك بدُعاء الله فإني أنا رسولُ الله إلى الناس كافة ، لأُنذر

من كان حيّاً ويحقّ القولُ على الكافرين . فأسلم تسلم ، فإن ٦

أبيتَ فإن إثم المجوس عليك

(١) طب ، الحلبي ، اليعقوبي ، ابن الجوزي [ ]
(٢) أبو نعيم رسول الله النبي الأمي إلى كسرى – مقتبس من العسكري كسرى أبرويز
(٣ – ٥) طب في رواية إلّا الله وأني رسول الله – مقتبس أيضاً رسوله وأدعوك بدعاية الله – زاد فلقشندي في رواية الله عز وجل – ابن الجوزي ورسوله وأدعوك
(٥) صحح بدعاء الإسلام – الحلبي – عبده ... ونقتبس أيضاً من كان حياً اليعقوبي إلى الناس كافة لينذر
(٦) طب أسلم تسلم فإن أبيت فعليك إثم المجوس – فهقش أيضاً وأسلم تسلم وإن أبيت فإثم – وفي رواية وأسلم – فإن توليت فإن – الحلبي أسلم – فعليك إثم المجوس – اليعقوبي فإن عليك آثام المجوس – بالفلاني تسلم
(١ – ٦) عبد الله المستوفي بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى أبرويز بن هرمز . فإني أحمد الله إليك الذي لا إله إلا هو الحي القيوم الذي أرسلني بالحق بشيراً ونذيراً إلى قوم عليه – (كذا ، لعله عليهم) – السفه ، وسلب عقولهم . ومن يهد الله فلا مضل له . ومن يضلله فلا هادي له . والله بصير بالعباد . أما بعد فأسلم تسلم ، أو فأذن بحرب من الله ورسوله ولن يعجزهما (كذا ، لعله ولن تعجزهما)

مکتوبِ نبوی کسریٰ کے نام



كتابه عليه السلام الى المقوقس . وثيقة (٤٩)

(بإذن مدير متحف توب قابي باستانبول)

شاہ مقوقس کے نام مکتوب

فعليك إثم القبط . «يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمةٍ سواءٍ بيننا وبينكم ، ان لا نعبُدَ إلاّ الله ولا نُشرِك به شيئاً ، ولا يتّخِذ بعضُنا بعضاً أرباباً من دُونِ الله ، فإن تولّوْا فقولوا اشهدُوا بأنّا مُسلمون » .

علامة الختم 

(٢) مح محمد رسول الله إلى
(١) مح فأسلم تسلم وأسلم يؤتك (قلقشندي أسلم تسلم وأسلم)
(٥) الحلبي فإنما عليك ـ ويا أهل الكتاب

٥٠

جواب المقوقس إلى النبي صلى الله عليه وسلم

بمح ص ٤٧ ـ لس ج ٢ ص ٢٩١ ـ ٢٩٢ ـ قلقشندي ج ٦ ص ٤٦٧ ـ القزويني ج ٨ ـ قرهبود ج ١ ص ٣٣ ـ بط ج ٢/٥ ـ الزيلعي ١١/٩ ـ الوفاء لابن الجوزي ، ص ٧١٧

قابل بح ج ١٣٢ ـ سر ج ١/٢ ص ١٦ ـ ١٧ (ج ٤) ـ الزرقاني ٣٤٩/٢ ـ الأموال لابن زنجويه (خطية) ورقة ٩٦/الف

وانظر كايتاني ٦ ٤٩ ـ الشير بكر ج ٣ ص ٢٦٥ ـ ٢٦٧ ـ سيرت النبي لشبلي (بالأردية) في محله ـ مقالة ورجيبا راكا ، كما ذكرنا في مراجع المكتوب ٤٩

لمحمد بن عبد الله من المُقوقِس

سلام ، أما بعد فقد قرأتُ كتابك ، وفهمتُ ما ذكرتَ وما تدعو إليه . وقد علمتُ أنّ نبيّاً قد بقي ، وقد كنتُ اظنّ أنه ٣
يخرُج بالشام . وقد أكرمتُ رُسُلك ، وبعثتُ إليك بجاريتين لهما مكانٌ في القبط عظيمٌ ، وبكسوةٍ ، واهديتُ إليك بغلةً لتركبها .

والسلام ٤

(١) الزرقاني ، بسم الله الرحمن الرحيم ـ
(٢) القزويني سلام عليك وبعد قرأت كتابك وما تدعو ـ
(٤) القزويني ، مح ، قس اكرمت رسولك

مکتوب نبوی کا بنام مقوقس

مکتوب نبوی بنام المنذر بن ساوی

كتابه صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى، وثيقة (٥٧)

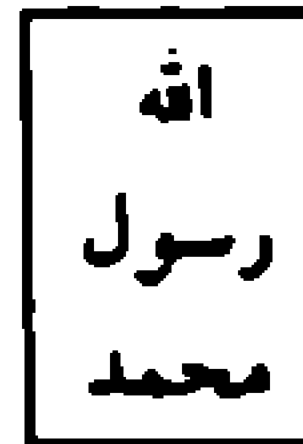
(بإذن المجلة الألمانية ZDMG)

بسم الله الرحمن الرحيم .

من محمدٍ رسولِ اللّهِ إلى المنذر بن ساوى :

سلام عليك . فإني أحمد الله إليك الذي لا إله غيره ، وأشهد أن لا إله إلا الله ، وأن محمداً عبده ورسوله .

أما بعد فإني أذكِّرك الله عزّ وجلّ ، فإنه من ينصح فإنما ينصح لنفسه . وإنه من يُطِع رُسُلي ويتّبع أمرهم فقد أطاعني ومن نصح لهم فقد نصح لي . وإنّ رُسُلي قد أثنوا عليك خيرًا . وإني قد شفعتُك في قومك . فاترُك للمسلمين ما أسلموا عليه . وعفوتُ عن أهل الذنوب ، فاقبَل منهم . وإنك مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك ومن أقام على يهوديّة أو مجوسيّة فعليه الجزية .

علامة الختم 

(٣) [illegible] ... كما في أصل المكتوب الموجود [illegible] ... إلا هو

(٦) [illegible] ... المخطوطة [illegible] وأصل المكتوب . [illegible]

(٧) في أصل المكتوب [illegible]

(٨) [illegible]

مكتوب نبوى بنام المنذر

٥٨

مكتوب المنذر إلى النبي صلى الله عليه وسلم

ط ٢ (٢) — بس ج ١/٢ ص ١٩ (ج ٩ . ١) — صبح ج ١٠٦ — بز ج ٣ ص ١١ — الرطبي ج ٨/٢ — الزرقاني ٢/ ٣٥١

ـ رسم الأصل الفوتوغرافي ـ وطالني وفيها قصة صور الأنبياء منذ آدم إلى محمد عليهم السلام ،

L'ambassade du calife Abû Bakr auprès de l'empereur Heraclius et le livre byzantin de la prédiction des destinées (dans : Folia Orientalia, 1960, II, 29 - 42, Cracovie

ولكن الوفاء لابن الجوزي ينقل رواية دحية الكلبي رضي الله عنه سفير النبي عليه السلام إلى هرقل وفيها مع صور الأنبياء ذكر صورتيّ أبي بكر وعمر رضي الله عنهما أيضاً وينسب القصة إلى زمن النبي عليه السلام ، راجع الوفاء ، ص ۷۲۵ ـ ۷۲۷ فراجع مقالتي

Les ambassades du Prophète et du calife Abû Bakr auprès de l'empereur Heraclius, dans : Connaissance de l'Islam, No 7, Paris 1961, p. 14 - 20 .

ومقالة سهيلة الجبوري بالعربية والانكليزية رسالة النبي الكريم إلى هرقل ملك الروم

The Prophet's Letter to the Byzantine Emperor Heraclius, Karachi, 1970, [illegible] - p. 15 - 49, with illustrations and calligraphic discussions

ـ جريدة أخبار العالم الإسلامي ، مكة ، ج ۹/ ۵۲۸ ، ۱۶ مايو ۱۹۷۷/ ۲۸ جمادى الأولى ۱۳۹۷ ، ص ۱۳ ورسم الأصل الفوتوغرافي وإذاعة الملك حسين من الأردن

—— Muslim World, weekly, Karachi,14/40 - 41, 23rd and 30th April 1977, p. 5, on King Husein of Jordan's broadcast on the original in his possession .

ـ كايتاني ۶ ـ ۵۰ ـ الشير نكرج ۳ ص ۲۶۵ ـ البلس أبو هشام المسيحي (البراهين الجلية ج ۱ ص ۹ وما بعدها) ـ مجيد خدوري ص ۱۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم

ص من محمدٍ عبدِ الله ورسولِهِ ، إلى هِرَقْلَ عظيمِ الرومِ

۲ سلامٌ على مَنِ اتّبعَ الهُدى . أما بعدُ : فإني أدعوكَ بدِعايةِ الإسلامِ ، أسلِمْ تَسلَمْ ، وأسلِمْ يؤتِكَ اللهُ أجرَكَ مرّتينِ ، فإن تولّيتَ فعليكَ إثمُ الأريسيّينَ . و« يا أهلَ الكتابِ تعالَوْا إلى كلمةٍ

۶ سَواءٍ بينَنا وبينَكم ، ألّا نعبُدَ إلّا اللهَ ولا نُشرِكَ بهِ شيئاً ، ولا يتّخذَ بعضُنا بعضاً أرباباً من دونِ اللهِ . فإنْ تولَّوا فقولوا اشْهَدوا بأنّا مُسلِمونَ » .

مکتوبِ نبوی شاہ ہرقل کے نام

(۲) البخاري ، [illegible] محمد [illegible] محمد بن عبد الله [illegible] إلى
(۳) [illegible] السلام [illegible] البخاري [illegible]
(۳ ـ ۴) [illegible] رواية [illegible] أما بعد [illegible] أسلم [illegible] البخاري [illegible] يؤتك
(۴ ـ ۵) البخاري [illegible] أسلم تسلم يؤتك الله [illegible] البخاري في رواية [illegible]

(٢) الزرقاني محمد عبد الله ورسوله ــ الحلبي محمد بن عبد الله إلى
(٣) الزرقاني . فلتشر . الحلبي سلام على من
(٧) الحلبي رقال عنكما
(٩) الحلبي

٧٧

إلى أهل دما (قرية من عمان)

بعد ج ١٠/٢ ــ صبح ج ١٨ (عن البخاري وسيبويه وابن السكن وغيرهم) ــ يث ٥/ ٢٢٤ (وسماه أبا شداد الدماري العماني . وقال أخرجه الثلاثة وابن منده وأبو نعيم ــ الوثائق السياسية اليمنية لمحمد بن علي الأكوع الحوالي (طبع بغداد ١٩٣٦) ص ١٢١ . ج ١٣٩ ــ ٣٧ وارجع إلى مخطوطة التاريخ المجهول ص ٨٥ . وإلى بلدان ياقوت تحت كلمة توام ــ مكاتيب الرسول لعلي بن حسين علي الأحمدي (مكتبة مصطفوي في إيران) ، ج ١ ، ج ٨ وارجع أيضاً إلى بلدان ياقوت تحت كلمة [illegible] . وبح تحت أبي شداد وبحث في المكتوب إليه وقال حسب ابن الأثير ، هو يمني من [illegible] سكن عمان وقال آخرون هو عماني ، ودما من نواحي عمان وزاد قال ابن حجر وكذا [illegible] ابن فتحون في أوهام الاستيعاب (لابن عبد البر) ــ قليل ياقوت [illegible] ، ج٥ ، ــ بحب ، كنى ٣٧٢

وانظر صحيح البخاري ١١ ــ ١١ ــ البيركر ج ٣ ص ٣٧٧ ــ راجع أيضاً الوثيقة ١٣٩ لمثله [illegible] هذه الحكاية ــ الحازمي ج ٣٣٧ (مخطوطة)

أبو شدّاد ــ رجل من أهل دَما ، قريةٍ من قُرى عُمان ــ قال : جاءنا كتابُ النبي صلى الله عليه وسلم في قطعة أديم . . . فلم نجد أحداً يقرؤه علينا ، حتى وجدنا غلاماً بتَوّمٍ ، فقرأه علينا . . . فكان يومئذٍ يلي أمرهم على عُمان أسوارٌ من أساوره كسرى يقال له : بسنجان .

من محمد رسول الله إلى أهل عُمان :

أمّا بعدُ : فأقِرّوا شهادة أن لا إله إلا الله ، وأنّي رسولُ الله ، وأدّوا الزكاة ، وخطّوا المساجد كذا وكذا ، وإلاّ غزوتُكم

(١) حب أبو شداد الدماري العماني ، سكن عمان
(٣) الأكوع غلاماً بتوام (كذا [illegible]) . ثم قال بالهامش . حسب ياقوت هو توام ، ورد غلام ، [illegible] قصبة عمان مما يلي الساحل . [illegible] صحار قصبتها مما يلي الجبل)
(٨) صبح وكذا وكذا

مکتوبِ نبوی اہل دما کے نام

لے

ئے

رسم كتاب النبي عليه السلام الى جيفر وعبد ملكي عمان كما صدر في جريدة مجهولة الاسم

بسم الله الرحمن الرحيم

من محمد رسول الله ، إلى جيفر وعَبدِ ابني الجُلَندى :

السلام على من اتّبع الهدى ، أما بعدُ : فإنّي أدعوكما بدعاية الإسلام . أسلما تَسلَما ، فإنّي رسول الله إلى الناس كافّةً ، لأنذِر من كانَ حيّاً ويحِقّ القولُ على الكافرين . وإنكما إن أقررتما بالإسلام وليتُكما . وإن أبيتما أن تُقِرّا بالإسلام ، فإنّ مُلككما زائل ، وخيلي تَحلّ بساحتكما ، وتَظهر نُبوّتي على مُلككما .

وكتب أُبَيّ بن كعب .

الله
رسول
محمد

علامة الختم

مکتوب نبوی بنام جیفر ، عبد کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف ادارہ اشاعت اسلام لاہور

رانا ہسپتال ناند لیانوالہ میں ڈاکٹری پریکٹس کے دوران اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ۵. جنوری ۱۹۷۰ء کو ادارہ اشاعت اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اس ادارہ کے تحت ایک کتاب تحقیق حدیث "اطلبوا العلم ولوکان بالصین" علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے ۱۴. اگست ۱۹۷۰ء کو شائع ہوئی۔ جسے بعد میں بعض اضافوں کے ساتھ "حق بات" کے نام سے شائع کیا گیا اسلامی شعور تھا۔ مگر اس شعور کی پختگی کے لئے دینی علم کی کمی تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ جیسے مقدس و متبرک شہر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سکالرشپ ملنے کے بعد شعبۃ اللغۃ LANGUAGE COLLEGE عربی زبان کے ابتدائی کالج کے دو سالہ کورس اور پھر کلیۃ الحدیث الشریف والدراسات FACULTY OF HADEES فیکلٹی آف حدیث میں اسلامک لاء ISLAMIC LAW پڑھنے سے کسی حد تک پوری ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس عہد کا ارادہ و عزم کیا کہ جو علم کتاب اللہ اور سنّتِ مطہرہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلّم حاصل کیا گیا ہے۔ اس کو افادہ عام کے لئے ملّتِ پاکستان اور ملّتِ مسلمہ عموماً اُردو انگریزی جاننے والے حضرات کی آگاہی و معرفت کے لئے اللہ کے محبوب و پسندیدہ دینِ اسلام کی صحیح طریقہ پر تبلیغ کو قلم و قرطاس سے جاری کیا جائے۔ اس بنیاد پر "ادارہ اشاعت اسلام" کی تجدید کرکے اِس اِدارہ کے نام سے دینِ اِسلام کے تبلیغی مشن کے آغاز کا سلسلہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۵. جنوری ۱۹۸۷ء کو پورے سترہ سال بعد قیامِ مدینہ کے دوران اس ادارہ کی تجدید کا عہد کرکے اس کا مرکز لاہور کو بنایا گیا نیز مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جیسے متبرک و مقدس شہر میں مورخہ ۱۰. جنوری ۱۹۸۷ء

کو ادارہ کی دعوت کے لئے ان پانچ بنیادی نکات کا تعین کیا گیا ۔

(۱) کتاب و سنّت کی نشر و اشاعت سلف صالحین کے طرزِ عمل کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کو شرک و بدعت اور برائیوں سے آگاہ کرنا ۔

(۳) بنیادی عربی کتب کے اُردو ، انگریزی تراجم کر کے پھیلانا ۔

(۴) حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے متعلقہ علوم کی خصوصاً اشاعت کرنا تاکہ اردو انگریزی جاننے والے حدیث کے مقام اور اس کے علوم سے آگاہ ہوسکیں ۔

(۵) پاکستان میں اسلامی قوانین کے اجراء و نفاذ کی جدوجہد کرنا ۔

اس ادارہ کو پورے عالم اسلام میں یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا ہے کہ علوم حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم و بابرکت علوم کی آسان طرز پر لیکچروں کی صورت میں دنیا بھر میں توسیع و اشاعت کے لئے اندرون و بیرون ملک مقیم اُردو دان حضرات کے لئے "بین الاقوامی علوم حدیث اُردو خط و کتابت کورس" کا آغاز اگست ۱۹۸۹ء اور عربی زبان میں ۱۹۹۱ء کو شروع کیا ۔ جب کہ کورس انگریزی زبان میں بھی جاری کیا جائے گا ۔ انشاء اللہ علاوہ ازیں ادارہ کے پیش نظر اسلامک میڈیکل لیبارٹری ، اسلامک میڈیکل یونیورسٹی اور دیگر رفاعی اداروں کے قیام کا منصوبہ بھی شامل ہے ۔ جبکہ ادارہ کے باقی منصوبوں میں پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے آسان لٹریچر اور جھوٹی حدیثوں کی برائیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنے کے لئے تحقیقی لٹریچر کی تیاری شامل ہے ۔ ادارہ کے بانی رئیس ڈاکٹر رانا محمد اسحاق اسلامک سکالر ہیں ۔ جو مدینہ یونیورسٹی اور مدینہ منورہ کے جید علماء محدثین اور فقہاء کے فیض یافتہ ہیں جبکہ ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل جواں ہمت خالد مدنی ہیں ۔ جو مدینہ یونیورسٹی ہی کے تربیت یافتہ اور فاضل ہیں ۔

☆ مطبوعات ادارہ ☆

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق اسلامک ریسرچ سکالر رئیس ادارہ اشاعت اسلام کے قلم سے اسلامی و علمی چالیس تحقیقی کتب کا مختصر تعارف

1۔ **شرف مسلم (عربی)** : یہ کتاب 1989ء کو مکہ مکرمہ میں عربی زبان میں شائع کی گئی تھی' اب اس کا اردو ترجمہ کتاب نمبر 38 "شرف مسلم" کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔

2۔ **حکم تغیر الشیب** : یہ کتابچہ عربی زبان میں مدینہ منورہ میں شائع کیا گیا تھا' اس میں سفید بالوں کو رنگنے سے متعلق ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کئے گئے ہیں۔

3۔ **حق بات** : اس کتابچہ میں عام زبان زدہ دس جھوٹی احادیث کا علمی تجزیہ کیا گیا ہے' نیز حدیث کی اقسام اور عمل حدیث پر بھی مواد جمع کروایا گیا ہے۔

4۔ **عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما** : یہ کتابچہ ایک فدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نشین سوانحی خاکہ ہے' جس کے مطالعہ سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل میں جذبہ موجزن ہوتا ہے۔

5۔ **اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم** : یہ کتاب دوران قیام مدینہ منورہ میں جماعت اسلامی کے اس وقت کے امیر میاں طفیل محمد صاحب سے مراسلت پر مشتمل ہے' جس میں جماعت اسلامی کے دستور کی دفعات پیش کرکے ان کو پاکستان میں اسلامی قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق غلبہ و نفاذ پر زور دیا گیا ہے نہ کہ کسی ایک مسلکی فقہ کی سربلندی جماعت کی کوشش ہونی چاہیے' اس میں متعدد فقہی مسائل کو کتاب و سنت کی روشنی میں حل کیا گیا ہے کہ سپریم لاء (Supcreme Law) صرف کتاب اللہ و سنت رسول ﷺ ہی ہو سکتا ہے۔

6۔ **علوم حدیث رسول ﷺ** : یہ کتاب علوم حدیث کے شائقین اور مبلغین اسلام کے لئے ایک نادر علمی خزینہ ہے' جس کے مطالعہ سے حدیث رسول ﷺ کے مقام و عظمت اور اس کے خلاف معاندین اسلام اور منکرین حدیث کے شکوک کا ازالہ کیا گیا ہے۔

7۔ **کیا نبی رحمت ﷺ مغموم بھی ہو جایا کرتے تھے؟** : اس کتابچہ میں علمی طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ نبی رحمت ﷺ مایوس نہیں بلکہ تبلیغ کا اثر جب کفار قبول نہ کرتے تو مغموم ہو جایا کرتے تھے' کیونکہ آپ جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے' اس موضوع کو انبیاء کرام کے حوالہ جات سے پیش کرکے مسلمانوں کو مایوسی سے بچنے کی فکر بیدار کی گئی ہے۔

8۔ **مولانا مولائی سیدی حضور اور مرحوم کے القابات کا استعمال** : درج بالا عنوانات کو نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء و بزرگوں کے لئے استعمال کا شرعی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے جو روزمرہ کی ضرورت ہے۔

9۔ **تعویذ اور دم کی شرعی حیثیت** : اس کتاب میں تعویذ کے مفاسد اور غیر شرعی ہونے سے متعلق دلائل پیش کئے گئے ہیں کہ تعویذ لکھنا اور پہننا شرک ہے' جب کہ دم شرعی طور پر کتاب اللہ اور احادیث رسول ﷺ سے کیا جا سکتا ہے' نیز دم سے متعلق دربار رسالت مآب کے عہد زرین کے متعدد واقعات بھی قارئین کے لئے پیش کر

دیئے گئے ہیں تاکہ وہ ارشادات نبوی کے مطابق بوقت ضرورت دم سے فائدہ اٹھا سکیں اور خالق کی مخلوق کو بھی فائدہ پہنچا سکیں۔

10 **حرمت شراب** : اس کتابچہ میں شراب کے حرام ہونے سے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے اس کے تدریج کے ساتھ حرام ہونے کا ذکر اس کی خرابیاں پیش کی گئی ہیں' نیز اس پر ایک جامع طبی نوٹ بھی سپرد قلم کروایا گیا ہے تاکہ اس کی طبی خباثتیں بھی ظاہر ہوں۔

11 **مدینہ منورہ کی یادیں** : اس یادداشت میں قیام مدینہ منورہ کے دوران پاکستان کے سربراہوں اور سعودی عرب میں متعین سفیر کو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی یادداشتیں پیش کی گئی ہیں' نیز مدینہ یونیورسٹی کے طلبہ پاکستان کی تعمیری سرگرمیوں سے متعلق یادداشتیں جمع کی گئی ہیں۔

12 **مدینۃ النبی ﷺ** : اس ضخیم کتاب میں اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ نبی رحمت ﷺ کے محبوب شہر مدینہ طیبہ و طیبہ جس کی پاسبانی و نگہبانی فرشتوں کی مقدس جماعت سرانجام دے رہی ہے' کی تاریخ' فضائل و برکات' ایک سو سے زیادہ اسماء کی تفصیل' اس میں ہجرت کا پس منظر' مدینہ منورہ میں مسجد قباء' مسجد نبوی کی بنیاد سے لے کر اب تک کے ادوار میں تعمیر اور اس کے نقشہ جات گویا کہ آپ مسجد نبوی کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں' مدینہ منورہ کی مسنون زیارات مثلاً مسجد نبوی' جنت البقیع' شہدائے احد' مسجد قباء' قبر نبوی اور حرم نبوی شریف' جب کہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق کی قبور کے نقشہ جات اور گنبد خضری کی تاریخ' مسجد نبوی کے ستونوں' منبر' حوض کوثر اور محراب نبوی کی تفصیلات' مدینہ منورہ کی وادیوں' کنوؤں' قلعوں' تاریخی مقامات کا تعارف' انصار و مہاجرین' اصحاب صفہ اور دیگر مسائل جن کا تعلق مدینہ منورہ' مسجد نبوی' ریاض الجنۃ اور باقی مقدس مقامات متعلقہ سے ہے' کی مستند تفصیلات' مسجد نبوی اور دیگر مقامات کی تصاویر اور شرعی مسائل سے متعلقہ ایک مستند کتاب ہے جو ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہے تاکہ مدینۃ النبی ﷺ کی قدر و منزلت کا پتہ چل سکے۔

13 **بین الاقوامی علوم حدیث رسول مقبول ﷺ خط و کتابت کورس** : انسداد فرقہ پرستی نیز کتاب و سنت کی بابرکت تعلیمات براہ راست جاننے کے لئے اس کورس کو گھر بیٹھے کیجئے' اردو زبان جاننے والے ملکی و غیر ملکی مرد و خواتین اور جو اگرچہ عربی زبان نہ جانتے ہوں ان کے لئے کتاب و سنت کے علوم جاننے کا ایک بہترین ذریعہ ہے' یہ کورس پچیس (25) لیکچروں پر مشتمل ہے' ایک سال کے عرصہ میں کروا کر ادارہ کی طرف سے فاضل علوم حدیث کی سند دی جاتی ہے' الحمدللہ پورے عالم اسلام میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ادارہ اشاعت اسلام کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اس طریقہ سے ہر مسلمان کتاب اللہ اور سنت رسول سے علم و آگہی براہ راست حاصل کرسکتے ہیں نیز کتاب و سنت کے عالم و سکالر بن سکتے ہیں' اس سلسلہ میں مزید تفصیلات کے لئے ادارہ سے نمبر 28 پراسپکٹس طلب کریں۔

14 **ایمان اور اس کی شاخیں** : اس مختصر کتابچہ میں ایمان' اسلام اور احسان کی تعریفات اور ایمان کی ستتر (77) شاخوں کا بیان' ارشادات نبوی کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے' تاکہ ایمان کی برکات سے مسلمان آگاہ ہو سکیں۔

15 **گناہ کبیرہ** : اس کتابچہ میں ایک سو بڑے گناہوں کو کتاب اللہ و سنت نبوی ﷺ سے ثابت کیا گیا ہے جن سے ہر مسلمان کو اپنا دامن بچانا چاہیے۔

16 **فقہ الاکبر** : یہ کتابچہ معروف فقیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فکر انگیز ترجمہ اور بعض مفید تعلیقات کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ

امام کی فکر و منزلت کی قدر دانی ہو سکے اور ان کے بیان کردہ مسلہ مسائل سے آگاہی ہو سکے۔

17۔ **نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت** : اس جامع کتاب میں دعا سے متعلق جملہ معلومات جمع کر دی گئی ہیں' نیز عہد رسالت مآب میں خود نبی رحمت کا طریقہ دعا طلب کرنے سے متعلق متعدد واقعات اسوہ حسنہ سے امت کے لئے عمل کے لئے پیش کر دیئے گئے ہیں' جب کہ دعاؤں کے مختلف طریقے حضور سے ثابت کئے گئے ہیں' نیز اجتماعی دعا کی نماز کے بعد شرعی حیثیت کو ٹھوس دلائل سے واضح کیا گیا ہے کہ یہ بدعت ہے' لہٰذا اس روانی بدعت سے اجتناب کرنا ضروری امر ہے۔

18۔ **نماز میں رفع الیدین کرنے کی شرعی حیثیت** : اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ﷺ کا فرمان ہے' جو صحابہ کو فرمایا : "کہ نماز ایسے ادا کرو جیسے مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو۔" اس کتاب میں سینتیس (17) صحیح ترین احادیث جمع کر دی گئی ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رفع الیدین کرنے کا پورا نقشہ ان کے ارشادات و اعمال سے ثابت ہے' اس کتاب کے مطالعہ سے اس مسئلہ میں جہلاء کے اعتراضات کے ٹھوس دلائل موجود ہیں جو معروف علمی طریقہ سے پیش کر دیئے گئے ہیں تاکہ حقائق پوری دیانتداری سے واضح ہو سکیں۔

19۔ **دستور اسلامی تنظیمات** : اس کتابچہ میں ان تنظیمات کو ایک دستوری خاکہ پیش کیا گیا ہے جو پاکستان میں اسلامی قوانین کو سپریم لاء کے طور پر نافذ کرنا چاہتے ہیں' ان تنظیمات کے لئے ایک تذکیری دستاویز ہے جس کا مطالعہ بہت ہی مفید رہے گا ان شاء اللہ۔

20۔ **نماز تراویح** : اس کتابچہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے صحیح احادیث سے نماز تراویح کی آٹھ مسنون رکعات ثابت کی گئی ہیں' جب کہ بیس تراویح کے دلائل کا علمی تجزیہ کر کے علماء حنفیہ کے اقوال سے بھی آٹھ تراویح ثابت کی گئی ہیں۔

21۔ **پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں** : اس کتابچہ میں ہادی اعظم رحمت دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمیں اقوال زرین یعنی پر مغز باتیں جمع کر دی گئی ہیں جو روزمرہ زندگی میں رو پذیر ہوتی ہیں' ان حکمت کے موتیوں سے آپ مطالعہ کر کے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

22۔ **قبر اور عذاب قبر** : ایک نام نہاد عثمانی فرقہ کراچی والا قبر اور عذاب قبر کا صریحاً منکر بنے جو اپنے آپ کو موحد گردانتا ہے' اس کتابچہ میں کتاب و سنت سے ٹھوس دلائل ان کے لٹریچر کے جواب میں پیش کئے گئے ہیں جو ان شاء اللہ ایک مسلمان کے لئے ایک علمی دستاویز کا درجہ رکھتی ہے جس سے قبر اور عذاب قبر کی نفی کرنے والوں کی بری جسارت کا پتہ چلتا ہے۔

21۔ **اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی** : اس کتابچہ میں "مسلمانوں کی آبادی کو بڑھنے نہ دیا جائے" کے متعلق سازش کو واضح کیا گیا ہے جب کہ اس سازش کے منصوبہ ساز یہود ہیں' حکومت کی طرف سے کتاب و سنت اور بعض صحابہ کے فتاویٰ کی جو غلط تاویلات پیش کی گئی ہیں' کا علمی تجزیہ کیا گیا ہے' غرضیکہ اس سلسلہ میں اسلامی' سیاسی' معاشی تفصیلات بھی پیش کی گئی ہیں تاکہ حقیقت حال کی وضاحت ہو سکے کہ خاندانی منصوبہ بندی اسلام کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔

24۔ **الجہاد** : اس مختصر کتابچہ میں جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق فضائل و برکات جمع کر دیئے گئے ہیں جسے ایک مسلمان کو جاننا ازحد ضروری ہے۔

25۔ **کیا مردے سنتے ہیں؟** : اس میں سماع موتیٰ کے مسئلہ کو کتاب و

سنت کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے تاکہ عقیدہ اہلسنت کی وضاحت ہو سکے۔

26۔ **تہتر فرقوں والی حدیث کا حقیقی مفہوم** : اس سلسلہ میں روزنامہ "نوائے وقت" کی اشاعت جون 1988ء میں مذکورہ حدیث اور بات در بات کے ضمن میں "میری امت کا اختلاف رحمت ہے" والی جھوٹی حدیث پیش کرکے صاحب مقالہ نے یہ ناکام کوشش کی ہے کہ اس طرح تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نجی زندگی متصادم نظر آتی ہے' اس سلسلہ میں ایسی مزید جھوٹی احادیث جو صاحب مقالہ نے پیش کی ہیں' کا علمی و تحقیقی طور پر پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے جو بہترین دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

27۔ **مجموعہ مسائل** : اس کتابچہ میں زندگی سے متعلق مختلف روزمرہ سوالات کے جوابات درج کئے گئے ہیں۔

28۔ **پراسپکٹس** (معلوماتی کتابچہ) : یہ ادارہ اشاعت اسلام کا تعارفی کتابچہ ہے' اس میں ادارہ کے قیام و تعارف' علوم حدیث خط و کتابت کی تفصیل' ادارہ کی مرتب کردہ کتب اور اس کے مستقبل کے منصوبہ کی تفصیلات اور ادارہ کے تبلیغی نکات درج ہیں۔

29۔ **واعتصموا بحبل اللہ و جمیعا** : اس کتابچہ میں کتاب اللہ سے دین اسلام کو مضبوطی سے تھامنے' 1951ء میں پاکستان کے چار مسالک اہلحدیث' دیوبندی' بریلوی اور شیعہ کے جلیل القدر علماء کے وہ بائیس دستاویزی دفعات شامل ہیں جو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے انہوں نے ترتیب دیئے تھے' آخر میں ان اکتیس(۳۱) علماء کرام کے اسماء گرامی درج کر دیئے گئے ہیں جنہوں نے اسلامی مملکت کے بنیادی اصول بنائے تھے تاکہ سب مسلمان پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے دین کو مل کر اتفاق سے سربلند کرسکیں۔

30۔ **کیا رتن ہندی صحابی تھا ؟** : ہفت روزہ "زندگی" لاہور نے 28 فروری 1994ء میں ایک مضمون "گجرات میں انبیاء کرام دفن ہیں" شائع کیا تھا جس میں صاحب مضمون نے بدعقیدگی کی انتہا کرکے وہم پرستی سے ایک ہندو کو صحابی کا درجہ دے کر اس کی تاریخ بیان کی' اس کتابچہ میں اسی رتن ہندی پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ثابت کیا گیا ہے کہ وہ ایک ہندو تھا نہ کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

31۔ **مجموعہ الاحادیث الموضوعہ** (عربی) : یہ عربی زبان میں تحریر کی گئی ہزاروں جھوٹی احادیث کا آسان طرز پر ایک مجموعہ ہے' جس میں مسلمانوں کو جھوٹی احادیث کے متعلق باخبر کیا گیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی احادیث کو آپ کی طرف منسوب کرنے والوں کو جہنمی قرار دیا ہے' لہٰذا جھوٹی حدیثوں سے اجتناب کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

32۔ **مسائل طلاق** : اس کتابچہ میں طلاق سے متعلق ادارہ کی طرف سے آمدہ استفسارات کے جوابات میں جو فتوے جاری کئے گئے ہیں' ان کا خلاصہ پیش کیا ہے جو مسائل طلاق میں رہنمائی کرتے ہیں۔

33۔ **مقالات لاہور** : مدینہ منورہ سے آمد کے بعد لاہور میں قیام کے بعد مختلف ادوار میں ملکی سربراہوں اور حکمرانوں کو ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ سے متعلق جو خطوط ارسال کئے گئے ان کی تصاویر اور ان حکمرانوں سے آمدہ خطوط کی تصاویر کے علاوہ خلاف اسلام سرگرمیوں کے انسداد کے لئے مشورے دیئے گئے ہیں۔

34۔ **رجم کی شرعی سزا** : روزنامہ "نوائے وقت" 23 دسمبر 1987ء سے 27 جنوری 1988ء تک "تیرا کرکہ قتل اللہ کا ہے گناہ" کے عنوان سے دس اقساط میں رجم کی شرعی سزا کو باطل ٹھہرانے کی جاوید احمد غامدی نے ناکام کوشش کی ہے' اس سلسلہ میں سنت

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رجم کو شرعی سزا ثابت کیا گیا ہے' نوائے وقت کی اس جسارت نے اسلام پسند حلقوں میں اس اخبار کی وقعت کھو کر رکھ دی ہے کیونکہ اصل میں منکرین سنت اس میں چھائے ہوئے ہیں اور ان کی ترجمانی اخبار نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔

35۔ **اسماء الحسنیٰ اور اسم اعظم** : اس کتابچہ میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے مبارک ناموں کی تفصیل اور اسم اعظم سے متعلق ارشادات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے گئے ہیں' تاکہ مسلمان بہن بھائی ان کے ذکر سے دینی و دنیاوی برکات حاصل کر سکیں۔

36۔ **احادیث متواترہ** : اجماع امت ہے کہ حدیث متواترہ کا منکر بلا شک کافر ہے' یہ کتاب اس موضوع پر عربی کتاب "نظم المتناثر من الحديث المتواتره" جس میں 116 متواتر احادیث کا ترجمہ و تلخیص کی گئی ہے۔

37۔ **عورت کی قیادت** : اس کتابچہ میں عورت کی حکمرانی سے متعلق اسلام کی ترجمانی نہایت واضح دلائل سے کردی گئی ہے۔

38۔ **شرف مسلم** : یہ کتاب شرف المسلم (عربی) کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے اس کتاب میں سنن فطرة مثلاً داڑھی' مونچھوں' بغلوں اور زیر ناف بالوں نیز سر داڑھی مونچھوں کے بالوں کو سنوارنے' سفید بالوں کو رنگنے اور ان کے متعلق مفید علمی معلومات جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جب کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں نصوص دلائل کا مجموعہ ہے۔

39۔ **گستاخ رسول کی شرعی سزا** : اس کتاب میں گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین مجرم کو خواہ وہ نام نہاد مسلم ہو یا غیر مسلم' یہودی' عیسائی' پارسی' اور ذمی وغیرہ کو قتل کی سزا سے متعلق کتاب و سنت سے دلائل پیش کئے گئے ہیں' جس سے روشن خیال نام نہاد مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے گستاخ رسول یہودی کو قتل کرنے کا فیصلہ خود آپ نے فرمایا' اور کعب بن اشرف یہودی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا' آپ کے حکم سے اسے کیسے صحابہ کرام نے گوریلا وار کرکے قتل کیا اور ایسے ہی دیگر واقعات عہد رسالت کے عبرت و نصیحت کے لئے اس کتاب میں درج ہیں' جن کا ایک شیدائی رسول مسلمان کو علم ہونا ضروری ہے۔

40۔ **علامات قیامت** : اس کتابچہ میں علامات قیامت صغریٰ اور علامات قیامت کبریٰ سے متعلق کتاب و سنت سے نصوص دلائل جمع کئے گئے ہیں تاکہ اس کی ہولناکیوں سے بچ کر اچھے اعمال کرنے کی رغبت پیدا ہو۔

مذکورہ بالا کتب میں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نصوص دلائل اہل ایمان کے لئے جمع کر دیئے گئے ہیں' تاکہ شرعی مسائل کو صحیح طور پر سمجھ کر علم و آگہی حاصل ہو' جب کہ فرقہ پرستی کے جنون سے گلو خلاصی بھی ہوگی نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات و ارشادات سے محبت و فریفتگی پیدا ہو کر دارین کی بھلائیاں حاصل ہوں گی' انشاءاللہ تعالیٰ۔

(وما توفیقی الا باللہ)

ادارہ اشاعت اسلام' 408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور' فون : 7831100

(مدیر ادارہ)

☆ ادارۂ اشاعتِ اسلام کے دعوتی نکات ☆

☆ کتاب و سنت کی نشر و اشاعت سلف صالحین کے طرز عمل پر کرنا

☆ مسلمانوں کو شرک و بدعت اور جھوٹی حدیثوں کی برائیوں سے آگاہ کرنا

☆ بنیادی عربی کتب کے اردو انگریزی تراجم کرکے پھیلانا

☆ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے متعلقہ علوم کی خصوصاً اشاعت کرنا تاکہ اردو انگریزی جاننے والے حدیث کے مقام اور اس کے علوم سے آگاہ رہیں

☆ پاکستان میں اسلامی قوانین کے اجراء و نفاذ کی جدوجہد کرنا

☆ ادارہ اشاعت اسلام ☆

۴۰۸ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن

لاہور ۵۴۵۷۰ فون ☆ 7833300 ☆

* EDARA ESHAIT ISLAM *

408 G.B. ALLAMA IQBAL TOWN

LAHORE-54570 PAKISTAN * PH: 7833300

